U111121 3-12-9

Title - Qutb Mushtari
Creator - Mulla Wajhi
Publisher - Anjuman Taraqqi Urdu (New Delhi).
Date - 1939
Pages - 4+20+109+24+24+4
Subjects - Urdu Shayari - Masnaviyaat.
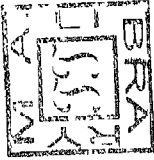
سلسلۂ انجمن ترقیٔ اردو نمبر ۱۱۰

قطب مشتری

تصنیف مُلّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اردو (ہند)

۱۹۳۹ء

شائع کردہ
انجمن ترقیٔ اردو (ہند) نئی دہلی

سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر ۱۱۰

قطب مشتری

تصنیف ملا وجہی مصنف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو (ہند)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین قطب مشتری

مینیجر انجمنِ ترقّیِ اردو (ہند) نے نئی دہلی سے شائع کیا

اور

خان صاحب عبد اللطیف نے مطبع ترقّیِ اردو دہلی میں چھاپا

مقدمہ

وجہی قدیم دکھنی اردو کا بہت بڑا ادیب گزرا ہی۔ اُسے نثر اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی۔ اب تک اُس کی تین کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سب رس (۱) جو اس سے قبل انجمن کی طرف سے شایع ہوچکی ہی۔ ایک دوسری کتاب تاج الحقائق (۲) ہی اور وہ بھی نثر میں ہی۔ تیسری یہ مثنوی ہی جو قطب مشتری (۳) کے نام سے موسوم ہی۔

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہی۔ قصہ وہی قدیم طرز کا ہی۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوا، بڑی خوشیاں منائی گئیں، داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے، زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا، اس پر عاشق ہوگئے۔ اب جو آنکھ کھلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی۔ بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اُس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ رستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوا، غرض اس ہفتخواں کو طے کرکے

بنگالہ پہنچتے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی - دونوں میں محبت ہوجاتی ہے - اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے -

یہ مثنوی جیسا کہ خود وجہی نے لکھا ہے، ۱۰۱۸ھ میں تصنیف ہوئی -

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا بنے

یعنے ۱۰۱۸ھ میں بارہ دن میں لکھ کر پوری کردی -

سلطان محمد قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۰۲۰ھ میں انتقال کر گئے - اس سے ظاہر ہے کہ یہ مثنوی سلطان کے انتقال سے دو سال قبل لکھی گئی اور اس وقت سلطان کے والد ابراہیم قطب شاہ زندہ نہ تھے اور اسی لیے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی جو مدح ہے وہ قصّے کے تعلق سے ہے نہ کہ شاہِ وقت ہونے کے لحاظ سے - اور محمد قلی قطب شاہ کی مدح اس لیے نہیں ہے کہ وہ خود قصّے کے ہیرو ہیں - "سب رس" عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں ۱۰۴۵ھ میں یعنے اس مثنوی سے ستائیس یا اٹھائیس برس بعد لکھی گئی - اس وقت ابراہیم قطب شاہ کو مرے ہوئے تقریبًا اٹھّاون برس ہوئے تھے - اس حساب سے یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ وجہی نے ابراہیم قطب شاہ کا زمانہ دیکھا تھا یا اُس کے دربار سے کچھ تعلق تھا - البتہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا بچپن ابراہیم قطب شاہ کے آخر عہد میں بسر ہُوا ہو -

کیونکہ جس وقت اُس نے یہ مثنوی لکھی ہے وہ مشّاق شاعر تھا
جس کا ایک ثبوت یہ ہو کہ اس نے پوری مثنوی بارہ دن میں کہہ ڈالی۔
ایک قیاس اِس مثنوی کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ اس میں
درپردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے مشہور عشق کی داستان
بیان کی گئی ہو۔ وہ واقعہ بھی عالم شہزادگی کا ہو۔ ممکن ہو ایسا ہو، لیکن
کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ مثنوی میں جو واقعات بیان
کیے گیے ہیں، بھاگ متی کے عشق سے اُن کا کوئی تعلق نہیں پایا جاتا۔
وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حُسن و جمال،
شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہو اور بس۔

اگرچہ وجہی نے بہت کچھ دعوی کیا ہو اور تعلّی کی لی ہو لیکن
یہ مثنوی کوئی اعلیٰ پایہ کی نہیں ہو۔ ہاں اس اعتبار سے کہ قدیم ہو
اور اُس زمانے کا ایسا مرتّب کلام کم ملتا ہو، قابلِ قدر ہو۔ چند شعر
تعلّی کے ملاحظہ ہوں۔

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہو گُن گیان میں   سو طوطی منج ایسا ہندستان میں
جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے   سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے
دکھن میں جو دکھنی میٹھی بات کا   ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
یو بولیا ہوں سب گنج نارنج ہو   اجھوں میرے دل میں بھوت گنج ہو
جو لک برس کوئی سر لیوے رنج کوں   نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہوا جیو جب شعر یو بولنے   خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کرے کھان میں   وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گہر یو مرے یوں لگے جھمکنے   کہ پانی ہو گئے موتی سیپیاں منے

اگر غوطے لک برس غوّاص کھائے　　تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پائے

وجہی محمود اور فیروز کا جو اُس سے قبل گزرے ہیں بہت قائل ہی اور اُن کا ذکر بڑی تعریف اور ادب سے کرتا ہی۔ اسی موقع پر خواب میں فیروز کی زبانی اپنی تعریف میں یہ شعر کہتا ہی۔

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں　　دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہی توں یو شعر ایسا سرس　　کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
تو ایسی طرز دل تے نیچا نوی　　کہ دُسرے کریں سب تری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہی　　تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہی
ترا شعر سن دل پگلتا ہی یوں　　کہ پانی تے ابلوج گلتا ہی جیوں
تو وجہی کھیا شعر کی دھات کا　　ہوا زیاست تج تے مزا بات کا

گو یہ مثنوی اعلیٰ پایہ کی نہ ہو، تاہم اِس میں بعض باتیں بڑی خوبی کی ہیں؛ نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔ لیکن پڑھتے وقت یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ یہ مثنوی اب سے تقریباً تین سو چالیس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہی۔

اس کتاب میں وجہی نے ایک باب "در شرح شعر" کے عنوان سے لکھا ہی۔ اِس میں وہ بتاتا ہی کہ شعر کی اصل خوبی کیا ہی اور اُس میں کیا کیا جوہر ہونے چاہییں۔ سب سے پہلی بات وہ یہ کہتا ہی کہ شعر سلیس ہونا چاہیے۔ زیادہ کہنے کی ہوس نہ کر، ایک شعر کہہ پر اچھا کہہ، مگر اس میں کچھ نزاکت ہونی چاہیے۔ پھر وہ کہتا ہی کہ شعر کہنے میں سب سے بڑی مشکل یہ آپڑتی ہی کہ لفظ اور معنی میں ایسا ربط ہو کہ دونوں مل کر ایک جان ہو جائیں۔ لفظ موزوں

اور منتخب اور معنی بلند ہوں۔ معنی میں اگر زور ہو تو بات کا مزہ ہی
اور ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کا سنوارنا ضروری ہے، مثلاً اگر کوئی محبوب
حسین ہے تو سنوارنے سے نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا۔ ایک بات بڑی
اچھی یہ کہی ہے کہ شعر میں کوئی جدّت ہونی چاہیے۔ دوسروں کی تقلید
کرنی آسان ہے لیکن شاعر وہی ہے جو اپنے دل سے نئی بات پیدا
کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں تو اُس رنگین بات کا قائل ہوں جو دل میں
جاکر بیٹھ جائے، جس سے دل میں ولولہ پیدا ہو اور آدمی سُن کر
اچھل پڑے۔

اب ان باتوں کو خود اس کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے۔

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات — کہ ہے فائدہ اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس — بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس
جسے بات کے ربط کا فام نیں — اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں
نکو کر تو لئی بولنے کا ہوس — اگر خوب بولے تو یک بیت بس
ہُنر ہے تو کُچ نازکی برت یاں — کہ موٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں
دو کُچ شعر کے فن میں مشکل اچھے — کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی شعر کو لفظ میں لیائیں توں — کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں
اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند — چُننے لفظ لیا ہور معنی بلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے — ولے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے — سنوارے تو نورٌ علیٰ نور ہے
ہنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہے — کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سول
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نئیں — کہ بولاں کدھر اور معنی کہیں

جو کرتا یکس کا ہنر دیک کر — ہنروند اسے نیں کتے ہی ہنر
نوا دِل تے لیانا ہی مشکل کنا — کہ آسان ہی دیک کر بولنا
ہنروند اُس کوں کھیا جائے گا — جو کوئی اپنے دِل تے نوا لیائے گا
فرق ہی اول ہور آخیر ہیں — تفاوت اہی نیر ہور شیر ہیں
دیوانا ہوں میں اُس رنگی بات کا — کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چلبلی — کہ دل کوں نہواں سوں کرے گدگلی
مری بات سُن بات اِس دھات بول — کہ جیو کوں خوشی ہور دِل کوں کلول
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے — اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تے
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہی — ولے فامنا کہنے تے خوب ہی

وجہی کا کلام بہت سلیس، صاف اور ستھرا ہی، البتہ زبان قدیم ہی اور وہ اُس کی اپنی اور اپنے زمانے کی زبان ہی، اس لیے متروک اور قدیم الفاظ اور محاوروں کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتی ہی۔ بعض بعض مقامات پر اُس نے بعض خیالات بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ مثلاً عشق کی تعریف میں چند شعر کہے ہیں مگر خوب ہیں۔ دو ایک مثالیں اور یہاں لکھتا ہوں۔

عطارد نقاش جس سے شہزادہ اپنے عشق کے معاملے میں مشورہ کرتا ہی، اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہی کہ دنیا میں حسین بہت سے ہیں، کسی میں کوئی خوبی ہی کسی میں کوئی۔ میں کسے اچھا کہوں اور کسے بُرا۔ سب اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہی کہ سب سے حسین وہی ہی جو دل کو بھا جائے۔ وہ حسینوں کو پھول سے تشبیہ دے کر یوں کہتا ہی۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہی — کہ یک رنگ یک روپ یک دھات ہی
کیسے باس ہی ہور کیسے رنگ ہی — کیسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہی
کسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت — کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کیسے ہیں بُرا کوں کیسے ہیں سراووں — کہ خوباں ہی شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سنبل کی نرگس منے — جو اس ہیں اہے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہی — جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہی
جو عاشق لبدتا ہی ویک آس تے — وہ کچھ خارج ہی رنگ اور باس تے

(۱۸) شہزادہ جب اپنے باپ سے تلاش معشوق کے لیے جانے کی اجازت مانگتا ہی تو بادشاہ طرح طرح سے اُسے سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہی اور کہتا ہی۔

توں سور ہی نکو دور ہو اسمان تے — توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے
توں پُھل ہور ہی ٹھانو تُج پھول بن — توں سرو ہور جاگا ہی تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہی — تو جم جیو تُج تے مرا جمع ہی
نکوں کر پریشان دل جمع کوں — نکو توں بُجھا جھکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کئیں یار نیں — اگر ہی تو بھی کوئی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہی — توں اُس سات ہو یار اگر یار ہی

یعنے وہ یہ کہتا ہی کہ تو سورج ہی آسمان سے دور نہ ہو۔ تو پھول ہی اور تیرا مقام پھول بن (باغ) ہی، تو سرو ہی اور تیری جگہ چمن میں ہی۔ تو شاہی بزم کی شمع ہی، تو سدا سلامت رہے کہ تو ہی میری پونجی ہی۔ تو اپنے دل کو پریشان نہ کر اور خاطر جمع رکھ اور روشن شمع کو نہ بُجھا۔ جسے یار کہتے ہیں وہ کہیں نہیں پایا جاتا

اور کہیں ہی تو وفادار نہیں ۔ اگر کوئی وفادار یار ہی تو وہ خدائے پروردگار ہی ، تجھے یاری کرنی ہی تو اُس سے کر ۔

(۴) جب شہزادہ رخصت ہوتا ہی تو وہ مقام کسی قدر دردناک ہوجاتا ہی ۔ شہزادہ ماباپ سے کہتا ہی کہ ہیں دل کے ہاتھوں لاچار ہوں اور اب نہیں رہ سکتا ۔ یہ شعر موقع کے لحاظ سے نہایت سچّے اور پُر اثر ہیں ۔

نکلنا کیے گھر سے بھاتا اہی ۔۔۔ منجے دل یو ستی لجاتا اہی
کِتنا ہیں رکھوں دل کو رہتا نہیں ۔۔۔ یو کیا بھید ہی کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہی یو عجب ۔۔۔ کہ آدم پہ غالب ہی دل کیا سبب
منجے یاں رھنا بھوت مُشکل اہی ۔۔۔ کہ اِتنا کیا سب سو یہ دل اہی

(۵) ایک مقام پر باغ کی کیفیت اس طرح لکھی ہی :-

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ ۔۔۔ ہوا اُس کی باساں تے تر سب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کو سب پھاڑ کر ۔۔۔ پھُلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر
دو بازو دو دھر جھاڑ دو رست ہو ۔۔۔ پون مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو
سرو داں سو مرغاں کے ناٹے تھے واں ۔۔۔ کُمریّاں کلیاں، پھول پیالے تھے واں
سو رنگ سانولے خوب پاتاں بھرے ۔۔۔ ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس ۔۔۔ پکڑ پیٹ لُڑنے لگے ہنس ہنس
وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر ۔۔۔ اُچھلتے اُٹھے مست ہو ڈالیاں اُپر
بھنور جھنونڈ ہو بن ہیں گھمتے اُٹھے ۔۔۔ سو پھولاں کرے مو کھ چُمتے اُٹھے
چمن تر نہ شبنم کے ہی آب سوں ۔۔۔ کہ موں دھوئے ہیں پھول گُلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اِس دھات سب ۔۔۔ کہ چھُپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

خزاں کوں نہ تھا آنے اِس ٹھار ٹھار   بہار ہور بھینرا تھا سب بہار

یعنے قریب ایک باغ نظر آیا جس کی خوشبوؤں سے دماغ معطر ہوگئے۔ پھول، پتّوں کے پردوں کو پھاڑ کر سر نکال نکال کے دیکھ رہے تھے۔ دونوں طرف پیڑوں کی دو قطاریں تھیں جو ہوا کی مستی سے جھوم رہے تھے۔ پرندوں کے نالے سرود تھے، کلیاں صراحیاں تھیں اور پھول پیالے تھے۔ بانونی خوش رنگ سانولی بلبلیں وہاں ندیم تھیں اور طرح طرح کے ناز و انداز کر رہی تھیں جنھیں دیکھ کر مور، طوطے، کبک اور ہنس مارے ہنسی کے لوٹے جاتے تھے۔ وہ سب بلبلوں کے ناز و انداز سے خوش ہوکر ڈالیوں پر مست ہو ہو کر اچھلتے تھے۔ بھونروں کے جُھنڈ گھومتے پھر رہے تھے۔ چمن اوس سے بھیگا ہُوا نہ تھا بلکہ پھولوں نے گلاب سے منہ دھوئے تھے۔ پھول اور پھل اس کثرت سے آئے ہیں کہ پتے پھولوں کے تلے چھپ گئے ہیں۔ خزاں کو اس مقام پر آنے کی اجازت نہ تھی اور اندر اور باہر بہار ہی بہار تھی۔

عطارد مشتری کے محل میں نقاشی کرتا ہے، اُسی نقش و نگار میں وہ چالاکی سے شہزادہ (قلی قطب شاہ) کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ جب مشتری نقش و نگار دیکھنے آتی ہے تو اس کی نظر اُس تصویر پر بھی پڑتی ہے اور پہلی ہی نظر میں تیرِ عشق سے گھائل ہوجاتی ہے اور بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہے۔ دائی یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہوتی ہے اور ہوش آنے پر اصرار کرکے پوچھتی ہے کہ یہ کیا ہُوا۔ پہلے پہل وہ بتانے سے انکار کرتی ہے لیکن جب دائی نے بہت اصرار کیا اور پُھسلایا تو جو

بات تھی وہ کہہ دی ۔ دائی بھی تصویر دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہے، لیکن نصیحت کے طور پر کہتی ہے۔

اصل اشعار	مطلب
تو چنچل چتر نار اتنی سی ہے	تو اتنی سی بڑی چالاک اور چلتر ہے
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے	تجھ میں بڑے گن بھرے ہوئے ہیں اور بڑی فتنہ ہے
یو کیسا اہے عشق جو توں کری	یہ کیسا عشق ہے جو توں نے کیا ہے
بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری	شاباش تجھ پر جو ذرا نہیں ڈری
پرت پنت میں تو نوی آئی اہے	محبت کے کوچے میں تو نئی نئی آئی ہے
اجھوں نیہ کے چرکے نہیں پائی ہے	ابھی تو نے عشق کے چرکے نہیں کھائے ہیں
عشق بازی دھن کچھ نھنا کام نیں	عشق بازی کوئی معمولی بات نہیں
نھنی ہے تو اجھوں تجے فام نیں	تو ابھی بچی ہے تجھے ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہے
کچی توں تجے بد کچی آئی اہے	تو خود بھی کچی ہے اور تیری عقل بھی کچی ہے
کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہے	کہ دیوار کی نقاشی سے دل لگایا ہے
توں اس نقش سو عشق سازی اہے	تو نے اس نقش سے عشق بازی کی ہے
یو نیہہ نیں ہے طفلاں کی بازی اہے	یہ عشق نہیں ہے بچوں کا کھیل ہے
عشق کیا ہے کرکے پچھانی ہے توں	تو نے عشق کیا سمجھ کر کیا ہے، کیا
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں	تو اسے گڑیوں کا کھیل سمجھی ہے
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں	عشق کیا ہے یہ آگے چل کر معلوم ہوگا
بڑی ہوے گی تو پچھانے گی توں	بڑی ہوگی تو سمجھے گی کہ یہ کیا ہے
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے	تو نے صورت سے کیا دل لگایا ہے

توں صورت منے معنی کیا پائی ہے
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی

تو نے صورت میں کیا جوہر دیکھا ہے
اگر تو حُسن سیرت سے دل لگائے گی
تو پھر صورت سے بھی کچھ پھل پائے گی

اس کے جواب میں مشتری کہتی ہے کہ میں نے اس صورت میں کچھ حُسنِ سیرت بھی دیکھا ہے تبھی تو اس سے دل لگایا ہے۔ میرا تو یہ حال ہے اور اس پر تو میرے پیچھے پڑی ہے۔ سچ ہے دنیا میں کوئی کسی کا نہیں۔ تیری یہ دلسوزی مجھے اچھی نہیں لگتی، میں دیوانی ہوں مجھے پند نہیں بھاتی۔ غرض اس طرح کہتے کہتے آخر میں یہ کہتی ہے۔

اصل

غرض ایسی باتاں سے کیا ہے تُجے
نصیباں منے تھا سو انپڑیا مُجے
نہ کوئی عشق کوں لانہارا اہے
کہ یو عشق آپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب
اخل ہور فہم سُدّبد گیان سب
نہ جاسی پرت منج تے اب چھوٹ کر
کہ دل لے گیا ہے مرا لوٹ کر
یو فریاد میں کس کنے جا کروں
نہ ہونا اتھا ہور ہوا، کیا کروں

مطلب

تجھے ایسی باتوں سے کیا حاصل
جو میرے نصیبوں میں تھا وہ مجھے ملا
عشق کسی کے لانے سے نہیں آتا ہے
یہ تو خود بخود ہی آتا ہے
جہاں عشق ہے وہاں سب حیران ہیں
عقل فہم سُدبُد علم سب جاتے رہتے ہیں
اب محبت مجھ سے نہیں چھوٹ سکتی
وہ میرا دل لوٹ لے گیا ہے
اب میں اپنی فریاد کس کو جا کر سناؤں
جو نہ ہوتا وہ ہو گیا، اب کیا کر سکتی ہوں

اس میں خوبی یہ ہے کہ دونوں کی گفتگو موقع کے مناسب اور

موافق فطرت ہی اور کسی قسم کا تصنّع یا تکلّف نہیں پایا جاتا - اس قسم کی باتیں وہ بے تکلفی سے کئی جگہ لکھ گیا ہی مثلاً

اصل	مطلب
جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز	جب عاشق عاجز ہوکر نیاز دکھاتا ہی
تو معشوق کرتا ہی ٹیڑ پیچ ناز	تو معشوق ناز سے ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کرتا ہی
کہ خوباں ہیں عادت سوا اس دھات ہی	کہ حسینوں میں اس قسم کی عادت ہوتی ہی
چھپی نیں ہی مشہور یہ بات ہی	یہ بات چھپی نہیں سب جانتے ہیں

شہزادے کے ہجر میں مشتری کی بیتابی اور اس کی آہ و فریاد کا بیان خوب لکھا ہی -

اصل	مطلب
کہاں ہی وہ شہ نرملا نوجواں	وہ بے مثل نوجوان شہ کہاں ہی
کہاں ہی وہ شہ گونتا گن ندھاں	وہ گن بھرا ہنر کا گنج کہاں ہی
کہاں ہی وہ لالن مٹھی چال کا	وہ دلکش چال والا محبوب کہاں ہی
کہاں ہی وہ ساجن لنبے بال کا	وہ لمبے بالوں والا معشوق کہاں ہی
کہاں وہ چتر چنچلا من ہرن	وہ چنچل چالاک دل ربا کہاں ہی
کہاں وو سگھڑ اچپلا ہی سجن	وہ باسلیقہ اچپل کہاں ہی
نہ منج دیس ہی سکّھ نہ منج رات	مجھے نہ دن کو سکھ ہی نہ رات کو
نجانوں کہ گمتا ہی شہ کس سنگات	نہ معلوم شہ کس کے ساتھ عیش کر رہا ہی
جکوی نار اس کن ہی اس نار تھے	اگر اس کے ساتھ کوئی عورت ہی تو میں
منجے رشک آتی ہی اس ٹھار تے	یہیں سے اس عورت پر رشک کرتی ہوں
ہوے جل سجل نین دیدار باج	میری آنکھیں تیرے دیدار بغیر جل بھی ہیں

یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سوتن پر انگارے ہوے
کہ مُکھ چاند آنجھو سو تارے ہوے
ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے
سُنا تھا اول سو اتال آگ ہے
کہی شاہ کے تیں سو دھن یاد کر
دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے
کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
چھُڑا مُنج برہے کے تو جنجال تھے
توں غافل نکو اچ مرے حال تھے
کیا ہے برہ زیاستی داد دے
پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج
عجب کام آکر پڑیا آج منج
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے
کہی بات میں راست ہور راست ہے

اب میں یار کے بغیر اکیلی کب تک رہوں
تن پر جو جواہر ہیں وہ انگارے معلوم ہتے ہیں
چہرہ چاند اور آنسو تارے ہیں
میرے تن کا ہر ایک رُواں مثل ناگ کے ہے
پہلے سونا تھا اور اب آگ ہے
اس حسینہ نے شاہ کو یاد کر کے کہا
کہ اے شہ مرے دُکھے دل کو شاد کر
مجھے تیرے ملنے کی بہت آس ہے
میرا تن تو میرے پاس ہے اور دل تیرے پاس
تو مجھے فراق کے جنجال سے چھڑا
اور میرے حال سے غافل نہ رہ
فراق نے مجھ پر ظلم کر رکھا ہے تو داد کو پہنچ
میرا دل پریشان ہے تو اُسے شاد کر
کیونکہ تیرے سوا کوئی میری داد کو پہنچنے والا نہیں
مجھ پر اب بُرا وقت آ پڑا ہے
بڑا وہی ہے جو محبت میں بڑا ہے
میں نے یہ سچی بات کہی ہے اور یہ سچ ہے

تشبیہیں اور استعارے بھی بہت صاف اور دلچسپ لکھے ہیں۔
مثلاً زُلفیں چہرے پر بکھر گئی ہیں تو اُن کالے بالوں میں دو آنکھیں
ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے دو مچھلیاں جو جال میں پھنس گئی ہوں،

اچھیں نین اِس کیس کالے منے   کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اسی کی تشبیہ ایک دوسری طرح بیان کرتا ہی کہ آنکھیں بالوں میں اس طرح چمکتی ہیں جیسے بادلوں میں بجلی،

اُچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلے
کہ نیناں جھمکے ہیں بالاں تلے

معشوق کے بدن پر گوہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سرو پر جگنو،

سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر
کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

معشوق گھوڑے پر سوار ہوتی ہی تو اس کی کئی تشبیہیں دی ہیں جیسے دھنوئیں میں روشن انگارہ یا ناگ کے سر پر من یا جیسے کوّے پر مور بیٹھا ہو یا جیسے اندھیری رات میں مشعل۔

ہوئی سار شبرنگ ترنگ ہر دو نار
دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انگار
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھا مگر کاگ پر
سو شبرنگ ترنگ پر اچھے ناریوں
کہ مشعل دسے رات اندھاری میں جیوں

پیٹھ پر پڑی ہوئی چوٹی کو لکھتا ہی کہ گویا تختی پر خط ثلث کا الف ہی:

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

ایک جگہ لکھتا ہی کہ بادشاہ کے انصاف سے دکھن ایسا آباد ہی جیسے پانی سے چمن،

بسا شہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہے پانی سے جوں پھول بن

کہیں کہیں دکھنی یا عام ضرب الامثال بھی استعمال کی ہیں مثلاً

یہ قصّا وہ ملا ہوا دکھنی
بھروسے کرے بھینس کٹڑا جنی

یا

وہ قصّا کہ مسکے کوں دانت آئے ہیں

یا

کوا کھودے پر کاج اپنے ڈُب مرے

یا

اگے بائیں ہے ہور پیچھیں کوا

قدیم دکھنی شاعر شعر کے وزن کی خاطر لفظ کو بُری طرح توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ ضرورت شعری ایک چیز ہے لیکن یہ حضرات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

ان کے ہاں حرف کا گرجانا معمولی بات ہے جیسے

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے

ان دونوں مصرعوں میں د گرجاتی ہے۔

جکوئی یار سوں اختیار ہوے گا

اس میں ہ صاف اُڑگئی ہے

مجھے سوں ہر اُس رنگ بھرے گال کی
دو رنگ تھے آسے رنگ سیہ ہور سفید

ان دونوں مصرعوں میں گ غائب ہے۔ غرض اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حرکات و سکنات میں بے تکلف ردّ و بدل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اس مثنوی میں آپ دیکھیں گے کہ عقل، فکر، وقت، صبح، مرد، عشق، اصل، شرم، شرط، طرز، درد، شعر کے درمیانی حروف کو فتح کے ساتھ استعمال کیا ہے، اسی طرح جہاں فتح ہے وہاں ساکن کر دیتے ہیں جیسے غرض کو غرْض۔

اسی طرح وہ ضرورت کے وقت امالہ اور حذف کو بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً

کروڑ	کو	کُرڑ
عطارد	"	عطارید
سِپر	"	سپیر
سورج	"	سورتج
تُنج	"	تنجّ، تورج
سُنج	"	کُچھّ، کوئچ
بغیر	"	بغر

بعض اوقات لکھتے تو پورا لفظ ہیں مگر پڑھتے اُسے حذف کے ساتھ ہیں جیسے کوئی کو کئی یا صورت کو صُرت۔ یہ سب ضرورتِ شعری میں داخل ہیں۔

قدیم دکھنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات اور پائی جاتی ہے
کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں۔ جیسے :-

تُلما	بجائے	مُطلع
اخل	"	عقل
صفے	"	صفحے
خیریز	"	خارج
وخت	"	وقت
منا	"	منع
نخشش	"	نقش
مستید	"	مستعد
نفا	"	نفع
وضا	"	وضع
مُلاذا	"	ملاحظہ

قدیم دکھنی کتابیں پڑھتے وقت ایک بات کا اور خیال رکھنا
چاہیے کہ اُس وقت بہت سے الفاظ کا تلفظ آج کل کے تلفظ یا
تحریری صورت سے مختلف تھا۔ مثلاً ان کی ماضی مطلق میں آخری آ سے
پہلے یؔ ضرور ہوتی ہے جیسے ملیا، رھیا، سُنیا وغیرہ، لیکن ان
لفظوں کے تلفظ میں یؔ کا تلفظ الگ نہیں ہے بلکہ یہ یائے مخلوط
ہے اور اپنے پہلے حرف سے مل کر بولی جاتی ہے یعنے اس طرح کہ
وزن میں ملا اور ملیا، سنا اور سنیا ایک ہوں گے۔
یہی حال جمع کا ہے۔ دکھنی جمع آں سے بنتی ہے جیسے

(ہاتھی) بڈھیاں (بڈھے) وغیرہ - ان کی تی بھی مخلوط سے چاہیے -

اگر ان چند باتوں کا خیال رکھا جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے تو بعض مصرعے جو بظاہر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں ناموزوں نہیں رہیں گے -

"مثنوی کے بیان میں موقع موقع سے چند غزلیں بھی آگئی ہیں یہ غزلیں خود وجہی کی ہیں - ان میں زبان اور خیال دونوں اعتبار سے ہندی کا پورا اثر پایا جاتا ہے- زبان سادہ اور شیریں ہے، الفاظ زیادہ تر ہندی ہیں اور بعض فارسی عربی لفظوں کو ہندی لب و لہجے میں ڈھال کر ہندی بنالیا ہے- عاشق عورت ہے اور مرد معشوق - فارسی ہندی الفاظ کا تناسب ایک اور اڑھائی کا پڑتا ہے- اور یہی ساری مثنوی کا حال ہے- یہ گویا اردو کی ابتدائی ترقی یافتہ صورت ہے"

اس مثنوی سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنا تخلص "وجہی" اور "وجیہی" دونوں طرح لکھتا ہے -

یہ مثنوی میں نے دو نسخوں سے مرتب کی ہے- ایک قلمی نسخہ میرے پاس ہے جو بہت پرانا معلوم ہوتا ہے لیکن ناقص اور نامکمل ہے اور اول و آخر اور بیچ بیچ میں سے ورق غائب ہیں- دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن کا ہے جس کا عکس منگا لیا گیا تھا- ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ نسخہ ترتیب دیا گیا ہے- چونکہ میرا نسخہ ناقص ہے اس لیے بعض لفظ اور بعض مصرعے [illegible] اور جیسے برٹش میوزیم کے نسخے میں تھے ویسے ہی لکھ دیئے گئے

جہاں تک میرے نسخے نے ساتھ دیا تصحیح میں دقت نہیں ہوئی۔
میرے نسخے کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ
زیادہ بڑا ہے یعنی اس میں بعض بیان ایسے ہیں جو برٹش میوزیم
کے نسخے میں نہیں۔ مثلاً سفر میں شہزادے کو جو مہمیں پیش
آئی ہیں وہ لندن والے نسخے میں صرف دو ہیں، اژدہے اور
دیو کی لڑائی۔ لیکن میرے نسخے میں سیمرغ کا بھی مقابلہ ہے۔
اسی طرح اور بھی کئی مقامات میں اضافہ ہے۔ اگر یہ بیانات مکمل
ہوتے تو میں مثنوی کے متن میں شامل کر دیتا، اس لیے مجبوراً
جتنا حصہ موجود ہے وہ ضمیمے کے طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بعض
بعض مقامات پر اشعار بھی زیادہ ہیں، وہ شعر داخل کر دیے گئے
ہیں اور ان کے شروع میں (ن) لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے
کہ یہ میرے نسخے سے لیے گئے ہیں۔ میرے نسخے میں ایک غزل
بھی زائد نکلی جو داخل کر دی گئی ہے۔ کتاب کے حاشیے میں جو
لفظ دیے گئے ہیں وہ میرے نسخے میں ان لفظوں کا بدل ہیں
جو برٹش میوزیم کے نسخے میں ہیں اور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ
میرے نسخے کے لفظ زیادہ مناسب اور برمحل ہیں۔ ایک دوسری
خصوصیت میرے نسخے کی یہ ہے کہ اس کا رسم خط عجیب قسم کا ہے۔
خط نسخ ہے لیکن الفاظ میں اکثر حروف علت کا کام اعراب سے
لیا ہے۔ خصوصاً ان حروف علت کے لیے جو لفظ کے آخر میں
آتے ہیں۔ مثلاً اس مصرع کو "جو یے ربط بولے تو بیتاں تچیں"
یوں لکھا ہے "جوبِ ربط بولِ توں بیتاں تچیں"

میں نے اس رسم خط کا عکسی نمونہ بھی کتاب میں دے دیا ہے۔

چونکہ کتاب قدیم زبان میں ہے، اس میں بہت سے نامانوس اور غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا سمجھنا دشوار ہے، خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جن کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لیے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی لکھ دی ہے۔

باوجود احتیاط کے چھپنے میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہیں جو چھپنے کے بعد معلوم ہوئیں۔ اس لیے غلط نامہ بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ قدیم زبان کی کتابوں کا صحیح چھپنا ویسے بھی دشوار ہے۔

عبدالحق
آنریری سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو

حیدرآباد دکن
یکم اگست ۱۹۳۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

حمد

توں اول توں آخر توں قادر اچھے
توں مالک توں باطن توں ظاہر اچھے

توں محصی توں مبدی توں واحد سچّا
توں توّاب توں رب توں ماجد سچّا

توں باقی توں مُقسِم توں ہادی توں نور
توں وارث توں منعم توں بر توں صبور

توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے
توں وہّاب ہور توں سو قہّار ہے

توں رزّاق ہے ہور تو تجھیں عظیم
توں فتاح ہے ہور تو تجھیں علیم

توں قدّوس ہے ہور تو تجھیں سمیع
توں قیّوم ہے ہور تو تجھیں بدیع

توں رافع اچھے ہور تو تجھیں علی
توں جامع اچھے ہور تو تجھیں ولی

تجھیں ہے ملک ہور تو تجھیں سلام
تجھیں ہے مُہیمن تو تجھیں نیکنام

تجھیں ہے معز ہور تو تجھیں بصیر
تجھیں ہے مُذل ہور تو تجھیں خبیر

تجھیں حافظ ہے ہور تو تجھیں حبیب
تجھیں حق اچھے ہور تو تجھیں منیب

تجھیں ہے خالق ہور تو تجھیں کریم
تجھیں ہے عزیز ہور تو تجھیں حکیم

تجھیں باسط ہے ہور تو تجھیں قریب
تجھیں قابض ہے ہور تو تجھیں مُجیب

تجھیں ہے لطیف ہور تو تجھیں غفور
تجھیں ہے حفیظ ہور تو تجھیں شکور

تجھیں ہے حلیم ہور تو تجھیں شدید
تجھیں ہے قوی ہور تو تجھیں مجید

تجھیں حیّ ہور تو چ ستّار ہے
تجھیں مُحی ہور تو چ غفّار ہے

تجھیں واحد ہے ہور تو تجھیں احد   تجھیں مقسط ہے ہور تو تجھیں صمد
تجھیں ہے وکیل ہور تو تجھیں شہید   تجھیں ہے معید ہور تو تجھیں حمید
رؤف ہور رشید ہور مانع تجھیں   ودود ہور غنی ہور نافع تجھیں
کبیر ہور واسع ہے سبحان توں   کریم ہور رحیم ہور رحمان توں
ممیت ہور متیں مغنی ہور جبار توں   مقدم مؤخر ہے کرتار توں
اہے توں انتہا توں اچھیگا تجھیں   رچے توں رچیا توں رچیگا تجھیں
ہمیں جین توں اس ہیں ہے جین نور   توں نزدیک ہمارے ہمیں تجتے دور
گمے رات دن یوں ہمن سنگ توں   کہ جیوں نیر ملکر اچھے رنگ سوں
توں اچھتا اہے جیو جیوں دل بھتر   ہمیں ڈھونڈتے تج کدھر کا کدھر
بتا توں[1] ہے نزدیک جانے نہ کوئی   قدیم آشنا ہور پچھانے نہ کوئی
تجے فام سنے فام کا کام نیں   ترے کام کچھ فام کوں فام نیں
یہاں عشق دائم پریشان ہے   یہاں خیال ہور وہم حیران ہے
سماسات سُد سٹ پریشان ہو   تجے ڈھونڈتے پھرتے حیران ہو
زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی نہیں   ہوے پانو ماندے جو چلتی نہیں
سورج چاند تارے نہ چک ٹھیرتے   تو کاں ہے تجے ڈھونڈتے پھیرتے
وے کوں جانے کہ توں کاں اہے   تجیں جانتا ہے اپی جاں اہے
تیری قدرت آگے ہے زرے تے کم   عرش ہور کرسی و لوح و قلم
اچھے تج سمد بیچ سپیاں سماں   دھرت سات بلونڈ تو آسماں
بنایا گھراں اسیں[2] سے دھات کے   ستاریاں تے آسلے اتم ذات کے
اپے پارکی ہور اپے مشتری   اپے ہے غواص ہور اپے جوہری
اپی شہر آنچ بازار ہے   اپے بیچے آپی خریدار ہے

---

(۱) تجکوں (۲) سے

دہی ایک کرتا ہے بھو وہات بھیس
کدھیں رات ہووے کدھیں ہووے دیس

اپی دیس ہے ہور آپیچ رات
اپی جھاڑ ہے ہور آپیچ پات

اپی پھول اپی پھل اپی بن اہے
اپی چاند اپی سور اپی گگن اہے

غرض ایک آپیچ سب ٹھار ہے
اسی نور کا سب ہیں جھلکار ہے

خدایا بڑا توں بڑائی ہے سچ
ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے سچ

بنایا توں آدم کوں بھو چپاؤ سوں
سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں

ملنہار یکٹھار نیں ہے یو چار
ترے ڈر تے ملکر رہے ایک ٹھار

کرے آگ کوں پانی پانی کوں آگ
کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ

خدا ہے توں یو کام تجکوں سہائے
کہ جیوتے کوں مارے موے کوں جلائے

کہ بس دیک(۱) نیں مانتا ناگ کوں
رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں

بنایا مشک مرگ کی ناف میں
دیا رزق سیمرغ کوں قاف میں

پھونک کوں خورش جب توں پارا کیا
سمندر کے تئیں آگ چارا کیا

کھلے اور برے کوں دیا رزق اپار
کہ جیوں نیر برسے بدل ٹھار ٹھار

وسے مینہوں بی کیں پڑے نا پڑے
ترا رزق سب کوں سدا آنپڑے

بندیاں کوں کسی بات کا غم ناہیں
بھریا ہے خزانہ ترا کم نہیں

توں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان
معلق رکھیا ہے زمین آسمان

دلوا کر چندر شمع کرناں کوں
دیا پاو جگ کے شبستان کوں

پتنگ کوں دیپے کا پرت لائیا
کمل پر توں بھونرے کوں لبدائیا

دیا بید(۲) تیں سجھ بچن نار کوں
چھپا کر رکھیا بیج میں جھاڑ کوں

ہریک بن کے تر ٹیک تئیں جگ اندھا
خزاں قفل کنیا سے کیلی بہار

توں آدم کے فرزند کوں کیا ہے مدام
دھرت ہور انبر دیا خوشش انام

(۱) دسے کے (۲) رکھے نطفے میں کیوں چھپا جھاڑ کوں

عجب تیری قدرت کیرے کام ھے — سمجھنے وو قدرت کسے فام ھے
تیرا شکر واجب ھے ہر دم اپار — کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار
سکے کون تیرا شکر سار نے — ھے قدرت کسے یاں جو دم مارنے
تجکچ ھے سو تیری چھپی حکمتاں — سکے فام[1] نے عقل سوں کوئی کہاں
اگر جو کرم ہوے تیرا اُس اُپر — چھپی حکمتاں ہوے عیاں اُس اُپر
سکت ھے تجے توں جگت کا دھنی — کیا جائے تجکوں دھنی ہور غنی
تجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر — کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر
سچے چیز اپنی قدرت تے پرگٹ کیا — سو رہنے اپس ٹھار ہر گھٹ کیا
ترا مر.....[ل] جگ میں بھرپور ھے — ہر یک ٹھار روشن ترا نور ھے
کہ توں نیں سو کوئی ٹھار دستا نہیں — نہ یک ٹھار ھے توں اچھے ہر کہیں
بندیاں پر ھے تیرا کرم ایک دھات — ھے تیری نظر سب پہ ہر ایک سات
کرم سب بندیاں پر کرنہار توں — میا سب پہ یکرنگ دھرنہار توں
کیا ھے تہیں کر کریما کرم — بقا کوں بقا ہور عدم کوں عدم
دکھایا بقا کوں عدم میں تجے توں — بنایا[2] ھے شادی کوں غم میں تے توں
توں صاحب حکم سب پہ دھرتا اچھے — تجکچ کرنے منگتا سو کرتا اچھے
مُنجے بے نیازی دے دو جگ منے — مُنجے سرفرازی دے دو جگ منے

درمناجات باری تعالیٰ جل جلالہٗ

مہربان صاحب غنی ایک توں — کرم کی نظر سوں مُنجے دیک توں
کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں — گہر کر مُنجے توں کہ کمتر ہوں میں
اگر نور تیرا سٹے چک پہ شہاب[3] — عجب نیں جو کمتر ہوئے آفتاب

[ل] یہاں لفظ مٹ گیا ہے۔ غالباً "معرفت" ہوگا۔
(۱) فاہمے (۲) نپایا ہے (۳) شہاب

مرے دل کوں روشن کر اپ نور تے
تجلّی دے اگلا چندر سور تے

نہیں مجکوں آدھار تجُ باج کوئی
میاونت داتار تجُ باج کوئی

خدایا مُنجے خیر دے شر ستی
نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی

نڈر(۱) سب تے کر در توں اپنا دلا
دو جگ میں مُنجہ اپنا توں جپنا دلا

الٰہی الٰہی گنہ گار ہوں
گناہاں میں اپنے گرفتار ہوں

گنہ کی گرفتاری تھے دور کر
ثواباں سوں توں مُنج کوں پُر(۲) نور کر

عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس
ولے تیری بخشش کی ہے بہوت آس

گنہ گار بندے ہمیں تھار تھے
بہر آئیں کیوں تیرے اپکار تھے

جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے
ہمیں نیں سُنے چوک ہمارا چ ہے

خلاصی دے مُنج جگ کے جنجال تے
توں غافل نکو اچھ میرے حال تے

گنہ گار ہمیں سب گنہ گار ہے
تُجکچ توں کرے سو سزاوار ہے

سچا ایک صاحب ہے سُبحان توں
کہ ما باپ تھے ہے مہروان توں

گناہاں تے میرے مُنجے رنج نہیں
جو توں بخشنے آئے تو کچھ نہیں

جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا
گنہ دھوسے تل میں سپنسار کا

ہمن پاپ تے پُن تراز یاست ہے
نہیں شک کچ اس میں کہ یوراست ہے

خداکوں تُجکچ کام بھاتا اہے
سو مُنج ہات تے نیں ہو آتا اہے

تخم خوب نیں کچ ہمن کشت میں
عمل ایسے کیوں جائینگے بہشت میں

توں بخشیا ہے بھی ہور بخشائے گا
گنہ گار کوں بہشت میں لیائے گا

مُراد ہے ہر ایک خوب ہور زشت کا
کہ دیکھیں تماشا تری بہشت کا

دلا مُنج میرے دل کے مقصود توں
کہ مولا سچا ہور معبود توں

تیرا شکر ہمنا تے کیا ہوئے گا
توں دھویا گناہاں سو بھی دھوئے گا

---

(۱) نڈر (۲) سپور

تُہیں ایک آپیچ سب کا ادھار — تُہیں ایک ساچا ہے پروردگار
تُہیں ایک پرگٹ ہے ہر شئے منے — تُہیں ایک اچھپا اہے سبے منے
رکھیا یوں توں آدم کے دل تنگ میں — کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں
عبادت کی چقمق و کت صدق اپار — ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار
جو تینو لو ملکر اچھے ڈھنگ سوں — چھپی آگ پرگٹ دسے سنگ سوں
دیوا دل بتی دم مندھر جسم ہے — اگن جیو ہور تیل تج اسم ہے
بری باؤ تے بک کدھن رکھ اسے — جتن رکھ جتن رکھ جتن رکھ اسے
کہ سب کوں سنبھالن ہارا ہے توں — دو جگ جیو کا پیو پیارا ہے توں
خوشی آواز نی کوں کیا ہے تُہیں — سو ہر جیو کوں جیو دیا ہے تُہیں
اگر نی کوں جیو نہیں تو کیوں بولتی — چھپے راز کے پردے کیوں کھولتی
سمج دیک اے دل توں دک فکر سوں — نکو غافل آپچ اس کرے ذکر سوں
کسے جیو تے کا نت پنیارا اہے — کہ جیو جس کوں کہتے سو بارا اہے
نکو بھول توں جگ کے اس چاؤ پر — پنیارا کیا نہیں کنے باؤ پر
دغا دیتے شیطان اس شہر میں — شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں
بھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں — نکو بھولا اس دغا باز سوں
وفا نیں کرے پوچھوں کس ستی — کہ ہرگز وفا نیں ہوا اس ستی
دغا دے گی تج توں دغا کھا نکو — مسلّم اُسے سو(۱)نچ بھولا نکو
جو جیو لائیگا تو خدا سوں لگا — محمد نبی مصطفےٰ سوں لگا
دو دن اس دنیا میں توں اچ اس اصول — کہ تج تے خدا خوش اچھے ہور رسول
ارے دل توں غفلت میں تے بہار ہو — کِتا سوئے گا جاگ توں ہشیار ہو
تج اس پنت میں کیوں نیند آتی اہے — دنیا رہگذر عمر جاتی اہے

---

(۱) بی اس سوں توں

توں مست ہے دنیا کا خبر نیں تجُھے — خبر لے خبر لو اگر نیں تجھے

توں غافل ہے آچل مری بات ہیں — سنپڑتا ہے کی حرص کے ہات ہیں

ہوا حرص جو دور کرتے اہیں — بڑا مرتبا سب ہیں دھرتے اہیں

جو تجُ حکم مہ تا بہ ماہی اچھے — سلیمان کی پادشاہی اچھے

نکو توں غروری سوں مغرور ہو — ہوا حرص کے ہات تے دور ہو

ہمیں باٹ سارو یمن یاں اہے — رناواں ہمارے گھراں واں لہے

بکٹ گھاٹ سنبھال اُس گھاٹ ہیں — کنے گھر کیا نیں اجھوں باٹ ہیں

دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے — وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے

چُھپا کر جتن رکھ تو ایمان کوں — سنچرنے نکو واں دے شیطان کوں

توں دو کام کر جو تجُھے کام آئے — کہ پچھتا کر آخر توں چینی نہ کھائے

دنیا ہیں توں آیا تو کچُھ کام کر — خدا کوں جو بھاتا ہے سو کام کر

کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھار یاں — نہیں کوئی آیا ہے دوبار یاں

جُکچ یاں تھے سنگات لے جائے گا — دوگُن تر گُن اس کا توں واں پائے گا

سکے گا توں کوشش کر اس بات ہیں — جو کچ خوبی آوے ترے ہات ہیں

توں اس کی عبادت ہیں دن رات اچ — توں اس کا ہو آ سُکھ سنگات اچ

نکو چھوڑ صاحب کی خدمت توں کر — کہ خدمت تے ہوتا ہے پیارا نفر

مشارے کوں حاضر ہو نوبت چکائے — نفر چاکری چور کب کام آئے

خدا حق ہے حق کوں نکو توں بسار — کہ مرنا ہے حق ہور جینا اُدھار

خدایا توں مُنج پر دیا دِشت دھر — ترا پیار یکدھات ہے سب اُپر

سرافراز سب کوں کر نہار توں — کہ دھرتا سبا ہور دھر نہار توں

تُہیں حُسن کوں جگ ہیں پیچا کر — کریا عشق کوں عاشق اس کے اُپر

چھپایا ہے یو دو ہیں اپنا توں راز — یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز
جو عاشق سچا ہور جانباز ہے — عیاں اُس اُپر یو چھُپیا راز ہے
دے مُنج عشق مجنوں سے دیوانے کا — پلا مے محبت کے میخانے کا
محبت کیرا مے جو پیتا اہے — مرگ اس کوں نیں جم وہ جیتا اہے
محبت کی مے کوں پلا توں مُنجے — نکو مار دائم چلا توں مُنجے
جو جگ ہیں سدا کال جیتا اچھوں — محبت کیرے مے کوں پیتا اچھوں

نعت

محمّد نبی ناؤں تیرا اہے — عرش کے اُپر چھاؤں تیرا اہے
کہ چودہ مُلک کا توں سلطان ہے — علی سا تیرے گھر ہیں پردھان ہے
اسی ہور یک لاک پیغمبر آئے — ولے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے
چھپیا نور سب کا ترے نور انگے — کہ جیوں تارے چھپتے اہے سور انگے
مسیحا بندا آج تج راز کا — معلّم اہے نوح تج جہاز کا
خدا سوں گمے توں جہاں ای خلیل — نہ عیسا وہاں آئے نا جبرئیل
عرش کرسی تج گھر ہے در آسماں — توں سورج ہے بادل ترا سایہ باں
ملایک اہیں جیتے اسمان ہیں — رہیں رات دن سب تیرے دھیان ہیں
توں سلطان مصحف علَم ہے ترا — نبیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا
اول ہور تھا دین اب ہور ہوُا — محمد تے یو دین در زور ہوُا
بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر — ازل ہور ابد ہور قضا ہور قدر
ترا دین جس دن تے پرگٹ ہوُا — سو اُس دن تے سب کفر تلپٹ ہوُا
محبت مروت وفا ہور حلم — حلیمی سلیمی عمل ہور علم

تون پیدا ہُوا یو ہویدا ہُوے
اول یو نہ ہتے تج تے پیدا ہُوے

بنتیاں خصلتاں خوب سے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

نود نو ہیں تج نانو یک نانو نیں
توں رب چھانو ہے چھانو کوں چھانو نیں

توں نور ہور نور چہ ترا نانو ہے
کہ چند نا تج چندر کیرا چھانو ہے

جو دن چھانو تیرا اُجالا اچھے
نہ نس توں کہ تج چھانو کالا اچھے

کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے
اندھارا اُجالے ستی دور ہے

اُجالا سو دیس ہور رات اندکار
نہیں ملکر اچتے یو دو ایک ٹھار

اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں
اندھارا ہے جاں واں اُجالا نہیں

ترا چھانو و دسے جو کُہ طور تے
نکل تیج جھمکیا ادکھ سور تے

تری چھانو کا نور جگ دیک کر
خبر سُن کے موسیٰ ہُوا بے خبر

جو دیکھے تری چھانو کا ذرہ نور
پڑے مست ہو کھیں پو انبر تے سور

امیدوار ہے جگ ترے پیار کا
کہ بخشائے توں پاپ سنسار کا

شفاعت کر نہار سب کا نہیں
اپی لاڈلا ایک رب کا نہیں

ذکر معراج

صفت کر توں معراج کی رات کا
کہ جا گیا اچھے بخت تج بات کا

اتھا اُس رین کوں عجب کچھ نور
کہ لاکھاں تے چاندان کروڑاں تے سور

ملک زرگراں زر لے کر سور کا
مُلمّا انبر کوں کئے نور کا

نبی آتے ہیں کر سُنے جب یو بات
سنوارن لگے نو انبر دھات دھات

ملا یک ملے تھے نو اسمان کے
مقرب بڑے پاک بھو مان کے

جو جبریل تے پائے خوش یو خبر
بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے   جو غوغا کئے قدسی انبر منے
نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے   ہمیں سب اُنو کا درس پائیں گے
ملایک اُچھلنے لگے ذوق سوں   سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں
فرشتے سورج چاندتارے تمام   نو اسمان کے رہنہارے تمام
قدم بوسی کے شوق تے دھائے کر   رہے پہلے اسمان ہیں آئے کر
جُدا تھے سو مِلکر سبھیں ایک ٹھار   خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار
جو ویسے ہیں جبریل اُتر آئے کر   بشارت سو حضرت کنے لیائے کر
بغل میانے غاشائے کر خاصدار   ہُوا جبرئیل ہور پکڑیا نکھار
نبی کوں سرا کر بہوت دھات سوں   نزیک آکے بولیا میٹھی بات سوں
کہا تجھ خدا نے کیا ہے سلام   بُلایا تجھے آج اپنے مقام
بڑی رات ہے آج معراج کی   مبارک اچھو رات تجھ آج کی
نبی بات یوسُن کہے جائیں چل   چھپیاں نعمتاں غیب کہاں پائیں چل
سواری کی خاطر نبی کی وثاق   لیکر آئے سنگار تیزی بُراق
بُراق آج خوش گرم جیوں برق ہے   کہ سر پانو لگ نور میں غرق ہے
چڑیا پیٹ پر اُس کی وو ماہتاب   لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب
فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر   خدا کے نبی کوں وو سب نیک کر
اول بیگ جا پانو پڑنے کے تیں   اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں
جو ایک ایک آکر پڑے پانو سب   کھڑے رہے ادب سات یک ٹھانو سب
تبی خنگ کوں واں نے آنگے چلائے   ملک سب نبی سات انبرا نے آئے
ملایک سبھیں آئے تھے حال میں   سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں
پڑی کیس کی چھاتو جوں فرش پر   اُچھلتی وو جاکر کھڑی عرش پہ

شفق غاشیا ہور ترنگ بنج ہے
ترنگ بیچ ہوا سار سورنج ہے

نہ رہے پھیر نو آسماں ہیں نبی
گئے لامکاں کے مکاں ہیں نبی

کھڑے رہے بزاں جبرئیل ہور براق
نہ تھا ذری اننا انو ہیں تعناق

ندا غیب تے آکے حضرت کنے
بلالے گیا واں تے خلوت منے

کسے فام خلوت ہیں واں کیا ہوا
خدا ہور حضرت ہیں واں کیا ہوا

محمد کوں جس رات معراج ہوئی
نہ تھا دوسرا واں علی باج کوئی

انو نیں نو کوں بات یو فام ہے
سمجھنا دو چوتھے کا نہیں کام ہے

منقبت

توں جگ کا پیارا توں جگ کا ادھار
خدا کا توں ہمدم نبی کا توں یار

توں ہت کھڑگ لے جب کتا کفر دھوئے
تو مسجد منے دین کی بانگ ہوئے

کیا مومناں کافراں مار مار
کفر کا ونڈی دین کا دوستدار

مسلماں کی صف کوں تجتے ہے نام
دو صف جوں ہے تسبیح توں جیوں امام

خبر سب اسے نیک ہور بد کی تج
سہائی ہے جا گا محمد کی تج

چھڑایا اسے دین کا بند توں
خدا کی خلق کوں دیا پند توں

اسے یار سب یار پند بھوت کر
بھروسا نبی کا اکھا تج اُپر

کیا کفر سب خار پامال کر
نبی کا رکھیا دین سنبھال کر

محمد کی جا گا کنے پاسے نا
تج اچھتے کسی ہور کوں آسے نا

بڑا یار یاراں منے یار توں
کہ پایا محمد کیرے ٹھار توں

سدا رحم تج پر ہے رحمان کا
توں پیارا پیارا ہے سبحان کا

نو اسماں سارے کی ہست ہے ترے
زبردست سب زیر دست ہے ترے

رہے گھر میں چھپ رستماں سے سوار — نکلنے نہیں کوئی در سے بہار
کسے ہے کلیجا ترے سم ہونے — کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہونے
توں ایک ہے تجے کوئی جوڑا نہیں — کہ لئی ہے شجاعت یو تھوڑا نہیں
جو کاماں کیا ہے شجاعت کے توں — خبر نیں ہے رستم کی ارواح کوں
غنی دین سب کفر قلاش ہوا — شجاعت ترا جگ میں یوں فاش ہوا
کہ رستم کی ارواح تج دھاک تے — اچھل کر پڑی بہار آ خاک تے
توں مارا ہے کفار کوں آ کے جاں — جھری لہو کی اجنوں اُبلتی ہے واں
ترا کھڑگ مرغ ہے عجب ریس کا — کہ چارا چرے دند کے سیس کا
دندیاں پر جو توں کھڑگ چکہ کھینچ دھائے — جھٹے جل کوں ٹھنڈ آگ کوں تاب آئے
عجب اژدہا ہے ترا ذوالفقار — کہ یکدم سوں جالیا ہے سالم کفار
ہوا کفر کالا اسی دم ستی — کہ مار یا اسے دم اُنے ہم ستی
جو خونریز تج ہات میں کھڑگ ہے — سو وو کھڑگ کفار کا مرگ ہے
جو چُک تج غضب بحر اوپر ہوے — تو خشک ہوے کر بحر جیوں بر ہوے
بڑیا ہے ترا دھاک توں کھن سنے — توں وو شیر دل ہے کہ نہیں بن منے
جو آیا تر یک اژدہا چوک کر — سٹیا دو طرف اُس کوں دو ٹوک کر
اگر عرش کوں کوئی سٹے ٹھیل کر — توں جیوں گیندا مانت لیوے جھیل کر
جو سیمرغ سم ہوے ڈھیناہی[1] تے — کرے ٹکڑے باریک توں رائی تے
اگر نعرہ مارے توں اے شیر جان — ہدر کر زمیں پر پڑے آسمان
سورج کوں جو گھورے توں تک ڈاٹ کر — چڑے عرش پر دھاک تے نھاٹ کر
جو قلاب اچھنا زمیں کے دُنبال — تو آسمان پر اُس کو سٹنا اچھال
لہوا تج اسنگے موم جیوں نرم ہے — کہ غصا ترا آگ تے گرم ہے

---

(۱) کم نائی

جو الٹے ہو تو کھم پڑیں پشت سوں رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں
انبر دھرت تے(۱) حال تج زیاست داؤ(۲) کہ گینداں سو بھڑاں(۳) ہیں چوگان باؤ
اگر زور وو نہ در مسند شہ کرے گھڑی کر تو اسمان کوں تہہ کرے
اسی دھاک تے شاہِ مردان کے پڑیا طھو کلیجے میں اسمان کے
جو سینے سے تیغ توں دِھیر کر زمیں کوں دو وصلی کرے چیر کر
اگر ہاک مارے توں آحال میں چھپے عرش جا ڈر تے پاتال میں
کیا رد سبھیں کفر کے کام کوں دیا زور پھر کر توں اسلام کوں
نہ کیوں معتقد ہوے سب جگ ترا کہ حضرت کھوے پر لیے پگ ترا
خدا جانتا حق کے پو راست ہے کہ تج حلم تج غصہ تے زیاست ہے
صفت کیا کروں میں ترے حلم کا شجاعت عمل بخشش ہور علم کا
لگیا تج حکم بیچ جل تھل ہونے توں آخر ہوا سب تے اوّل ہونے
وہی بل ہے آخر جو تج بل ہوے جو آخر ہوا وو چ اوّل ہوے
خلافت تے اونچا ترا ٹھار تھا خلافت تجے بیش نا عار تھا(۴)
بڑا توں چ آخر بڑا توں اصل توں ظاہر میں آخر ہے باطن اول
نہ تھا دل ترا خسروی پالنے خلافت کیا دین سنبھالنے
ترا مرتبا اونچ تے اونچ ہے اول توں ہے آخر کوں بی توں چ ہے
بڑا توں بڑے ہے ترے سب یو کام خلافت ہوی ختم تج پر تمام
علی کا محب نیں جکو ہی سچ توں جان حرامی ہے کا وہی ہے نشان

در صفت عشق گوید

بڑا عشق کا سب تے درجا اہے کہ یکجا نہیں عشق ہر جا اہے

---

(۱) دو (۲) ڈاؤ (۳) بھڑاں

اگر عشق کچ بلبلاں کوں جو نیں
تو کی آہ نالے کرے پھول تیں

اگر عشق نیں ہے تو کی شمع پر
پتنگ اپسے جالے ستم آئے کر

اگر نیں ہے عاشق چکور چاند کا
تو راتاں کوں وو کیا سبب جاگتا

کہ لیلیٰ و مجنوں جو کہواسے ہاہیں
سو اس عشق تے ناؤں یوں پاہیں

جو یوسف کی عاشق زلیخا نہ ہوی
نہ کرتا اُسے آج لگ یاد کوی

ایاز ہور محمود جو دو اہیں
سو مشہور اس عشق تے وو اہیں

جہاں دو ہیں واں عشق بن رُچ نہیں
نہیں عشق کچ جس میں وو کچ نہیں

اسی عشق تے عاشق ہے سرفراز
پچھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

در شرح شعر گوید

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات
کہ ہے فائدا اس منے دھات دھات

جو بے ربط بولے توں بیتاں پچیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

سلاست نہیں جس کیرے بات میں
پڑیا جاے کیوں جز لے کر ہات میں

جسے بات کے ربط کا فام نیں
اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں

نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس
اگر خوب بولے تو یک بیت بس[1]

ہنر ہے تو کچ نازکی برت یاں
کہ موٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں

وو کچ شعر کے فن میں مشکل اچھے
کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے

اچھی لفظ کوں شعر میں لیا نیں توں
کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں

---

[1] اس شعر کے بعد انڈیا آفس کے نسخے میں یہ شعر درج ہے جو ظاہر ہے کہ اس مثنوی کا نہیں ہو سکتا۔ میرے نسخے میں نہیں ہے۔

زلاسی جو زنا نرگس کہاں ہور وو سل جبین لاشہ
چنان کیرے رتی بھلی نا بھارا بھر کر کاٹ

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند — پچھنے لفظ لیا ہور معنی بلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے — ولے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے — سنوارے تو نوراً علیٰ نور ہے
اگر لاک عیباں اچھے نار میں — ہنر ہو دسے خوب سنگار میں
ہنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہے — کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سو لے
جو معنی ہے معشوق بھو دھات کا — پنہایا ہوں کسوت اسے بات کا
نہ پہنچے نہ پنچیا ہے کن گیان میں — سو طوطی منج ایسا ہندستان میں
کہ باتاں یو شن کر مری گیان کیاں — رھیاں ٹھک ہو قمریاں خراسان کیاں
سچنتے شاعراں شاعر ہو آ بینگے — سو منج تے طرز شعر کا پا بینگے
کہ فیروز محمود اچھتے جو آج — تو اس شعر کوں بھوت ہوتا[1] رواج
کہ نادر ستھے دو نوبی اس کام میں — رکھیا نیں سکے بول اچھوں فام میں
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں — کہ بولاں کدھر ہور معنی کہیں
شعر گرچہ تی لوگ جوڑے اہیں — بُرے بھوت ہور خوب تھوڑے اہیں
دو جگ جس اُتم ہیرے کا مول ہے — وو ہیرا سو ہر ایک مرا بول ہے
رتن بے بدل یو مرے جاں بکائیں — وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں
بچن موتی یو دیکھ شرمٹ لاج تے — سمند پانی گل کر ہوا لاج تے
کہ مانک موتی یو اتم ذات ہے — نہیں دیکھیا ہیں کیٔں اس دھات کے
جو کوئی جوہری ہے سنو پیچھان کر — منگے گا رتن کوں قدر جان کر[2]
پرکھ دیک توں کانچ ہور پانچ کوں — برابر نہ کر دود ہور چھانچ کوں
بہا ایک نیں کانچ ہور پانچ کوں — لذت دیک ٹک دود ہور چھانچ کوں
جہاں پانچ اچھے گا وہاں کانچ کیا — جہاں دود اچھیگا وہاں چھانچ کیا

---

(۱) اچھنا (۲) خوب سوجان کر

نہ یو بات ہر ایک کے سات ہے
جکوئی عارف ہے اُس سوں یو بات ہے

توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام
نہ کر مول سب کا سگٹ نین دام

جو کرنا یکسکا ہُنر دیک کر
ہُنر وند اسے نیں کہتے ہے ہُنر

نوا دل تے لیانا ہے مشکل کتا
کہ آسان ہے دیک کر بولنا

جکوئی یوں کرے اس میں کچھ فام نیں
ہُنر دیک سکنا بڑا کام نیں

ہُنر وند اس کوں کہیا جائے گا
جکوئی اپنے دل تے نوا لیائے گا

فرق ہے اول ہور آخیر میں
تفاوت اہے نیر ہور شیر میں

ہُنر دیک سکنا ہے استاد کا
فہم چور ہے آدمی زاد کا

کہیں پند کی بات اس دھات میں
یو پند ہے بہاں کرنے کی بات نیں

اگر کس تے نِل خاص کچھ جانتا
اسے دل میں استاد کر مانتا

نہو سی ہُنر اس وضا کس ستی
نہ کرسی قدم کوئی انگے اس ستی

اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے
بدی بانچ گو بانچہ میدان ہے

دِسے پرگٹ ہو عزت اس بات کا
کہ درپن بجھائے کنگن ہات کا

دکھن میں جو دکھنی میٹھی بات کا
ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا

ادا یوں اتال ہوئے تو کیا عجب
کہ عالم سُنیا ہے یو جو پھیر سب

جو عاقل ہے یو بات مانے وہی
قدر اس ادا کی پچھانے وہی

دِوانا ہوں میں اس رنگی بات کا
کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ

کہاں بات وو چنچل ہور چُلبلی
کہ دل کوں بخواں سوں کرے گُدگلی

مری بات سُن بات اس دھات بول
کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول

یو بر مول ہے بات اسے مول نیں
ہر یک بول ہے وحی یو بول نیں

سخن گو وہی جس کی گفتار تھے
اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے

یو بولیا ہوں سب گنج نا رنج سے
اچھوں میرے دل میں بہوت گنج ہے

جو لک برس کوی سر لیوے رنج کوں
نہ پاویں کدھیں اس چھُپے گنج کوں

ہُوا جیو جب شعر یو بولنے
خزینے لگیا غیب کے کھولنے

رتن یو اُتھے دل کیرے کھان میں
وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں

گُہر یو مرے یوں لگے جھمکنے
کہ پانی ہو گئے موتی سینبسار[1] منے

اگر غوطے لک برس غواص کھاے
تو یک گوہر اس وھات امولک نہ پاے

یو موتی نہیں وو جو غواص پائیں
یو موتی نہیں وو جو کس ہات آئیں

غواصاں کتے غوطے کھا کھاے کر
مُوے ہیں سو اس سمد میں آے کر

اِپی ہو کے لیا نا سوچے جھوٹ سب
خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب

کہ ہنس[2] نمنے بیچ سمد یک جاے تو
مرے ڈوب تل سر اُپر پا تو ہو

نکو بول مضمون توں ہور کا
کہ کالا ہے دو جگ میں موں چور کا

چتا چوری کر چور اپے ساو ہوے
دغا باز اُچکّے[3] کوں مانے نہ کوے

چُرا کر چُراتا نہ کی[4] چور کوی
یو باتاں سمجتے سو ہیں ہور کوی

نہ مُنج کچ بڑائی نہ مُنج لاف ہے
ولے عارفاں پاس انصاف ہے

جنم گر دندی رشک تے تلملے
عنایت کے کاماں ستے کیا چلے

دکھن میں اچھیا لی طرح ہور ہیں
دیا یوں سلاست کوں بھی زور میں

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں
دعا دے کے چومے مرے ہات کوں

کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس
کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس

توں یوں کر کہ خصلت یو تُج آے نا
کہ توں خوش اچھے ہور کسے بھاے نا

توں ایسی طرز دل تے تیچپا نوی
کہ دُسرے کریں سب تیری پیروی

وجیہی ترا ذہن جیوں برق ہے
تجے ہور بعضیاں میں لو فرق ہے

---

(١) سینپیاں (٢) بغر ہنس تھے (٣) اچھپل (۴) کھر

ترا شعر سُن دل پگلتا ہے یوں — کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں
توں وجہی کھیا شعر کی دھات کا — ہُوا زیاست بچ تے مزا بات کا
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے — ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی تعریفِ شعر خود گوید

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو — کہاوت منے بات جو آئی سو
اگر شعر کوی کہہ نو اکر جو لیاے — تو خوباں کوں سُن رشک البتہ آے
اپس میں اپے دیک سکتے نہیں — یکسکا سو یک مان رکتے نہیں
اگر کوئی چ کا کچ کدھر کا کدھر — کہے تو کتے ہیں اسی ہیچ کر
اڑانے ملیں اُس کوں چوندھیر تے — فضیحت کریں پانو لگ سیر تے
اگر خوب جو بولے تو دوں اسے — وگر جو بُرا بولے تو یوں اسے
ہُوا شعر کا اس وضا کام جب — تواب شعر کہنا چھُٹے کیا سبب
ولے جیو رھنا نیں کہے باج یو — عجب سرکش ہے اب جودے راج یو
شعر خوب کہہ کر جو لیانا اسے — اپس پر بلا ایک بسانا اسے
ہنر بیں ہُنر کوی جوتا نہیں — ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں
یو بلوند پچن اس میں بل بھوت ہے — سچ تھوڑی لوگاں میں جھل بھوت ہے
جنے عقل دوڑاے انداز سوں — کیا نیں کنے بات اس ناز سوں
توں جھوٹے تے جھوٹے نکو اچ تناد — کہ جھوٹے میں اچھی نہ ہرگز سواد
نہ کیں ویک کر کیں نے پایا ہوں میں — یو نازا طرح دل تے لیایا ہوں میں
جگوی فہم میں تک ہیناں اہیں — سو دُسریاں کے وہ خوشہ چیناں اہیں
نہ سنج جوڑنا تھا نب اسمان کوں — عجب کچ پہنچ ہے ہیرے گیان کوں

غالباً تھوٹا

اگر ٹک جو دو وڑوں بلند دھانوں کوں — اُڑوں جگ کوں سب باندکر پانوں کوں

ہُنر کیاں ہیں یو باریکیاں لاف نیں — وو ادمی نہیں جس میں انصاف نیں

کہ انصاف دیوے وہی راست ہے — کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے

نہ کر بات توں نا سمج آمنا — بہوت مشکل ہے بات کوں فاسنا

ہر یک بحنکے دیکنے ہور زور — ہمیں اسنے بھی دھنڈتے کچ ہور

جُھتے نا سمج جھنج بیتا شور کیا — سمجنے جو سمجے کہ ہے ہور کیا

اتا قطب کی مدح کر اختیار — جو رہے یو قیامت تلک یادگار
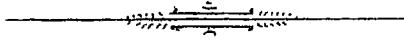
مدح ابراہیم قطب شاہ گوید

براہیم قطب شاہ راجا دھرج — شہنشاہ ہے شاہ شاہاں ہیں آج

عدل بخشش ہور داد اُس تے اچھے — سدا خلق سب شاد اُس تے اچھے

جتے پادشاہاں ہیں سنسار کے — بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے

سلیماں تے فاضل ہے اُس بخت بل — پری دیو جن سب ہیں اُس حکم تل

اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار — رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار

دھرے حکم حکمت سوں چوندھیر شہ — جہاں سب لیا دو جہاں گیر شہ

تو یوں عدل اپ جگ میں ہونے لگیا — کہ بھیں کا بھونک بھار ڈھونے لگیا

اسے شاہ عادل[1] کے غصے تے ڈر — لیا ہے گگن کوں پون بیٹ پر
بنیا بل ہے اس عدل کے فن منے — کہ بجلیاں کھڑیاں کا پٹیاں کھن منے
نبر[2] تے ہیں یوں بیجلیاں زیر[3] بند — تو برساتے ہیں مھوں بدل رنگ کھنڈ
بنیا داد انصاف ہور عدل تھا — کہ مرغابی کوں باز کا ڈر نہ تھا
کبوتراوں کے دنداں سارنے — سو بہری کوں لاتاں لگے مارنے
اگر راجوٹ چکہ فرشتیاں سوں لاے — تو نوکھن کی گرکیاں سو کیلیاں منگاے
سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ — انند عیش عشرۃ جو کرتا ہے شہ
سو بھونیک امید ہور آس تے — منگیا ایک فرزند خدا پاس تے
کہ فرزند تے ناو اچتا اہے — اپے گرتوبی نانوں اچنتا اہے
یہی بات پھر پھر کے کہتا اچھے — اسی دھیان میں نت وو رہتا اچھے
جو یک دیس اس شہ کوں فرزند ہوا — وو فرزند اُس کا سو دل بند ہوا
انیح تیج لیایا وو اپنے سنگات ؟ — سکندر کے طالع خضر کی حیات
بدن سیم قد سرو جیوں راست ہے — کہ صورت میں یوسف تے کیتی زیاست ہے

تعریفِ صفتِ فرزند گوید

چھپیا سور یوں اُس کے مکھ نور انگے — کہ جیوں چاند چھپتا اہے سور انگے
زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سو اس کیچ تقسیم ہے
اُجالا پڑیا آج یوں نور کا — کہ حاجت نہیں چاند ہور سور کا
دو جگ آج نوراً علےٰ نور ہے — زمیں چاند اسمان سو سور ہے
یو نادان بالک تھنا لاڑ کا — تو اپھول اہے شاہ کے جھاڑ کا
لگیا دیکھنے فال انبر رمال — سورج چاند کے پھانسنے نیت سوں گھال

(۱) عالم (۲) انبر سنتے (۳) اندبند

کھیا علم میں دیک نہ وو آپ تے ‏‏ — ‏ کہ فرزند یو بخت ور باپ تے
رکھے نانو کرتار کن منگ پناہ ‏ — ‏ سُلکھن محمد قلی قطب شاہ
پڑے ہات جاں اس بخت وار کا ‏ — ‏ سُنا ہوے مائی سو اُس ٹھار کا
ستارے جڑیا سر شفق رنگ کُلہ ‏ — ‏ ہُوا جھُن جھُنا کھیلنے سُنبلہ
دسیں نقش جیوں نجم چند ہور بھان ‏ — ‏ کہ دو راہی کہکش کرے آسمان
؟ چکر سور جیوں کرن زر تار ڈور ‏ — ‏ کھلا نا بدل[1] بے بدل پائی چو ر
سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو ‏ — ‏ گنوارا انبر ہور بدل دائی ہو
؟ عرش کرُسی قلاب رہے ٹھیر کر ‏ — ‏ کہ قدرت کوں باندے ہیں زنجیر کر
طرف چار پائی طرف چار ہیں ‏ — ‏ ملایک اسے جم جلنہار ہیں
سو پکھوے ہیں شہ دائی کی یوں اچھے ‏ — ‏ کچا موتی سیپی منے جیوں اچھے
عجب دود اس دائی من میت کا ‏ — ‏ کہ ہر بند کوں تاثیر ہے امرت کا
سدا جگ میں بالک وہ جیتا اچھے ‏ — ‏ کہ اس دھات کا دود پیتا اچھے
جو کبھیں پڑے دود چکھ پیو کر ‏ — ‏ عجب کیا جو مُردے اٹھیں جیو کر
جکوئی دود اس دھات پیتا اچھے ‏ — ‏ سدا جگ میں وہ کیوں نہ جیتا اچھے
بڑے کوئی دِس ہور کوئی ماس کوں ‏ — ‏ بڑے شہ ہر یک تل ہر ایک ناس کوں
کرو جم دعا جیو سوں جگ مل اُسے ‏ — ‏ حیات ہوتی ہے زیاست تلنل اُسے

صفت میزبانی

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کنا ے ‏ — ‏ سو نرلوک کے لوگ مہمان آے
عجب تحفے قدرت تے آنے لگے ‏ — ‏ کہ دیک اس ملک رشک کھانے لگے
چھپیا تھا جھلجھ غیب میں آج لگ ‏ — ‏ سو پرگٹ لگیا دیکھنے اب دو جگ

---

[1] بلی

رِتو یاں نعمتاں نو فلک بیچ بھر — لے کر آئے ڈھو کر ملک شہ کے گھر
کہ شہ کوں خوشی یو بڑی آج ہے — انند پر انند کاج پر کاج ہے
میا نیج تن کا مدد لیائے کر — سو توفیق کرتار تے پائے کر
محل شہ سنگارے یوں اُس کاج کوں — سنوارے تھے جیوں عرش معراج کوں
ہر یک محل کا جو چھجا عرش ہے — بدل بازو اسمان سو فرش ہے
محل جیوں ہے کعبہ دھرے جوت صفا — نو اسمان کرتا ہے نس دن طواف
عجائب طبق ہے دھرت بان کا — کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا
تری بزم میں شہ عجب نور ہے — کہ کرتاں بتیاں شمع سو سور ہے
جو شہ شمع روشن کئے سور کا — ملک تیل لیا کر سٹے نور کا
سورج شمع ہور تھال گھن ہفت رنگ — دِوا چند پُھم کا ستارے پتنگ
کلنک چاند میں ہے سو دستا ہے یوں — کہ سٹنے کی پیالی میں ہے مشک جیوں
دنیا میں دوکن لوگ بھرنے لگے — صفت شہ کی سب جگ میں کرنے لگے
کہ مہمانی اس دھات کی آج کوی — نہ کر سکسی دنیاں میں شہ باج کوی

بخشش کردنِ ابراہیم قطب شاہ

ملایک جو خدمت کرن آئے تھے — تِو یاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے
مدن بھوگی شہ مست متوال ہو — خوشیاں پر خوشیاں دیکھ خوشحال ہو
بتا کچ دئے شہ فرشتیاں کوں دان — کہ باندے سٹنے کا نوا آسمان
کھلا نیں یو حد کا میری جان کوں — دئے شہ کرٹک ہست اسمان کوں
انبر دان پایا ہے زر بے شمار — تو ڈھنڈتا ہے رکھنے کوں دن رات ٹھار
بھرے بدرے شہ جو دئے مال بھر — سو دھرتی اچالی چسلی پیٹ پر

دیے دھرت کوں دان یوں پیار تے — کہ گرڑگیاں پہ آیا بھونک بھار تے
بتا کچھ شہنشاہ بخشے ہیں دھن — زمیں ٹھار منگتی ہے اسمان کن
دئے دان سب جگ کوں دے مان انت — جواہر سوں کھیلے شہنشہ بسنت
کرم کی نظر کر میٹھی بات سوں — ہریک آدمی کوں ہریک دھات سوں
کئے کوٹ بخشش ادک لاک تے — نوازاں ہوا یوں سنا خاک تے
جگت اب گھر یوں بکھرنے لگیا — کہ خشکی ہیں ہنس آکے چرنے لگیا
بخشنے لگے شاہ یوں ہم ستی — نو پیلا ہوا سب سنا غم ستی
خیالاں یو دیک شہ ترے دان کے — ہوے لوگ حیران اسمان کے
گھرے گھر خوشی ہور انند کاج ہوا — کہ فرزند اس راج کوں آج ہوا
بنی داس ہوا دیس ہور رات کا — انند عیش عشرت دیکھ اس دھات کا
خوشیاں یوں لگے کرنے آکاس پر — کہ پاتال کے لوگ پائے خبر
نکو جانو جھاڑاں کوں ہیں جھاڑ کر — کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کر
تماشا دکھیں شہ کے کھور[1] آج کا — انند سکھ بدھاوے خوشیاں کاج کا
کئے عیش یوں شہ ہریک بات ہیں — کہ دیکھیا نہیں کوئی اچھوں خواب ہیں
جو پڑنے سٹے شہ کوں مکتب منے — ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے
جو وستاد دیوے سبق بی تلک — پڑے ذہن سوں شہ اپی تے تلک
بتا زور تھا ذہن شہزاد کوں — کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں
جو اول لیا شہ الف کا سبق — و دھرت سات ہوئے کشف ہور نو طبق
سو وو جان سبحان الپس گیان تے — ہوا زیاست حکمت ہیں لقمان تے
انپر نپن سکیا شہ کے چکہ دھانوں کوں — دو استاد استاد تھا نانوں کوں
کہ مکتب ہیں شہ بیٹ سب دیس بیس — ہوا عالم و شاعر و خوشنو بیس

---

(۱) گھر

صفت شباب شہزادہ

جوانی کے دریا کوں آیا ادھان — محمد قطب شہ ہُوا اب جوان
بتا زور تھا اس کے یکدست سوں — اُچا کر پچھاڑے منے ہست کوں
عجب جان میمنت ماتا ہے وو — کہ باگاں سوں پنجا ملاتا ہے وو
چلے زور کر ہم سوں جس نیت اُن — زمیں میں گھنسے پانو گڑ گیاں لگن
دو نو خبز او تار بُجھ بل عـــرور — ٹکیاں سوں پہاڑاں کرے چور چور
اگر شاہ خنجر لیوے ہات میں — اُدھیڑے پکڑ باگ کوں بات میں
اگر سخت پولاد تے ہُوے جھاڑ — سٹے پیڑ تے اس کوں بنھوں سوں اپاڑ
کرے زور تعلیم خانے منے — وو تنہا چ تھا اُس زمانے منے
شہنشاہ کوں زور پر لاف ہے — کہ کِس نعل ہور نیل کہہ قاف ہے ؟
جنے لاف دھرتے اتھے بل منے — ہُوے عاجز اس کی سنپٹر گل منے

صفت مجلس طرب

شہنشہ مجالس کئے ایک رات — وزیراں کے فرزند تے سب سنگات
ہر یک خوبصورت ہر ایک خوش لقا — سو ہر ایک دلکش ہر یک دلربا
مہابت کے ساماں ہیں جم جم ہے جیوں — شجاعت کے کاماں ہیں رستم ہے جیوں
ہر یک خوش طبع ہور عاقل اچھے — ہر یک خوش فہم ہور فاضل اچھے
ندیم ہور مطرب سگھڑ فہم دار — اتھے شہ سوں ملکر پو سب ایک ٹھار
صراحی پیالے لے ہاتاں منے — ندیماں تے مشغول باتاں منے
لگے مطرباں گانے یوں ساز سوں — کہ دھرتی ہِلی مست آواز سوں

جو مطرب و صحرا ہیں اس دھات گاے / تو پھران کوں اس شوق تے حال آے
کیے تال سوں یوں لے[1] خوش ہتیاں / کہ سُن کر سما دیویں نو آسماں
جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے / سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے
ندیماں لطافت ہیں جو چکہ آئیں / نورونیاں کوں خوش کر گھڑی ہیں ہنسائیں
شراب ہور صراحی نُقُل ہور جام / ہوئے مست مجلس کے لوگاں تمام
جو ہُوی رات آدھی پچھے دوپہر / خبردار یاراں ہُوے بے خبر
بسر گئی ندیماں طرز بات کا / گنوائے خبر مطرباں ذات کا
جو عاقل اتھے وو سب ہچ ہُوے / دو پیالے چڑا کوچ کا کچ ہُوے
نہ ملتے نہ خولی جھگڑتے کہیں / یکسکے اُپر ایک پڑتے کہیں
لگے مست ہو سٹنے مستی سنگات / یکسکے سو پاواں اُپر ایک ہات
سو یوں کچ وو یاراں ہُوے بے خبر / کہ پانی پیتے تھے شراب سے ککر
یکسکوں بُلا ایک اڑنانوں سوں / گلے لگتے تھے مست ہو چھانوں سوں
بجاوو جو کیں تو اتھیں گاے کر / سے مطرباں خوش خوشی پاے کر
صراحی پیالے سوں ہمدست ہو / کراں لرتے تھے وو دونو مست ہو
بنا مست ساقی ہُوا سُد گنواے / کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لاے
(ن) وہ مدپی کے متوال اب سخت ہوا / دیکھے شاہ مجلس ہوی اس وضا
(ن) اٹھا کے چلانے کیرا وقت ہوا / کسی کوں اچھو گھر کسے دی رضا
؟ کئے شاہ کو شاد اُس وقت پر / گئے زیاستی سب رہے مختصر
دسیں چار بالشت ہیں شاہ یوں / کہ چو تھے بُرج ہیں اچھے ماہ جیوں
سو وو لیے ہیں ٹک شاہ کوں نیند آی / دو نیند آتما شے عجب کچ دکھای
دِکھے خواب ہیں شہ کہ یک بن اتے / وو بن نیں زمیں کے اُپر کھن اچھے

---

[1] لئی

پھریں چاندسیاں سُندھریاں اُس منے — سنارے ہمن کیاں پریاں اُس منے
ہلاویں جو ٹک لٹ کی زنجیر کوں — دیوانا کریں تل منے نیر کوں
دوانے ہو کر جھاڑ پھرتے اتھے — پٹا پٹ پھلاں مست ہو پڑتے اتھے
اتھا حوض ہور واں اتھیاں سُندریاں — کہ پانی کنارے کھڑیاں تھیاں پریاں
کہ غنچے سو کُھل پھول جھڑتے اتھے — پنکھی آکے بے سُد ہو گرتے اتھے
چمن در چمن سرو دورست تھے — کلیاں سرخوش ہور پھول سومست تھے
سو جھاڑاں کوں میوا اپنا بار تھا — کہ ڈالیاں کوں پیڑاں کنے ٹھار نا
اتھا محل واں ایک ایسا بلند — پوں سارنا ہو سکے سٹ کمند
عجب پانی اُس ٹھار کا صاف تھا — کہ امریت پر بھی اسے لاف تھا
یکائیک اُس محل پر ایک نار — کتک چھند سوں آمی اپسیں سنگار
جو دکھلائی آ مکھ کعبہ سو دھن — سرو سُر نوائے تھے سجدا کرن
دسے یوں دھن اُس محل کے فرش پر — سورج سار ہُوا ہے مگر عرش پر
دو رنج دو مفرح کی کانسے ہے جیوں — دو زلفاں دو دھر سرک پھاسے ہے جیوں
پڑے جی کو ہی اس سرک پھانسیاں منے — سٹے ہت مفرح کے کانسیاں منے
چنچل کا جو لب لعل یا قوت ہے — سو عاشق کے وو جیو کا قوت ہے
رنگا رنگ چمناں منے پھول تھے — نول شہ تماشے میں مشغول تھے
پری او چنتی دشت اُس نار پر — اخل گم ہُوی شہ ہُوا بے خبر
سو اس بے سُدی میں پی تھی وو چہ دھن — کہ لبدائی تھی بھوت زوراں سوں من
جو دیکھیا اتھا خواب میں ماہ کوں — ہُوا خواب میں خواب اُس شاہ کوں
جو اُس نیند میں تے ہُوا ٹک ہشیار — نہ تھی اُس صبوری نہ تھا اُس قرار
نہ بھیں پردسے وو نہ اسمان میں — رھیا شہ اُسی نار کے دھیان میں
لگیا تلملانے بہوت دھات سوں — کھیا جانے نا بات وو بات سوں

نہ یو بات ہر ایک کوں قام ہوے — وہی جانے جس پر جو یو کام ہوے
کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ رُوے — کدھیں سُدّ پاوے کدھیں سُدّ کھوے
اسی دھات دن رات رہنا اچھے — اپسمیں اپے یوں وہ کہتا اچھے
پڑہی تل کھلی تن برہ بس ستی — گُلا لاگے جھڑنے نرگس ستی
بُھلائی چینچل دھن وو یوں شاہ کوں — کہ لیداے جیوں کہربا کاہ کوں
اُٹھے ہور پھر سوے شاہ جاے کر — کہ وو نار بھی خواب میں آے کر
جو ہر بار یوں خواب میں یار آے — تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھاے
پریشان حیران بے تاب تھا — نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

غزل

پیو اپنے کوں ٹک آج میں نس سپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج مُنج تب سوتی اٹھی روے کر
ہٹ برہا اپنا سار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کارنے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر
نہ پوچھوں بہمن جو تسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب ہیش سوے سی نا جانے دُکھ یو کوے کر
کیوں ٹالوں برہا جھال سکی نیش سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیو نکر پانوں لال سکی جو بیٹھی ہت تے کھوے کر
یکتا ہیں سہیلی مرنا دل دوسچ پرنا دھرنا
اُس پیوں کوں اپنا کرنا اس پاپی جیوں کوں کھوے کر
لگیا شہ اُسا سان بھرن آہ مار — کہ نزدیک نیں ہے وو گُنونت نار

داوا

کدھیں بے خبر ہُوے کدھیں ہوے ہشیار ۔۔۔ کدھیں ہیو ہیو کر کدھیں یار یار
یو سُن مطرباں سب خبردار ہُوے ۔۔۔ جو مستان تھے دوں سو ہشیار ہوے
بہوت دھات سوں بات سمجاے کر ۔۔۔ کہے شہ کوں نزدیک یوں آے کر
کہ اے شہ توں جم شاد خرم ہُوا چ ۔۔۔ نہیں غم تُجے کُچ توں بے غم ہُوا چ
جکُچ تجکوں ہونا سو حاضر اہے سب ۔۔۔ اُداساں جو بھرتا سو توں کیا سبب
کھیا شہ یو دل مینچ دھرنا بھلا ۔۔۔ کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
کہ یو خیال ہور خواب ہور وہم اہے ۔۔۔ خدا کوں میرا حال سب فہم اہے
کسی کوں کہ منج عشق اس کا اہے ۔۔۔ وہی جانے مُنج عشق جس کا اہے
تجکوی راز یو باب کن کھولے گا ۔۔۔ دیوانا ہُوا کر مُنجے بولے گا
نہیں بات کہنے کی یو کھول کر ۔۔۔ کہ سمجاؤں اب کس کوں میں بول کر
اچھوں سیج پر موج جیوں آب میں ۔۔۔ کہ چٹکا لگا گئی سکی خواب میں
جتا مطرباں شہ کوں سمجا کہے ۔۔۔ تغافل کیئے شاہ ہور چُپ رہے
کتے کئے کہ مستی کے چالے ہیں یو ۔۔۔ کتے کیئے پرن کے اُلالے ہیں یو
کتے کئے اُسے کُچ او چھٹ ہُوا ۔۔۔ کتے کیئے اُسے عشق کا چٹ ہُوا
چُھپی بات کے پردے کوں کھولنے ۔۔۔ اپسمیں اپیے یوں لگے بولنے
یو دیسے ہیں مطرب خوش آواز نام ۔۔۔ انمنا شاہ کا ایک خاصا غلام
سورج سا جلا جل لیکر ہات میں ۔۔۔ لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
دُعا کر ثنا کر منا کر اول ۔۔۔ پڑیا شہ کے آنگے پچھیں یو غزل

غزل

چیلو نا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچھنا

وے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو وو کہاں اچھتا
نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کا نہ کو مُنجکوں
سکی اُڑ جائیں پنکھی ہو اگر اُس کیں نشاں اچھتا
دو تن کے بول رسے سب سہاری اے یا دو نا چُپ رہ
اگر تجُہ فام ہے تو کہہ مرا وو پیو کاں اچھتا
کسے ہیں انت دیوُں ہیرا کھُلے اب بخت کیوں ہیرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہربان اچھتا
ہُوے لب خشک نیناں تر کہے جگ مُنج کوں عاشق کر
کہ مستی ہور بینہ ہور چھر سکی یو نیں نہاں اچھتا

آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ

چھپی رات اُجالا ہُوا دیس کا
لگیا جگ کرن سیو پر میس کا
شفق صبح کا نیں ہے اسمان ہیں
کہ لالے کھِلے سنبلستان ہیں
جو آیا جھمکتا سورج داٹ کر
اندھارا جو تھا سو گیا نھاٹ کر
سورج یوں ہے رنگ آسمانی منے
کہ کھلیا کمُل پھول پانی منے
ہر ایکسکوں ہر ایک کچھ کام تھا
نول شہ کوں اُس نار کا فام تھا
کھیا شاہ اب حال نیں مُنج منے
بھلا ہے جو گنج ہو اچھو[1] کُنج منے
اپسمیں اپے فکر کچھ گوندکر
رھیا غنچے کے نمنے مُکھ موند کر
کہ دھرتا ہوں دل میں جو کچھ بات ہیں
کروں جا کے وو بات کس سات ہیں
نکوی یار دلسوز محرم ہے مُنج
نکوی ہم نفس ہور ہمدم ہے مُنج
اپس سوں اچھ آج محرم ہوں ہیں
اپس سوں اچھ آج ہمدم ہوں ہیں

---

[1] اچھوں

جتے اِس زمانے منے یار ہیں
دغا باز عیباں چُنن ہار ہیں

اُننکوں پتنیا بات بولیا نہ جاے
اُنو کے کتنے دل کوں کھولیا نہ جاے

پتنیانا انوکوں کہو کیوں ککر
کہ دل میں بُرے خوب ہیں موں اُپر

یو بیاری ہیں کس دھات کا قہر اچھے
جو مو میں شکر دل منے زہر اچھے

جکوی یار یاراں منے نیک ہے
زباں ہور دل دونو اُس ایک ہے

چلنت دیک کرتوں ہر یک کوں سہج
کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لج

نہ ہیں بھائی ہیں ہوں نہ ہیں مائی ہیں
کہ طالب کوں ہے لاف تنہائی ہیں

جکوی گھر میں مشغول اچھے یار سوں
نہیں کام کچ اُس کوں بازار سوں

جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا
غنیمت ہے اُس یاد بھی یار کا

گزر
گرز سعدووکاں جو دلشاد سوں
کم تنکہ وقت یار کی یاد سوں (؟)

جسے یار کا دھیان نت یار ہے
دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

پرت شہ کوں داٹیا بہوت زور سوں
ہُوا فارغ اِس جگ کے شر شور سوں

کیا لوگ نزدیک کے دور سب
ندیم ہور مطرب پورے سب عجب

انجھو لال مدنیق پیالا ہُوا
ندیم آہ مطرب سو نالا ہُوا

جو دہلیز دے شہ سُنتا گھر منے
پڑے مطرباں شور ہور شر منے

درونی تے آواز سُن آہ کا
کہے حال تغیر ہُوا شاہ کا

اپے ہے گنبھیر ہور من تھیر نیں
ہمیں کیا کریں اب کے تدبیر نیں

براہیم شہ کن کہن مطرب آے
کہ قصّا یو شہ کا رچ پایا نہ جاے

کہے شہ کوں شہزادے کا حال سب
کہ یوں حال اُس کا ہے پامال سب

نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے
کہ نوکھن کباب ہویں اس آہ تے

چمن سیج پر آپ سبیں پاڑ کر
سٹیا کپڑے جوں پھول سب پھاڑ کر

شہنشہ سُنیا بات یو سر بسر — چلیا فکروند ہو حرم کے ادھر

کھیا ماں کوں باپ وو آئے کر — کہ فرزند کوں دیک ٹک جائے کر

کہ فرزند کا کچ خبر نیں تجے — خبر لے خبر یو اگر نیں سجے

نہ دن ٹک قرار اُس نہ نس خواب ہے — کہ آرام نیں ہور بے تاب ہے

اپس میں اپے آہ بھرتا اچھے — دیوانا ہوکر شاند کرتا اچھے

سُنی بات اس دھات جب ماں جنی — جو ساری تھی سو فکر سوں ہوی کھنی

وو ماباپ بے ہوش ہو بھر اُساس — چلے ملکر اپنے سو فرزند پاس

جو اُس حال سوں دیکھے فرزند کوں — بسر گئے اپس کے سُک آنند کوں

مہربان ماباپ وو دو سگے — سو شہزادے کے پانوں پڑنے لگے

کہے شہ نہ کر غم توں خوشحال اچ — سدا سُرخرو جیوں توں گلّال اچ

نکو دل کوں اپنے فکروند کر — فکروند کی ہے توں آنند کر

دونوں کے لاک آرزو ہور چاؤ — کہے شہ ترا درد ہمناں کوں آؤ

اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ — ترا حال یوں کی ہُوا بول شہ

اٹھیا شاہ تب آہ پر آہ مار — کھیا باپ ہور ما کوں بیشک پکار

عجب یک درد مُنج ہے دارو نہیں — سمد پور ہے ہور کوئی اُتارو نہیں

دوا کرنے یاں آدمی کام نیں — کہ یو درد ادیں کوں کچ فام نیں

محبت کے بھونرے میں ہلگیا ہوں میں — دیوانا ہو یاری کوں بلگیا ہوں میں

جو دیکھیا اتھا خواب اُس رات کوں — سو اُس خواب کے راز کی بات کوں

کدھیں دل میں راکھے کدھیں موں میں لیائے — کدھیں کو بچ بولے کدھیں کچ چھپائے

براہیم شہ جاں پہچان کر — کھیا شاہ کا حال سب جان کر

کہ یو جان نو خیز ہور فرد ہے　　بہوتیک اُسے عشق کا درد ہے
محبت تو لی گرم دھرتا اہے　　و لے کہنے کوں شرم کرتا اہے
کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے　　اگر نا کریں تو بہوت جہل ہے

مشورہ مادر و پدر شہزادہ

براہیم قطب شاہ مجلس سنگار　　کیئے مستعد مو ہب عشرت اپار
جتنیاں خوب خوش شکل نھنیاں سندریاں　　سو کرناٹک ہور گور گجرات کیاں
جو چین ہور ماچین کے ہتے بتاں　　سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں
ہر یک خوب محبوب بُت فارسی　　بدن جیوں جلتی اچھے آرسی
جو سہیلیاں وو جھمکا ئیں مکھ نور کوں　　دیوانا کریں چاند ہور سور کوں
اگر دیکتا جوت اُنن نور کا　　فرشتا نہ کرتا صفت حور کا
جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں　　پھُلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں
ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں　　انکھیاں لال گھنگیچیاں ہر یک نار کیاں
مجالس عجب شاہ عالی کیئے　　کہ حوراں کوں لیا بہشت خالی کیئے
پریاں سندریاں ہور اپچھل پراں　　چندا مکھ ہے چندنا سو تن گوہراں
اچھنبا کیئے کام شہ جگ ادھار　　پریاں ہور حوراں ملیاں ایک ٹھار
کہے شاہ کوں یو بھُلا کر تمیں　　اپس میں اپے مل رجھا کر تمیں
قطب شہ کوں جیکوئی رجھائیگی　　بڑا مرتبا سب میں وو پائیگی
بڑی نار و ہے جو بھاوے اُسے　　کسے بخت ہیں جو رجھاوے اُسے

تدبیر تسکین شہزادہ

بُلا شاہ کوں شاہ بھیجیا دہاں　　پریاں ہور حوراں ملیاں نھنیاں جہاں

رضا ہُوی تھی جیوں شاہ عالم ستی — اپس میں اپے تیوں سکیاں ہم ستی
رِجھانے لگیاں شہ کوں من میں تِشتالِ — پریاں چھند بھریاں چھند سوں سب لگ دنبال
کدھیں کوئی کھڑی رہتی آسامنے — کدھیں شہ اُپر کرتی کوی آ منے
کدھیں بند پکڑتی تھی کوی ناز سوں — کدھیں دُور کوی جھاڑتی ساز سوں
کدھیں کوی کھلاتی اتھی پان آ — کدھیں کوی پکڑتی تھی پیکدان آ
کدھیں گُڑدبیے کوئی آتی اتھی — کدھیں نیہ سوں کوی جیولاتی اتھی
کدھیں کوئی پیالا پلانے کوں آے — کدھیں کوی نُقل لیا کے شہ کوں چکاے
کدھیں پھول ستی تھی کوی برمنے — کدھیں کوی بُلاتی اتھی گھر منے
کدھیں کوی دکھاتی سِنا کھول کر — کدھیں کوی رِجھاتی بچن بول کر
کدھیں کوی دیوانی ہو پھرتی اتھی — کدھیں کوی بے سُد ہو گرتی اتھی
کتنیاں سُد ستیاں ہور کتنیاں جیو دیاں — رِجھانے کوں تقصیر نیئں کچ کیاں
شہنشہ پہ جیو بھوت دھرتیاں اتھیاں — اشارت انکھیاں مار کرتیاں اتھیاں
چھنداں ہور نازاں سکے کاری منتر — سکیاں چنچلیاں پر پھونکیاں شاہ پر
سو بینہ شاہ کوں ایک کا صد ہُوا — منتر تھا اُنو کا سو سب رد ہوا
کہ اُس شہ کے دل میں سو دھن جہر تھا — نہ تھا جہر وو باطل السحر تھا
جو ایک کوں جس دل منے ٹھار اچھے — ضرور ہے جو دُسرا وہاں بھار اچھے
سو ویسے منے شاہ وو آے کر — گلے سوں لگا شہ کوں سمجاے کر
کھیا پیار سوں شاہزادے کوں شہ — ترا جیو اتنیاں میں کس پر ہے کہہ
دیا شہ کوں یوں شاہزادا جواب — کہ اے شہ نکو کر توں مُنج پر عتاب
ہر یک نار اسس ٹھار او نار ہے — سگھڑ ہور چھنور چوسار ہے
ولے کوی مرے دل کوں بھاتی نہیں — کسی میں سو وو توک آتی نہیں

اگر نار اچنی وو اُسس ٹھار پر
تو بھلتیاں سکیاں سب یو اُس نار پر

دیوانی ہریک اُس کی یوں نار ہوی
کہ سرتے مُنجے رشک کا ٹھار ہوی

جو یو دیکتیاں اُس کوں چک نین بھر
تو پانی پنیاں اُسس اُپر وار کر

جو دھن منجکوں لُبدائی سویاں نہیں
پنیاں ہیں وے ایک وو یاں نہیں

اِنو میں کسی پر مرا دل نہیں
اِنو تے مُنجے کوچ حاصل نہیں

جو پنکھی دیکھے چاند کارن جفا
ستارے جھمکنے تے اُس کیا نفا

کہ عاشق اھے شمع کا جو پتنگ
نہ بھاوے اُسے پھول کا کوچ سنگ

کمل پھول طالب جو ہے سور کا
وو محتاج نیں چاند کے نور کا

مُنجے اُس سکیاں کا سو یو چھند نہ بھاے
سمندر کوں امرت کیا کام آوے

سو دھن باج شہ کس پہ جیوں نیں دھرے
کہ ہنس موتی کھاتا ہے نا کنکرے

ضرور اب ہوا بھید یو بولنا
معما جو ہے سو اسے کھولنا

کتا بات ما باپ تے ہیں چھپا وول
کسی ہور دُسرے کوں درمیانی لیا وول

اپس کوں اپچ ہو کے رکھتا سنبھال
اپس کا اپے حال کہتا اتال

نبستا اہے کام کچھ لاج تے
مُنجے بات یو فام ہوی آج تے

اسی بات پر کام لیا یا اُنے
بڑیاں نے جو یو پند پایا اُنے

سو رازاں کی غنچیاں کوں کر پھول تب
کھیا خواب دیکھیا سو شہ پاس سب

سُنیا بات جب شہ نے اُس دھات کی
اُڑی سب خبر شاہ کی ذات کی

کھیا شاہ شہ کا عجب حال ہے
کہ قصّا یو سب خواب ہور خیال ہے

مبادا یو آخر دیوانا ہووے
کدھر کا کدھریاں تے جانا ہووے

خدایا دے توں صبر و آرام اُسے
پلا دھن کیرے وصل کا جام اُسے

مشورہ با عطارد

عجب ایک اُسوقت پر مرد تھا — ہُنر وند عاقل جہاں گرد تھا
دنیا کے اپیں بندتے آزاد ہو — پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو
کدھیں روم میں تھا کدھیں شام میں — کہ وستاد تھا وو ہریک کام میں
عطارد سو نقاش کا نام تھا — بھلا ہور بُرا سب اُسے فام تھا
ہریک ملک اوپر گذر تھا اُسے — ہریک شہر کا سب خبر تھا اُسے
ہریک ٹھار اوپر اُسے ٹھار تھا — کہ خوش طبع مسکیں ادب دار تھا
ہریک شہر پھرنے ہوس تھا اُسے — ہریک کام کرنے کو جس تھا اُسے
سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا — عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا
دھرے کام میں لاف مانی اُپر — کرے باو جیوں نقش پانی اُپر
اگر خیال دوڑاے وو دور کا — انکھیاں موند صورت لکھے حور کا
جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر — لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر
جنیاں خوب تھیاں سندریاں جگ منے — رکھیا تھا اُنن نقش لِک اپ کنے
کرے زندگانی وو اس دھات سوں — سرانا سکے کوی اُسے بات سوں
یو نقاش کی سٹ خبر پاے کر — اُسے اپنے خلوت منے لیاے کر
سنگات اپنے بِٹلا اُسے چاو سوں — لگے کرنے تعظیم بھو بھاؤ سوں
کہے تو جو دیکھیا جنیاں سُندریاں — سلکھن چھبیلیاں چنچل چھند بھریاں
تجے کوں اِتنیاں میں خوش آی ہے — تجے کوں کہہ سُندھری بھائی ہے
سُنیا شاہ تے بات یو کان دھر — اُٹھیا سٹ کوں نقاش تسلیم کر
کہ خوباں تو شاہا بہوت خوب ہے — بگستی سو یک خوب محبوب ہے

کِسے باس ہے ہور کِسے رنگ ہے — کِسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
پھُلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے — کہ یک رنگ یک روپ یکدھات ہے
کِسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت — کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کِسے ہیں بڑا کوں کسے ہیں سراووں — کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سُنبل کی نرگس سنے — جو اس ہیں اچھے سو نہیں اُس سنے
نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے — جو بھاوے اپسکوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبد تا ہے دیک آس تے — وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے
جنم سب گھٹا شہ اسی کام ہیں — جو توں پوچتا تو مرے فام ہیں
بہتے مُلک دیکھیا و لے کوئی نار — نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار
پریاں سُندریاں سب سو دھن حور ہے — کہ باقی سو چانداں وو جیوں سور ہے
نوے چھند ہور ناز تلتل نہ پای — کہ فتنے اچھے باپ غمزا سو مائی
سو سنگار کر آئے دھن ساج سوں — ستارے تے گم ہوئے اجنت لاج سوں
جھمک کھن ہیں جھمکا کے مُکھ نور کا — شرم کھائے خوبی ہیں دھن حور کا
جو باتاں ہیں وو نار ٹک آئے گی — ہتیلی ہیں لیا بہشت دکھلائے گی
عجب کچ سو خوبی ہے اُس دھن سنے — کہ پھر تے اُسے دیکھ ٹک بن سنے
رہے رشک تے پھول لہو گھوٹ کر — مریں جھل تے غنچے سینا پھوٹ کر
گرفتار ہوے پھول دھن قہر ہیں — تو یوں ٹانکتے سیاست کر شہر ہیں
سو بجلیاں سو دھن سم ہو آتی اہیں — شکم درد تے تلملاتی اہیں
انکھیاں لال اُس نار ناراں کیاں — کہ موتی اُپر جیوں جڑے مانکیاں
اچھے مول بیچ نین دو جھم کنے — کہ بجلیاں ہیں سورج کے چشمے سنے
تماشے دِسے اس تے دھات دھات — غضب زہر ہور لطف آبِ حیات

دِسے پُتلی یوں نار کی آنک میں ۔۔۔ کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں
جو عاشق ہو کر جیو اُس سات لاے ۔۔۔ غصے تے مرے پیار تے جیو پاے
جسے حور کہتے سو دھن چھانوں ہے ۔۔۔ دنیا میں جھوٹی حور کا نانوں ہے
جو بنگالے کا سحر جیو گھات ہے ۔۔۔ سو اُس مشتری نار کی بات ہے
بنگالے شکر کوں جو پاں لاتے ہیں ۔۔۔ سو اُس کے ادھر اُسکوں پیچانتے ہیں
بنگالے شکر کوں جو میٹھائی ہے ۔۔۔ سو میٹھائی دھن لب تے وو پائی ہے
اپس سینچ دکھلا کے وو شوخ نار ۔۔۔ سورج چاند تارے ملا ایک ٹھار
سنپیر سحر منتر کے داواں تلیں ۔۔۔ ابھالاں لڑیں اس کے پاواں تلیں
انچل اُس مصلا ہے جبریل کا ۔۔۔ سپیہ تل سو سبحہ سرافیل کا
رکھے نار وو ناز سوں یک جہاں ۔۔۔ سورج چاند سجدا کریں آ وہاں
لگیا نیں اجھوں ہات کس غیر کا ۔۔۔ کہ نیں روح کوں ٹھانوں واں سیر کا
بنگالے میں ہے ٹھار اُس نار کا ۔۔۔ نہ ہے چاندنا سورج اُس سار کا
دھرے نار وو مشتری شاہ نام ۔۔۔ کیتے بادشاہاں ہے اُس کے غلام
لیوے نانوں رکن مرد کا اُس انگے ۔۔۔ نہیں کوئی ایسا جو اُس کوں منگے
بنگالے کی اُس پادشاہی اچھے ۔۔۔ اُسی نار کی واں دُراہی اچھے
اُسے ایک زُہرا سگی بھان ہے ۔۔۔ سو داؤد تے وو خوش الحان ہے
بڑی حور ہے جیوں نخفی جیوں پری ۔۔۔ سو زُہرا ہے یک دوجی مُشتری
اگر اُس سکی کا تجے آس ہے ۔۔۔ تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے
اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا ۔۔۔ تجے اُس کی صورت سو دکھلاؤں گا
کہا شہ مُنجے بیگ دکھلا اتال ۔۔۔ کہ مُنج میں رہیا نیں ہے اب کچ حال
اگر صورت اُس کی جو دکھلاے گا ۔۔۔ تو توں دل کے مقصود سب پاے گا

اتال اُس کی صورت دکھانا بھلا | دو صورت کہاں ہے سو لیانا بھلا
عطارد لگا اُس کوں سمجاے کر | شہنشہ کوں باتاں ہیں ٹک لاے کر
جو دھن کا صورت شہ کوں دکھلائیا | سو شہ لبدی کوں سرتے لیدائیا
سو دھن کا صورت قطب شہ دیکر | پچھانا کہ وُہی ہے یو من ہر سُندھر
نشاں اُس کے اِس ہیں جو پانے لگیا | سو چُم چاٹ چھاتی سوں لائے لگیا
اُسے ہیرے دل کے بھتر ٹھار ہے | دیوانا کری مُنج سو یو نار ہے
دغا دے گئی تھی وَلے آئی بھی | لگیا تھا مرا جیو ہور لائی بھی
عجب حور خصلت اسے یو پری | کہ سپنے ہیں آ مُنج دِوانا کری
سو دھن خواب ہیں جانی مُنج یل نہیں | یوا و کل پرہ کی ہے اُس کل نہیں
جنم سب اسی دھن کوں جپتا ہوں ہیں | اسی دھن کی خاطر سو تپتا ہوں ہیں
میرے خواب ہیں آی سو لوچ ہے | مُنجے یوں جو لبدائی سو یو چ ہے
یہی نار اُس محل پر آئی تھی | یہی نار واں اپسے جھمکائی تھی
اِسی نار کوں دیک ہیں سُدسٹیا | اُسی نار کے عشق ہیں یوں گھٹیا
میرا دل لیکر گئی ہے یو سُندری | پریشان کی ہے مُنجے یو پری
چِتارا جو دھن روپ لیایا چِتار | تو ٹک آج میرا ہے خاطر قرار
نہیں تو مِرا حال مشکل اتھا | کہ بھو تیج بیتاب یو دل اتھا
سو نقاش کا بھوت اُپکار جان | کروڑ ہور لاکھاں دِیے اُسکوں دان
کہ یاقوت الماس ہیرے رتن | دِئے بے حساب اُسکوں شہ مال دھن
نہیں انت کیتی کچ اُس دان کوں | گلستاں کئے شہ بیابان کوں
پڑیا شہر کے خوشحال ہو کر دو پگ | سنے ہیں ہُوا غرق سر پانو لگ
جو دھن کی صورت شہ دیکھی شوق سوں | پڑہی اُس وقت یو غزل ذوق سوں

غزل

دسیں دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی تھال میں ڈھلتے
لٹاں چھٹ تن اُپر یوں ہے بھونک جیوں نیر پر چھلتے

بدل رنگ سیام کھن کنتل نین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لنبی لٹ آپ اپس کتکی نپٹ سر زد ادک ہٹ کی
چھرالے ناگ تج لٹ کے سنپارے دیک کر چھلتے

دیکھت دھن نین چھل کھا کر تجھپیاں دعویٰ کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑائی بیچ لیا تلتے

نین دو مست چنچل کے اچھیں بیچ مکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سو رہ رہ باوٹے ہلتے

دسن تے جگمگی جوتی امو لک دھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

دُرل دھن پینے کاناں ہیں کہ سُرپن پھول پاناں ہیں
سورج چاند آسماناں ہیں بچارے لاج تے گلتے

فلک پھندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑ ہے یوں
کجل مخمل کنتل پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

عُطارد کوں شہ حال سب بول کر   کہے خواب دیکھے تھے سو کھول کر
کہ اُس دھن سوں منج عشق اس دھات ہے   کہیا ہوں تجے ہیں کچھ بات سے
کہ عاشق اسے توں اپی درد مند   تجے فام اُس کام کی سب سے چھند
اتال اُس کے ملنے کی تدبیر کر   توں بیگ ہونگو کا م تا خیر کر
جو دکھلاسے گا توں سو دھن کوں تجے   کچھ توں منگے گا سو دیونگا تجے

سنگاتی تج ایسا کہاں پاؤں گا — جدھر توں لیجا گا اُدھر آؤں گا
کہ بِن یار تیرا اسیرا یار توں — لے چل جاں ہے وو دھن مُنج اس ٹھار توں
عطارد یو سُن بات حیران ہو — اپس میں اپے ٹک پشیمان ہو
کھیا شہ کوں یو کام مشکل اہے — کرن کام اس دھات کس دل اہے
کہ یو کام اندیش کرنا بھلا — اگر سچ پوچھے تو بسرنا بھلا
توں دیکھیا نہیں درد اجھوں دوک کا — توں نیں جانتا کچ قدر سوک کا
توں عاقل ہے شہ ٹک اپس میں بچار — نکو ہو توں اس کام پر اختیار
کدھیں ٹک بکیلا رھیا نیں ہے توں — اجھوں دُکھ درد غم سھیا نیں ہے توں
کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں — فن اس کام کا ہر کسے فام نیں
توں جس ملک جانے کوں ہے اختیار — پری دیو جن ہنت ہیں ٹھار ٹھار
کہیں بات میں خیر کیتی شر اہے — کہیں آس اُمید کیتی ڈر اہے
توں نو خیز ہور جان مغرور ہے — بُڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے
عقل جوانی دیوانی اچھل وند کھیں — جوانی یو بے بند اسے بند کھیں
توں اپنی جوانی میں شہ غرق ہے — کچے ہور پکنے میں لی فرق ہے
سکندر پڑیا تھا جو ظلمات میں — رھیا تھا بلا کے سنپڑ ہات میں
بُڈھیاں سو بچ اُنے تو بچار یار بچار — بُڈھیاں کیچ حکمت تے نکلیا بہار
بُڈھیاں کوں جواو پیچ تے پوچھتا — تو ہرگز اُسے دُکھ نہ ہونا پڑتا
جواناں کی سن ہے سو شر شور ہے — بُڈھیاں کی سو تدبیر کچ ہور ہے
خاماں پکے باج رنگ خوب پاناں ہیں نیں — بُڈھیاں میں جکچ ہے سو خاماں میں نیں
دنیا دار صاحب جو سکتے اہیں — بُڈھیاں کوں نزیک اپنے رکھتے اہیں
گنبھیر ہیں بُڈھے نت گنبھیراں کنے — جواناں دُعا منگتے پیراں کنے

بُڈسے خوب معقول ہر ایک باب — بُڈھیاں کی دعا ہوتی ہے مستجاب
نہیں جھوٹ یو سچ ہے سچ جان توں — بُڈھیاں کی یو پند خوب ہے مان توں
کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ ہیں — کہ ٹھنڈ دھوپ ہور باد ہے باٹ ہیں
دکھن تے بنگالا بہوت دور ہے — بندا ایسے کاماں تے معذور ہے
سو یو بول اُس شہ کوں بھایا نہیں — ادا بے روش کچھ خوش آیا نہیں
سو خاطر پہ ٹک ماندگی لیا سے کر — کھیا شاہ غصے منے آ کر
توں سست ہور باتاں بی تیریاں سست ہے — درست نیں تو کہنا ہے سونا درست
رنبت بیچ رکیا ہوں اُدھر جانے کا — نہیں حاجت اب تیرے سکلانے کا
بُڈھیاں کوں سو کھنواد کی عقل ہے — کتاباں میں لیکھے سو یو نقل ہے
بُڈھیاں کوں کہاں عقل سپنور ہے — کہ ساٹے و بُڈھاٹے مشہور ہے
بُڈھیاں کوں نہ کچ عقل نا فام ہے — بُڈھیاں کا جُھٹے نا نو بدنام ہے
جفا پیری ہور نا توانی منے — ہر ایکسکوں لذت جوانی منے
بُڈھیاں کے سو کاماں میں اب رُچ نہیں — بُڈھیاں میں بھرم باج بھی کچھ نہیں
بُڈھیاں میں سو کچ گیان کابل نہیں — دُرست ہے بُڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں
بُڈھے پیس کر کھانے کوں خوب ہے — بُڈھے پنگڑی پُھسلانے کوں خوب ہے
طرز عشق کا توں نہ پچھان نا — نہیں کی تو بھی آپے نا جان نا
یو قِصّا و و مسلا ہُوا دکھنی — بھروسے کیرے بھینس کٹڑا جنی
توں اتنیچ میں یوں ہوا سہم سوں — پنے مُلک دیکھیا سو کس فہم سوں
رکنے کئی نہ تھی بات یو اُس سنگات — دیے مصلحت کوں کہی شہ یو بات
توں عاقل ہے کر تج پٹیا یا ہوں میں — تُجے اپنے نزدیک لیایا ہوں میں
لگے دل کوں عاشق کے نا توڑنا — ٹُٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑنا

ہمت کر توں تقوے کوں کی چھوڑتا — جڑیا دل مرا کیا سبب توڑتا
عطارد کھیا شہ توں شاداچ مدام — توں صاحب میرا میں ہوں تیرا غلام
تجے عشق میں آزماتا اتھا — ستم بات اس دھات لاتا اتھا
سداراج کر ہورجی جگ میں جم — سچا پاک عاشق توں ثابت قدم
جکوی یار سوں اختیار ہوئے گا — تو اس یار سوں اختیار ہوئے گا
اگر یار دلدار ہور اہل ہے — تو یو کام کرنا بہوت سہل ہے
جو شہ تج سو دھن[1] کا پتا فام ہے — تو یو کام کرنا مرا کام ہے
سو یو بات سن شاہ خوشحال ہوا — جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا
جو طالب کے من میں مطلوب ہے — برا ہونے کی ٹھار اسے خوب ہے
کھیا شہ عطارد مرے پاس ہے — اتال اس کے ملنے کی تج آس ہے
ہوا شہ سو دھر پنت میں اختیار — کہ بندے نے کوشش خدا کر نہار
سو گنونت چنارا بھوت دھات دھات — کھیا شہ کوں سمجا کے بھو دھات بات
کہ چلنے کوں اب مستعد ہو پیا کر — شہنشاہ کوں بیگ دے توں خبر
جو سنگات[2] ہر جنس کا لے قماش — کہ عالم میں نا ہوئے یو بات فاش
اگر کام کرتا تو یوں کر یو کام — کہ دشمن کوں نا ہوئے یو کام فام
لے شہ آج سوداگری کا لباس — کہ تیرے وندی آس تے ہویں نراس
سو یوں جائیں اب شہ کہ جانے نہ کوی — ہمیں کون ہیں یو[3] پچھانے نہ کوی
پھر اکر اپس کے سو اس بھیس کوں — یو سٹ دیس چل جائیں پردیس کوں
جو منگتا ہے شہ یوں کہ مقصود پائیں — تو باٹ اب ہمیں سٹ کو اڑ باٹ جائیں
کنا تھا سو کہیا تجے میں بچار — اتال ای شہنشہ ترا اختیار
انگے بائیں ہے ہور پیچھیں کوا — اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا

---

(۱) سبب (۲) سنگھائیں تو (۳) کر

دونوں کے یکدل ہو کر را جوٹ ‏ رکیے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ
اگر نا پچنا تج ہے تو گھنگھٹ ہے کیا ‏ نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر

چھپا راز پرگٹ ہوا شاہ کا ‏ کہ عاشق اہے شاہ اُس ماہ کا
چھپی بات نیں یو جتا شہ چھپاے ‏ کہ عشق ہور مستی چھپایا نہ جاے
کیا یات ظاہر دو اُس بات میں ‏ رکتا کوی رکھے آگ کوں ہات میں
جو یک گھر منے عود کوں کوی جاے ‏ تو سو گھر لگ(۱) اس عود کا باس جاے
کہ پھول کیوڑے کا جو باس ہے چھنال ‏ نہ رکھے سکسی ہرگز اسے کوی سنبھال
پرت کوں چھپاتے کہیں ٹھار نیں ‏ پرت باولی ہے چھپن ہار نیں
جداں تے جو پیدا ہوا ہے یو جگ ‏ پرت کوی چھپا نیں سکیا آج لگ
پڑی خلق مکھ بات یو پھانک کر ‏ رکھیا جاے اسمان کیوں ڈھانک کر
جو اہرا جل سییں جھر سر نوشت ‏ جو جل گزرے جس سر تے ہو سر گزشت
محبت او لیپچ توں کر نکو ‏ کریگا تو رسوائی تے ڈر نکو
محبت کتے ہے سو رسوائی ہے ‏ یو رسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے
وہی یار بھاتا اہے یار کوں ‏ مشقت سوں ڈھوے بار کی بھار کوں
محبت لگیا ہے جسے پیو کا ‏ نہیں کوچ پروا اُسے جیو کا
اول جیو تے ہات دھوتے اہیں ‏ پچھیں عاشقاں عاشق ہوتے اہیں
سو ہاتی ہے رُسوائی یاری سنے ‏ کہ عاشق کوں عزت ہے خواری سنے
یہاں پادشاہی غلامی اہے ‏ یو بدنامی نیں نیکنامی اہے
محبت میں ہونا جہاں جگ اسیر ‏ برابر ہے واں پادشا ہور فقیر

(۱) سینے

ندیم اپنے کوں شہ بُلا بھیج کر
یو قصّا کہیا اس کنے سر بسر

کہیا میں کہیا جیوں سنجے تیو یچ توں
کہہ یو بات بھو دھات اس شاہ سوں

رضا منگ بھیجیا شہ شہنشاہ کن
کہ جاتا ہوں اب میں بنگالے کے دھن

کہیا جب ندیم اُسکوں جا کر یو بات
اندیشا لگیا کرنے شہ مکھ دھرے ہات

کہیا کوی کہو میرے فرزند کوں
کہ سُن کان دھر باپ کی پند کوں

توں سورج ہے نکو دور ہو آسمان تے
توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے

توں پھل ہور ہے مٹھا نو یچ پھول بن
توں سرو ہور جا گا ہے تیرا چمن

توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے
توں جم جیو تجھ تھے میرا جمع ہے

نکو کر پریشاں دل جمع کوں
نکو توں انجھا جھمکتی شمع کوں

جسے یار کہتے سو کیئں یار نیں
اگر ہے تو بھی کوی وفادار نیں

وفادار سو یار کرتار ہے
توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

اپے اُس سوں ہور وو اپس سوں اچھے
توں وو عین ہور عین دونوں اچھے

نکل ایسے کاماں تے آنا بھلا
محبت خدا سوں لگانا بھلا

توں جس سات جیو لانے کوں جائے گا
تجھے سٹ وو دُسریاں سوں جیو لائے گا

کہ کامل مثل کہہ گئے یوں اگے
منگوں دیدیں دید سو دھنک کوں منگے

نہ یاری کے لایق ہر یک یار ہے
ہزاراں میں یک کوی وفادار ہے

ہر ایکسکوں جیو یو کہ لایا نہ جاے
زمانا بُرا کس پتیا یا نہ جاے

کہ جسکوں پتیا کر توں جیو لائے گا
اُسی تے توں آخر دغا کھائے گا

اپس گھر میں اچ نا نکلنا بھلا
بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا

نہیں خواب یو خیال توں یک سٹ
نکو کر توں اس کام کے تائیں ہٹ

میرا جیو ہور دل ہے تجھ پر فدا
نکو ہو توں بُڈ پن میں مجھ تے جدا

نکو نہاس جا توں میرے پاس تے　　نکر مُنج نراس اِس امید آس تے

کِیا باپ شہ تجُسوں کہہ کیا بُرا　　کہ توں آج ہوتا ہے اُس تے جُدا

ندیم اُس جنس[1] کی خبر لیاے کر　　کھیا شاہ کوں بوجھ سمجاے کر

خبر اس تے اِس دھات جو شاہ پاے　　ندیم کوں جھڑک سٹ کہ غصے میں آے

کہ نیہہ کا خبر نیں بودھرتے اہیں　　جھوٹی بات پچُپچ کرتے اہیں

توں یاری ہر ایکس سوں نا جوڑ یوں　　توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں

یو دل نھیں بلا غیب کی کچھ اچھے　　دیوانا عشق باز ہور ہچ اچھے

کئے عشق اول تے یوں عشق باز　　کہ مندھر حقیقت ہے سیڑی مجاز

رسڑی اُس اُپر پانوں رکھ بعد ازاں　　توں مندھر میں جا جیو منگتا جہاں

کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے　　یو دُکھ سوسنا اُس اُپر فرض ہے

جفا نیں منجے عشق کے بندتے　　نفا نیں ہے کچ جگ کیرے پند تے

سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا　　سو لیلیٰ کی خاطر وو کیا کیا کیا

سُنے نیں کے فرہاد سے یار تے　　دیا جیو شیریں کے کار تے

محبت کے مارگ نہیں جانتے　　جھوٹے چُپکے کی مُنج کوں رنجانتے

مُنجے اُس چنچل دھن کے تیں جیون دیو　　جو ہونا سو میرے اُپر ہون دیو

لگیا نیں ہے یو جیو اس دھات سوں　　جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں

خدا عاشقاں کے لکھیا بھاگ میں　　کہ جلنا اچھے عشق کی آگ میں

میں راضی ہوں اپنے اِسی بھاگ تے　　سمدّر کوں نیں خوف کچ آگ تے

مُنجے اُس تے شادی اچھے غم نہیں　　کہ دُکھ عشق کا سُک تے کچ کم نہیں

خوشی ہے وسے عشق کا درد کاں　　جسے درد یو ہے سو وو مرد کاں

یو ایسا درد نیں جو ہووے ہر کسے　　بڑے بخت اُس کے خدا دے جسے

(۱) وطا

منا کرنے پھیرت پڑیا جگ گلے — تجکوی سمجے نا اُس سنی کیا چلے
نہ کچھ مجکوں حاجت ہے پند ستی یوں — سمجتے تو نا بولتے بات یوں
جو عاشق پرت پھند میں بند ہے — اُسے داغ پر داغ یو پند ہے
کہ عاشق سچا ہور جاں باز ہوں — پنداں تے یو لوگاں کی ہیں واز ہوں
یو ارناکے دیکھیا ہوں میں بار بار — کہ عاشق کوں نہیں ہوتی پند ساز گار

رُباعی

میں نار ہسوں اُس شہر تلک جاے بن — چنچل سکی کا چک درس پاے بن
اس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار — اُس نار کو اِس ٹھار لے کر آے بن

رضا باپ جانے کوں جو نیٹ دیا — منا کر منا کر منا جو کیا
سو شہ ماں کے نزدیک جا بیٹس کر — نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر
جسے عشق اُچھالے وو کیوں چپ رہے — سو اُس ماو کی پاس شہ یوں کہے
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دیدار کا — مُنجے سوں ہے اُس چھند بھری نار کا
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دو نین کی — مُنجے سوں ہے اُس کے بسٹھے بین کی
مُنجے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کا — مُنجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

پر پر پڑے نہ بوجے جس پر پڑے سو بوجے
کیا پر کروں کہو ہوں کو بر مُنجے نہ سوجے

کہ میں شہر بنگالے کوں جاوں گا — خدا لیاے تو بیگ پھر آوں گا
جنی ماں اپن مہر سوں آے کر — کہی شاہ توں یوں سواں کھاے کر

سُنی ناجو یو بات شہ ہیوتے
ڈری شاہ کے ناز نیں جیو تے

مبادا اپس پر کرے گھات کچ
کہ سُنتا نہیں کس کی یو بات کچ

اُسے عشق اُس نار کا زور ہے
دیوانا ہُوا فکر اسے ہور ہے

جو ماں کی بی نیں بات شہ ٹک سُنیا
ہزاراں نقش ناصحاں پر چُنیا

ہُوا شہ کوں معلوم خوبچ اتال
کہ شہزادے کوں کوی نہ رکھ سی سنبھال

رباعی گفتن ابراہیم شاہ

عاشق ہے جکوی پندا سے بھاسی نا
مر ہے ملک اس باٹ ہیں تے جاسی نا

کیا کام منا عشق تے کرتے ہیں اُسے
ہرگز کسی کے کُ(۱) منے وہ آسی نا

کہے شہ کوں توشا دینا باٹ کوں
کہ جاتا ہے شہ عشق کے ہاٹ کوں

گئے دور شہ دل ہیں تے کوپ سب
لگے مستعد کرنے اب موپ سب

سو دلدار غمخوار یاراں ملے
شہنشاہ کے دوستداراں ملے

جو توشا پکا کر دئے شہ اپے
چُرا کھانے کوں لوگ اُسے لی جپے

جُھٹالے سو توشے کوں چور آئے کر
کہ اُس ٹھار شہ بیگ پھر آئے کر

تماشاں کے بندلے دئے بے شمار
ہتیاں کی انباریاں اُپر کر انبار

غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال
دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال

گلے شاہزادے کوں شہ لائے
جُکچ شاہزادا منگیا سو دئے

کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے
خدا جانے بھی پھر کو آنا اہے

خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سو اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر

اٹھیا نا دکھانتیاں کیرا سر بسر
فرشتے(۲) جو تھے سب اُٹھے جاگ کر

---

(۱) پندمیں (۲) سُتے

رین کا سو تیسرا دو پارا اٹھا | کہ نکلیا صبح کا ستارا اٹھا
حشم کی سو چوندھیر تے فوجاں اٹھیاں | دکھن کے سو دریاں نے موجاں اٹھیاں
علم یوں دسیں شاہ کے ساز سوں | کہ خوباں لئے دور اچھا[1] ناز سوں

رخصت شدن شہزادہ

کھڑے سعد شہ دیک ٹھہر ستی | چلیا بھار سب باندکر گھر ستی
لگے کرنے ماباپ شہ کوں دعا | خدا دیوے شہ بج تیرا مدعا
پنم چاند جیوں دو نو گھٹنے لگے | ستارے انکھیاں ہیں تے ٹٹنے لگے
کہے شاہ ماباپ کوں پھر یو بات | کہ ہیں دل کے ہت ہیں نہ دل میرے ہات
نکلنا کسے گھر تے بھاتا اسے | منجے دل یو ستی لجاتا اسے
رکنا ہیں رکھوں دل کوں رہتا نہیں | یو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہے یو عجب | کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مشکل اہے | کہ اِتنا کیا سب سو یو دل اہے
ہوا رام میں دل میرا رام نیں | یو دل کیا کرے گا منجے فام نیں
کسے بل ہے جو حرص کوں ڈال کر | رکھے اپنے اِس دل کوں سنبھال کر
اُسے آج سنبھال رکسی نہ کوی | یو سر زور ہے لڑنے سکسی نہ کوی
شہاں عجز[2] ہیں دل کیرے زور تے | تو کیا ہوئے گا اب کسی ہور تے
پنکھی ہور پری ہور دیو ہور جن | یو سب دل کی خدمت کریں رات دن
سو ماباپ کوں شہ دلاسا دیکر | چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر
نوا نپڑا وتے آئے منزل تلگ | پھرے شہ کے ماں باپ پڑ شہ کے پگ
چلے شاہ منزل کوں یوں داٹ داٹ | کہ یک دیس ہیں جائیں تھپنے کی باٹ

---

(۱) اُچھا (۲) عاجز

ہر یک ڈگ میں شہ دھن کوں جو نا اتھا ۔۔۔ تلیں تل پرت زیاست ہوتا اتھا

محبت کے کاماں میں سارا ہو کر ۔۔۔ لگیا پھرنے صحرا میں یارا ہو کر

عبیر اُس سو دھن پنتھ کا دھول تھا ۔۔۔ انی دار کانٹا اُسے پھول تھا

جسے عشق کی آگ جالی اہے ۔۔۔ لحاف اس کگن بھیں نہالی اہے

(ن) سٹیا راحت اپنا نپٹ دیہ کا ۔۔۔ کہ جوں حق ہی تیوں پنت چلیا نیہ کا

غزل گفتن محمد قلی قطب شاہ

مد عشق میں پیا سو چڑیا ہے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر منجے

دھن مکھ اگن میں پڑنے سمندر ہوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں میں کہ جو بھاوے شکر منجے

پھسلا کے خوبی سوں نج لجاتا بلا[1] سے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر منجے

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندھر منجے

باول ہو باونا[2] د پھروں دشت میں اتال
نا بھاوے سنگ چکہ کسی کا نہ گھر منجے

(ن) ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجے

اپ بھاونا ہوا ہوں سبھیں بھاونیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے وو کھینچ لے اپنے ادھر منجے

(۱) بھلاسے ۔۔۔ (۲) بنے

کشتن محمد قلی اژدھارا

لگا آس اُمید سُبحان سوں — جو شہ باٹ چلتے اُتھے دھیان سوں

بچا ایک اِس باٹ میں دور تے — نورانی سو نیناں کیرے نور تے

دیکھی گرد اندکار ہے بے شمار — کہے یو اجالاں رتنے کا ہے بھار

اسی سات شہ دل میں کچ لیا ہے کر — سو نزدیک اس پہاڑ کے آے کر

کہے شہ عطارد کوں کہ کیا ہے یو — کہ اندکار دستا ہے اِس دھات سو

عطارد دیا شہ کے تئیں یوں جواب — کہ اے شہ جہانگیر عالی جناب

بُلند گڑ یو بی مثل گگن سار ہے — دیواں ہور سانپاں کا یو ٹھار ہے

بنی آدم اس ٹھار نیں ٹھارتا — پنکھی پنک اس ٹھار نیں مارتا

انبر تے بی اُنچا ہے اُنچائی میں — دھرت تے بی چوڑا ہے چوڑائی میں

جو یک سنگ تے اِس پہڑ پر نے کو ہے — تو بھیں ہور اسماں مِل ایک ہوے

بکٹ پہاڑ اس پہاڑ کا نانو ہے — یو اسمان اس پہاڑ کا چھانو ہے

کہ ٹک فہم اس پر جو چڑتا ہے — تو ماندا ہو اس ٹھار پڑتا ہے

اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑے کمر — نظر بھینس کھا کھا پڑے اُس اُپر

نہ اُس پہڑ(1) پر سنگریزے اہیں — لھوے خنجراں ہور نیزے اہیں

جو اس پہاڑ پر جانے اچھنا محال — تو نکڑے ہو پڑتا فلک جیوں اُبھال

جو ہلتی نہیں ہے زمیں ٹھار تے — سو اس پہاڑ سنگین کے بھار تے

جو شہ دیکتے تھے نین لاے کر — بچا یک یک بیں سوں آے کر

بُلند ایک ہنڈا بڑا واں نظر — دو مشعل جھلکتے اُتھے اُس اُپر

دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید — کدھیں ہوے پرگٹ کدھیں ہو نہ پید

(1) پہاڑ

جو بنڈا وو تھا سو بکا یک وہاں — لگیا دِسنے چنگیاں سوں ملکر دھواں
کہے اس عطارو کوں شاہِ جہاں — کینے آگ روشن کیا ہے یہاں
جواب اُسس دیا یوں عطارو پھرا — بڑا ایک رہتا ہے یاں اژدہا
پنڈا نیں یو اُسس اژدہا کا ہے تن — دو مشعل ہیں اُس اژدہا کے نین
کہ جبڑا سو جیوں غار محکم اچھے — دھواں نیں یو اُس سانپ کا دم اچھے
اٹھی آگ شعلے شفق دِکھ سکتی — سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی
نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا — کہ بادل برستا ہے مینوں آگ کا
چل اے شہ پھریں اب ہم اس گھاٹ تے — سلامت گیا نیں کوئی اس باٹ تے
جو دیکھے نہیں باٹ انگے جانے کوں — لگے کرنے تدبیر پھر آنے کوں
کہے شہ کہ مردانے مرداں کہیں — انگے کا پچھیں پانو رکھتے نہیں
مرد وو جو مرداں سنے ناؤں کر — چلے عشق کی باٹ سر پانو کر
منجے کام نیں کس کی تدبیر سوں — کہ راضی ہوں ہیں اُس کی تقدیر سوں
توکل خدا پر جو کرتا اچھے — وو ہرگز نہیں کس تے ڈرتا اچھے
مردنے پکڑنا بڑا کام دست — کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست
کہی بات یو شہ عطارو کنے — بکا یک آکر سو ویسے منے
جو اُٹ اژدہا شہ کے سنمک چلیا — کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا
بیتا کچ دو دھرنا انگھا ناگ بل — کہ اسمان کوں مارتا پھن اُچل
جو نزدیک آیا وو ٹک ڈاٹ کر — گئے لوگ سنگات کے نھاٹ کر
علی ولی تھے مددگار واں — خدا بن نہ کوئی شہ کوں تھا یار واں
جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر — کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر
سو شہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ — دو ٹکڑے ہوا سیس تے پانو لگ

جو جلاب چاک وو ستیا تھرتے ‏ زمیں سب ہری ہور رہی زہرتے

نظر زہرتے اس کی نا ہوئے کیوں ‏ کہ تھوں شاہ کے زہر ہرا ہو جیوں

ہر ایک زہر پھرا سو پرچیت کا ‏ کہ کرنا اسے کام امریت کا

فرنگ لال سب لھو ہیں ہوی سربسر ‏ کہ بجلی پڑی جا شفق کے بھتر

کہے سب کہ رستم ہے شہ راست توں ‏ شجاعت ہیں اس تے بی ہے زیاست توں

مدد جم تجے شاہ یاسین ہے ‏ کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے

حشم سب پڑیا پا نو اس بات کوں ‏ لگیا گڑ دینے شاہ کے ہات کوں

ہنسے شاہ اسوقت خوشحال ہو ‏ چلے لوگ سب شہ کے دنبال ہو

نین بھکاری درس کے اور نت اُٹھ مانگے بھیک

پھٹوے رہین نلحری سوا جنون نہ لاگے سیک

جو یک ٹھار اترے تھے اس ٹھار تے ‏ پڑیا شاہ کے دشت کو چار تے

سورج تاب سب شاہ سوں جگ مگیا ‏ سو یک پنجرسی کوٹ دسنے لگیا

کہ وو کوٹ شہ دیک حیراں ہوئے ‏ بلاکر عطارد کوں نزدیک کہے

کہ یو کوٹ دستا سو کس کا اہے ‏ تجے فام ہے کہہ توں جس کا اہے

کھیا شہ کوں راکس ہے اس ٹھار پر ‏ نہیں واں کہیں آدمی کا گذر

خندق سات ہیں سات سمدر سماں ‏ ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں

کنگورے بلند جو دسے دیس کوں ‏ کنگوی کرتے تھے سورکے کیس کوں

سو نین اس کے دو چاہ غدار ہیں ‏ کہ سر تین ہور ہات سو چار ہیں

دو راکس بی ایسا ہے کالا بلا ‏ جو شیطان دیکھے تو اس ٹھاس جلے

خندق بے بدل وہ عجیب غار ہے ‏ کہ جہیں کے بھون کا مکر ٹھار ہے

دو وراکس کے بالاں ہیں سانپاں ہیں پوں ‏ ‏ پچھوندے پڑے اچھے بیلاں ہیں جیوں

صبح اُٹھ نہاری کرے نو ہتی ‏ ‏ کہ ملعون ہے وو بڑا نکبتی

بُرا ہے وو دجّال تے سو ہے ‏ ‏ خُدا مُوں نہ دکھلائے اُس کا کسے

نہ کوئی سکسی اُس سات دند سارنے ‏ ‏ اجل کا نہیں کام اُسے مارنے

بھوت مشکل ہے سب یو چہ ٹھار ‏ ‏ کہ وو جھر ہے جیو ندھیر کو چار چار

نہیں باٹ انگے شاہ جانے کدھر ‏ ‏ سو ہمنا کوں یو کوٹ اُنگے بغر

اجھوں یاں تے پھر جائیں تو خوب ہے ‏ ‏ کہ جیفی انگے کھائیں تو خوب[51] ہے

کہ کوئی دیو سوں دند بسا یا نہیں ‏ ‏ ہتیاں سوں کنے گانڈے کھایا نہیں

نہ کوئی سکسی اب اس سوں دند سارنے ‏ ‏ کہ اُسکوں اجل نیں سکی مارنے

کہے شہ ڈرالوُ اہے توں عجب ‏ ‏ ڈراتا ہے انتیاں کوں سو تو نچ سب

تیرے ڈرنے تے سب یو ڈرتے اہیں ‏ ‏ فکر نھاسنے کی یو کرتے اہیں

سنگاتی کے لوگاں تیری بات تے ‏ ‏ نکل جائیں گے ایکدن ہات تے

نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہوڑنا ‏ ‏ اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا

جو لوگاں کو تقوا ہُوی اس بات تے ‏ ‏ جو نا جائیں ڈر کر وہ سنگات تے

بڈا ہے توں یو بات نیں تجکوں فام ‏ ‏ کہ مرداں کی ہمت تے ہوتا ہے کام

زرہ ہیچ ہے تن شہ بُلند بھاگ کا ‏ ‏ کہ شعلا لھوے بیں پڑیا آگ کا

نکر ہے مکر دیو کالے سنے ‏ ‏ کہ یا باگ بیٹھا ہے جالے سنے

دسیں شاہ جھگڑے کے میدان بیں ‏ ‏ کہ شیر زا کھڑا ہے بیابان بیں

عطارد سوں بات کر شہ جواں ‏ ‏ سنگا تیر ترکش ترنگ ہور کماں

کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں ‏ ‏ نہایاں تیراں ہور ترکش آسماں

---

[51] اصل نسخے میں "خوپ" لکھا ہے۔ غالباً "معیوب" ہو گا۔

سو تیز اسے کہکشں کہ خنجر ہلال — سپہر ہات ماوے اچھے جیوں ابھال
سلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا — اُسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا
پتیارے کے لے سات بارہ نفر — چلے شاہ اس پنجر سی کوٹ ادھر
خدا ہور محمدؐ علیؓ کا لے ناؤں — رکھے کوٹ میں شاہ بیشک پاؤں
ہوئے جیو سوں سب شہ سنگات اختیا — لگے پھرنے اس کوٹ میں ٹھار ٹھار
دیکھے ایک واں آدمی زاد تھا — پریشان حیران ناشاد تھا
جو دیکھیا و شہ کوں اُٹھیا آہ مار — کھیا کی تمیں آئے ہیں ایسی ٹھار
لعیں ایک بدبخت راکس ہے یاں — پکڑ تا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں
تمیں پادشہ ہیں جھوٹے یاں نہ آو — کہ یو ٹھار کچھ خوب نیں نیکٹ جاؤ
اگر شہ سنے گا تو میری یو بات — غلام ہو کے میں آوں گا تجھ سنگات
رکھیا ہے یو راکس منجے بند کر — نہیں جانے دیتا ہے یک تل کدھر
یکیلا ہوں میں یاں کدر نھاٹ جاؤں — کہ کیں نھاٹنے نیں سپڑتی ہے ٹھاؤں
اگر توں نہ آتا تو منج کیوں ہوتا — خدا جس کوں منگتا اُسے یوں ہوتا
منج اس وقت تج سا ملیا شہ گنبھیر — کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر
کھیا شاہ اُس آدمی زاد کوں — فقیر ہور مسکین ناشاد کوں
توں آیا ہے کاں تے تیرا ٹھانوں کیا — کہ توں کون ہے ہور تیرا ناؤں کیا
کھیا شہ کوں وو بھوت زاری سنتی — عزیز ہور محبت سوں یاری سنتی
یکا ایک انپڑیا ہوں میں تج لگن — کتا ہوں میرا حال میں شاہ سُن
حلب میں جو شہ شاہ سرطان ہے — جو پردھان اُس کا اسد خان ہے
اسد خاں جو ہے شاہ سرطان کا — سو فرزند ہوں میں اس اسد خان کا

لہ نانیا: "ہیکل" ہے کا۔

نہ منج بھان نا منجکوں بھای اچھے ‏ ‏ اسد خان باپ ہور یک مائی اچھے

بندا ہیں نیرا ہوں منجے توں پچھان ‏ ‏ کہے نانو میرا سو مریخ خان

انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا ‏ ‏ جگلچ جیو منگتا سو کرتا اتھا

بچائیک یک رات من ہر ستدھر ‏ ‏ دیوانا ہوا خواب ہیں دیک کر

سو پردیسی یک کوی میرا یار تھا ‏ ‏ ہر یک علم تے وو خبر دار تھا

کہا خواب ہیں یو اسے کھول کر ‏ ‏ بشارت دیا اُن منجے بول کر

سو تعبیر اس کا اُنے یوں کہیا ‏ ‏ کہ جیوں ہیں جو دیکھیا اتھا توں کہیا

تفحص بھوت دھات اس دن کیا ‏ ‏ سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا

کہ دو شاہزادیاں ہے بنگالے ہیں ‏ ‏ سو استادے ناز ہور چالے ہیں

یکن زہرہ ہے دوسری مشتری ‏ ‏ یکس تے اہے خوب یک سندری

منجے جو بھلای سو زہرا اہے ‏ ‏ کہ اس نار کوں حسن دھریا اہے

بھوت زہرا پر شاہ میرا جیو ہے ‏ ‏ وہی جیو میرا وہی پیو ہے

نپٹ جیو منگتا ہے اس پیو کوں ‏ ‏ کتا ہیں رکھوں لالچی جیو کوں

تجکوی بوالہوس ہور طمع دار ہے ‏ ‏ جہاں جاے گا وو وہاں خوار ہے

جسے کچ طمع نیں ہے وو خوار نیں ‏ ‏ بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں

طمع تے جو حرمت کوں نقصان ہے ‏ ‏ طمع بھوت ادیبن کوں زیان ہے

ولے جن قباحت کوں نا فام ہے ‏ ‏ اُسے ایسی باتاں سوں کیا کام ہے

منجے یاد بن اُس کے کچ کام نیں ‏ ‏ منجے ایکتل اُس بِن آرام نیں

لٹیا جیو میرا ہیبت اس ٹھار کا ‏ ‏ نہ اچتا اگر یاد اس نار کا

جو جیو تا ہوں ہیں دیکٹ کہ دھات دھا ‏ ‏ کہ عشق اس سکی کا ہے آب حیات

جو منشہ میں بنگالے کوں آٹے کیا ‏ ‏ منا کر منجے باپ بی پند دیا

بھوت دھات سمجا کھیا خوب نیں — عشق بازی کرتے نہیں یوں کہیں

جتا باپ کہہ کہہ منجے سر دھنیا — سو اس باپ کی بات میں نیں سنیا

چلیا وو پچ بنگالے کے شہر ادھر — سو ماباپ کی بات کوں ٹھیل کر

سو دھن عشق کے مدسوں ماتا اتھا — پکڑ باٹ میں اپنی جاتا اتھا

یو راکس نے آ بند پکڑیا منجے — کہیں جانے نا دیکے جکڑیا منجے

سنگاتی جو لوگاں اتھے آس کر — یکیلا منجے سٹ کے گئے نھاس کر

سو ایسے خرابے میں یاں آج کوی — نہیں دوسرا بھی خدا باج کوی

توں یاں کیا سبب شاہ آیا اچھے — منجے کون اس ٹھار لیایا اچھے

یو راکس کے آنے کیرا وقت ہے — توں جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے

کہے شہ کہ ای گنونتی گن سنگھار — توں دستا ہے میرا بھوت دوسدار

ترا ہور میرا سو یک حال ہے — دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے

کہ میں خستہ دل ہور توں دل فگار — ہمیں دونو مل اب اچھیں ایک ٹھار

ہمیں دونو عاشق دردمند ہے — ہمیں دونو یک پھند میں بند ہے

ہمیں دونو پنکھی ہیں یک باغ کے — ہمیں دونو شعلے ہیں یک داغ کے

ہمیں دونو یک باٹ کے چلنہار — ہمیں دونو یک کھاٹ پر ہیں سوار

ہمیں لاابالی اہیں باولے — ہمیں جان خیالی ہیں اوتاولے

ہمیں دونو شوقی ہیں یک شوق کے — ہمیں دونو ذوقی ہیں یک ذوق کے

ہمیں دونو بدلاے ہیں بھیس کوں — ہمیں دونو جاتے ہیں پردیس کوں

ہمیں دو پریشان یک جمع کے — ہمیں دو پتنگاں ہیں یک شمع کے

ہر ایک ٹھار دو میں محبت اچھے — کہ عاشق کوں عاشق کی صحبت اچھے

دنیاں میں نہیں کوئی عاشق بغیر — جو دکھ کوی کس کا سنے کان دھر

کہ عاشق دُکھی دُکھ بھاتا ہے اُس
دُکھی ہے وو سچ دُکھ سُہاتا ہے اُس

دُکھی کوی تو اس دور میں آج کس
نہ کہہ دُو کھ اپنا دُکھیا باج کس

دُکھیا تیرے دُکھ کا سنگاتی اہے
تیرے دُکھ کی بات اُسکوں بھاتی اہے

سُکیا کے کنے جا کے دُکھ بولے جو
اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو

جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سونے
تو ڈک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے

دُکھیا دُکھ تے خوش ہور سُکیا سُکھ ستی
نہیں سُک کوں نسبت ہے کچھ دُکھ ستی

سُکیا کس کے دُکھ کوں انپڑتا نہیں
کہ سُکھیاں کوں دُکھیاں سوں پڑتا نہیں

پرت جس کے من میں نچ بیٹھی اہے
وو کیا جانے خوشحالی کیسی اہے

جو کوی شادمانی سوں سپنور ہے
سو اُس غم کی لذت تے وو دور ہے

کھنتی ہوں دُکھ میرا روکر مری بنی سکیاں کوں
باتاں۔ وکد پلیٹی آپو نچتے انکھیاں کوں

اسی عشق کی بات کوں دھات دھات
جو کرتے اتھے شاہ اُس کے سنگات

سو راکس دیکھے دور تے آوتا
وو نا سعد جیوں رعد ارڑ اوتا

جو بھو تیج انگے دھس کر آنے لگیا
شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا

سو شہ آیتہ الکرسی پڑ پھونک کر
کیئے دور اُسے موں اُپر تھونک کر

تو راکس وو نزدیک آنیں سکیا
رھیا دور ٹک ہات لانیں سکیا

ڈرے نیں جو شہ دیو مغرور تے
لگیا سنگ بھر کانے وو دور تے

جو اُٹ شہ کیا جیو اپنا بڑا
کماں اُتری تھی اُس کوں چیلا چڑا

کشش کر جو شہ تیر مارے سو وو
پڑیا جھیں پہ تل سپر اُپر پانوں ہو

اُلٹ یوں دسے زخم کھا سپر میں
کہ جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر میں

ڈھلا را اُٹھیا یوں وہاں سربسر — زمیں اُڑ چلی جا نوں اسمان پر
فرنگ میان تے کاڑی شہ جان یوں — نکلتا ہے کینچلی میں تے سانپ جیوں
سگئے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ — کہ کو ہیں اوپر پڑیا سیس جا
علامت قیامت کی پیدا ہُوی — زمیں چور آٹا ہو پیدا ہُوی
اُڑے سنگ یوں اس ڈھلار سے — کہ تیراں ہو لگتے تھے بارے سے
اُڑیا گرد چوندھر سگئے شہ جو جنگ — چھپیا پاک پرگٹ ہُوا ہے بھونک
لہوا لہو سوں سے لال شہ جان کا — کریا ہت ہیں ہے شاخ مرجان کا
رگت سمد یوں بھر وہاں رہ گیا — کہ دھرتی ڈبی ہور انبر بہہ گیا
طبق تو شفق رنگ رگت سو بھرے — نزیک ہے جو دھرتی اجل جھل مرے
تول شہ عجب بل سے تیغ کھرگ کوں — کہ ادموی کیا مار کر مرگ کوں
عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں — کہ تھیں ہو لگی موج جا عرش کوں
جو آیا مُسلّم وو دم داٹ کر — فرشتے عرش پر تے گئے نھاٹ کر
حیات آ کے دی شاہ کوں خوش خبر — لہو پی دندیاں کا اجل پیاس بھر
عطارد قطب ہور مریخ خاں — ملے آ کے تینو یو نو خیز جاں
سگئے شہ ہلاک اُس یدافعال کوں — کہ مہدی سٹے مار دجّال کوں
علی دست تھے شہ کوں ہر ٹھار فتح — کہ نصرت رفیق ہور ہے یار فتح
سگئے شُکر تب شاہ کرتار کا — پکڑ پنت چلے بھی اُسی نار کا

دو باٹاں ملیاں باٹ میں ایک ٹھار — کہے شہ عطارد کوں واں ٹک بچار
ہمیں یاں تے کس باٹ جانا اتال — کہ دل شاد ہو پائیں دشمن کا وصال
کھیا یو برابر دو باٹاں اہیں — ہر یک باٹ کوں چھار گھاٹاں اہیں

پھر نہار نیں ہے قدر ہور قضا — جدھر جاے گا شہ توں تیرا رضا
ادھر بی پریاں ہور اُدھر بی پریاں — کہ اچھتیاں اہیں یاں کدھر بی پریاں
جنگل کے جنادر نے پا خوش شگن — عطار دستی بات اس دھات سُن
چلیا دل میں رکھ دھن کے تکھ کا سودھیان — سبد سے بازو کی باٹ دو شہ جوان
روانا ہُوا واں تے شہ باند صف — کہ مرداں کوں ہے فتح سبدی طرف
دِسیا ایک جاگا فرح بخش واں — پنکھی کرتے تھے چوںچہ سوں نقش واں
کہ بہتے تھے واں کالوے نیر کے — اتھے جھاڑ انار ہور انجیر کے
کہ سبزا ہریا ہور ہوا تر اتھا — گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھر اتھا
شہنشہ ابی آکے اُترے تھے جاں — سو یاقوت ریزیاں کی بالو تھی واں
سو قطعہ گلستان کا دو نہ تھا — چمن بہشت کا بھیں پر اُتریا اتھا
بنیا خوب تھا وو ہوا دار ٹھار — کہ جنت لیوے واں سے رونق اُدھار
یکایک دِسیا ایک نزدیک باغ — ہُوا اُس کی باساں تے ترسب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کوں سب پھاڑ کر — پھلاں چھانکتے تھے سراں کاڑ کر
بنفشہ مشک بائی تھی بال میں — سرو رقص کرتے تھے آ حال میں
دو بازو دو دھر جھاڑ دورست ہو — پون مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو
سرو واں سو مرغاں کے نالے تھے وال — ثُریاں کلیاں پھول پیالے تھے وال
سورنگ سانوے خوب باتاں بھرے — ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس — پکڑ پیٹ لُٹنے لگے ہنس ہنس
وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر — اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر
رہے بیچ چمن پھول احمری — کہ ہنستی ہے خوشحال ہو دھرتری
بھنور جھونڈ ہو بن میں گھمتے اتھے — سو پھولاں کرے موکھ چُمتے اتھے

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں
کہ موں دھوے ہیں پھول گلاب سوں

برگ بار آئے ہیں اس دھات سب
کہ چھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

یکستی چمن ایک مقبول ہیں
کہ بھونرے پتنگ ہور دیوے پھول ہیں

سو شہ آنے کی یو خبر سوُن کر
بندیاں سرخکاں چونڑیاں چوُن کر

نکٹ ساز کر مور سب آئے ہیں
سراں پر جڑت کے طرّے لائے ہیں

چمن کی چنگیریاں ہیں بھر پھول اپار
لگیا لیانے شہ تائیں مالی بہار

بِنا پیک ہوا تھا وہاں کِشت کوں
کہ رشک آئے اس باغ کا بہشت کوں

خزاں کوں نہ تھا آنے اس ٹھار ٹھار
بھار ہور بھیترا تھا سب بہار

کہے شہ عطارد کوں یو کیا اہے
عجب ٹھار ہور خوش تماشا اہے

عطارد کہیا شہ پریاں ہے یہاں
پریاں کم نہیں کچ بھریاں ہیں یہاں

بڑی یک پری یاں ہے مہتاب ناؤں
کرے ہے وو اس باغ میں آج ٹھانوں

یو پنکھیاں جو دِستے سو پنکھیاں نہیں
پریاں اس پری کیاں ہیں شہ یو سبھیں

کہے شہ کہ خوش ٹھار پر آئے ہیں
تماشا عجب دیکھنے پائے ہیں

شُلکھن پری ناؤں جو داس تھی
سِتارا ہو مہتاب کے پاس تھی

ہر یک بات میں اُس سوں محرم اچھے
سو جم جیو جیوں دھن وو ہمدم اچھے

اتھا انت مہتاب کا قام اسے
کہ فرمائے مہتاب ہر یک کام اُسے

؟ اچ تھیاں سکیاں سب بڑی وو چہ تھی
سو اس دھن کے گھر کی بڑی وو چہ تھی

جکچھ بات بولے یو مہتاب سات
سو سنتی تھی مہتاب سب اُس کی بات

محبت سو دونو سنے یوں اتھا
کہ باندی بی بی کا فرق کچ نہ تھا

لگے اب خودی عشق تو ہر کہیں
دیوانا اہے ذات دھنڈتا نہیں

نہ مسجد نہ بتخانے کا قام ہے
کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

نہ بوجے بھلی اور بُری ٹھار کوں　　شمع ہُوی تو بس اس جلنہار کوں

اچھے جیو پر جیو جاں یار ہووے　　پتنگ جل مرے شمع جس ٹھار ہووے

اسے چاشنی نہہ کی انپڑی اچھے　　لذت خوب جلنے کی سنپڑی اچھے

محبت میں سب کوی سارا نہیں　　یو کام عقل میں آن ہارا نہیں

شہنشاہ غازی کوں دیکھی وو جیوں　　کہی جاکے مہتاب کے پاس یوں

سو یک آدمی زاد آیا اچھے یاں　　سولی لوگ سنگات لیا یا اچھے یاں

صفت اُس کی تجہ پاس کیتا کروں　　نہ سر سے صفت اُس کی جیتا کروں

اول تے ترے کان بھرتی ہوں میں　　کہ متوالی ہووے گی کہ ڈرتی ہوں میں

کہ میں دیک کر تاب لیا نیں سکی　　یو بات اپنے دل میں چھپا نیں سکی

جو ٹک دیکتی زیاست و بیدار ہیں　　نہ آسکتی پھر واں تے اس ٹھار ہیں

سٹا لیا وہاں شوق مہتاب کوں　　کیا آتش اس دھات اپس آپ کوں

کہی چل وو شہ کاں اچھے دکھلا مجے　　کہ اوّل تے معلوم یو تھا مجے

جو سنگات مہتاب کوں لیائی وو　　سُلکھن سکی شہ کوں دکھلائی وو

سو مہتاب دیکھ شہ کوں بے تاب ہُوی　　محبت سوں گُل جیوں وو گلّاب ہُوی

پڑی مست ہو یوں وو یک ڈک منے　　کہ اُٹھنے کی طاقت نہ تھی اُس منے

لگا جیو وو نار اُس لال سوں　　وہاں تے اُٹھی بارے سر حال سوں

کہی یو فرشتا اچھے یا بشر　　یکایک اسے یاں ہُوا کیوں گذر

کہ اس باٹ کوں آدم آتا نہیں　　جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں

خُدایا سلامت رکھ اس شاہ کوں　　پریاں تے امانت رکھ اس شاہ کوں

کہی سُنہ عجب خوب محبوب اچھے　　اچھے دل جو مُنج پر تو کیا خوب اچھے

اندیشا بھی دل میں اُنے یوں کری　　کہ یو آدمی ہور میں ہوں پری

دیوانی ہو باتاں کروں سودہ کھوے پری ہور آدم سوں کیوں جوڑ ہوئے

رباعی

کوشاہ یو اس باغ منے آوے گا کوشاہ تجھے نیہ سوں گلے لاوے گا
کوشاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے کوشاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

شالکھن سکھی ناز پرورد کوں لطافت کیرے باغ کے وردکوں
کہی پانوں پر ہات رک ماہتاب کہ شہ کوں بلالیا توں جا اب شتاب
تہیں دست منج ہور تہیں پار ہے ترا منج اپر لی یو اپکار ہے
کہ شہ ایسے کوں منج کوں دکھلائی توں نہیں آتی تھی ہیں ستم لیائی توں
مرا پانوں پڑنا توں کہہ ہور سلام یو شہ کاں تے آیا خبر لے تمام
کہ سکتی نہیں ہیں وہاں لگ اپڑ بدل میرے توں شاہ کے پانوں پڑ
چھپائی ہوں ہیں اس سبب آپ کوں مبادا خبر کوی کرے باپ کوں
توں بیگ اب ریجھا کر مٹھی بات سوں بلا لیا یہاں لگ ہر یک دھات سوں
سلکھن سکی بات اس دھات سُن اُچھلتی خوشیاں سوں چلی شاہ کن
اسے دیک کر شاہ حیراں رہے مگر ہور ہے یو پری نیں کہے
سو نزدیک بسلا اُسے پیار سوں لگے بات کرنے اُس نار سوں
تیرا کیوں سکی یاں لگ آنا ہُوا تجھے دیک کر ہیں دیوانا ہُوا
دو ابروپ دلدار حوری خطاب ادب سوں دی شاہ کوں یوں جواب
کہ تجھ تائیں ای شاہ ہیں آئی ہوں خبر ایک مہتاب کی لیائی ہوں
سلکھن جو آتی تھی بہو ساز سوں سو غمزے و چھند بند ہور ناز سوں

کہی کس شہر نے توں آیا ہے شہ — بھی کس شہر کوں جانے منگتا سو کہہ
مبارک ترا شہ یو آنا اچھو — بندا ہو تیرے گھر زمانا اچھو
جو مہتاب کی بھی سو کئی شاہ کوں — سو کچھ دل تے بی جوڑ کی شاہ کوں
بُلاتی ہے وو نار ای شہ تجے — اِسی کام کوں بھیجی ہے یاں مجے
کہی ای سکھڑ شہ توں اب بیگ چل — معطل وہاں کام سب تج بدل
توں بیگانگی یوں نکو دیکھ شہ — کرم کر وہاں لگ کسو آ بیگ شہ
کہ سکتا ہے شہ آ توں کیا ڈرا ہے — ہمارا دو نین گھر تیرا گھرا ہے

رباعی

اِس باغ منے آج جو آئی ہے پری — یکدل ستی جیو تجھسوں لگائی ہے پری
بھو دھات اس سات مجالس کوں سنگار — ای شاہ تجے بیگ بُلائی ہے پری

عطارد کوں کہے کیا ہے تدبیر اب — کہ ہے کام یاں کا تجے فام سب
کہیا شاہ یو تو عجب ٹھار ہے — ولے آج جانا سو ناچار ہے
پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں — تو واں لگ ہمیں شاہ نا جائے کیوں
چل ای شہ دکھیں جا کے اس نار کوں — نکو کھینچ تو ٹے تلک تار کوں
ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں — ہمارا ہے کون اس بیابان میں
یہاں آج لگ کوئی آیا نہیں — کنے دل کسی کا پتیایا نہیں
پھٹر تل جو ہات آئے او کل ستی — تو واں تے اسے کاڑنا کل ستی
ہمیں آدمی ہور پری وو ہے راست — پری تے مروت ہے ادمی میں زیادت
بُلاتی وہ اس چاوسوں پر دنبال — تو واجب ہے ہمنا کوں جانا اتال

کئے جیو خوش ہو ہوئے ایکدل — چلے اُس سُلکمن سکی سات مل

اٹھی دور تے دیک شہ کوں سو دھن — پری حور تے خوب چندر بدن
پراں کا پریاں چھاتوں چھایاں اٹھیاں — لٹاں سب بکھر مکھ پر آیا اٹھیاں
اچھیں نین اس کیس کالے منے — کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے
اُچھلتیاں ہیں بجلیاں اجالاں تلیں — کہ نیناں جھمکتے ہیں بالاں تلیں
دِسے لالک اس نین بچ یوں سنور — کہ سُرخی سنتی کی سفید آب پر
سٹے لال ڈوریاں سوں پُتلی کجل — کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل
سو دھن کے تن اوپر دِسے یوں گُھر — کہ بیٹھے ہیں جُگنے مگر سر و پر
انگے ہو کے آیا نوں پر اچپلی — سو مہ باغ میں شہ کوں لیکر چلی
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر — لیکر گئی اپس پہاڑ پر پیار کر
پون عیش تے پھول جیوں کھیل کر — پلنگ پر وہ بیٹھے دونو میل کر
دو پھل سٹے اُنو ہور چمن تھا پلنگ — کہ رہنا ہے دائم چمن پھول سنگ
پلنگ شاہ کے تئیں جو واں لیائے تھی — سورج چاند جیسے اسے پائے تھی
سو اُس سات مل یوں دو شہ جان تھے — کہ بلقیس سوں جیوں سلیمان تھے
سکی شاہ سوں ایک ہو یوں اچھے — کہ مٹھائی سوں مل شکر جیوں اچھے
پری نو پھرائی تھی ملنے کوں خیال — ولے شہ رکھے واں اپس کوں سنبھال
لگیا جیو یک ٹھار جس زور سوں — اسے کچھ غرض نیں ہے بھی ہور سوں
محبت کہیں یوں ہوئی نیں اسے — محبت ہے جاں واں دوئی نیں اچھے
دِسے یوں تِل اس مُکھ میدان میں — کہ حبشی بچے ہے گلستان میں
جو کرتی اٹھی بات دھن راج سوں — سو جھڑتے تھے بُند خوے کے لاج سوں
کہ ناریاں میں وو نار سرتاج ہے — کہ جس میں شرم ہور کچ لاج ہے
شرم ہور لاج ہوے جس نار کوں — بھلا لیوے یک تل میں سینسار کوں

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا
شرم اُس کوں سنگار ہوُے ناز کا

شرم سوں اچھے نار تو دل بھلاے
شرم نیں سو وو نار کیا کام آے

مری بات سُن پند یو راست ہے
بھلے کوں شرم جیو تے زیاست ہے

بھلا ہاں نیں پارتا بھرم کوں
بھلا جیو دیتا اہے شرم کوں

جے مومن مسلمان دل نرم ہے
نشاں اُس کے ایمان کا شرم ہے

جو پیلے ہر یک ٹھار چھپ ہے اسے
شرم لاج ہور ناز سب ہے اسے

سو دھن مُکھ دِسے شرم کے آب میں
سٹے ہیں مگر پھول گُلاّب میں

لٹاں آرھیاں یوں سو دھن گال پر
کہ سُنبل کی جیوں چھانوں گُلاّل پر

شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا
بڑا حظ اُسے دیکھنا شہ کوں تھا

سورج جا کے بھانا لیا خواب کا
کہ دن تاب دیتا ہے مہتاب کا

ادب سوں سکی بیٹ کر شہ کنے
سو باتاں لگی باٹ کیاں پوچھنے

کہے بات یک ایک شہ اُس کے پاس
پری ہور شہ تھے مگر ایک راس

محبت لگی دونو میں آے سر
رہے دونو یک ٹھار جیو لاے کر

پری ماہتاب ہور قطب شہ سُجان
اپس میں اپی کہہ لیئے بھای بھان

یوکاں کا سگا ہور ووکاں کی سگی
کدھر تے کدھر دوستی آ لگی

وو شہ سات ہور شاہ اس سات یار
ملے آگ پانی دونو ایک ٹھار

خبر جو سُنی شہ تے اس دیو کی
سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی

کری شُکر وو کام یو ہوے کا
کہی ڈر اتھا مُنج بی اُس موے کا

نہ تھی نیند شہ رات کوں دھاک تے
چھُٹی آج اس بھشٹ ناپاک تے

ہُوا گا وو ہی کچ نہیں جانتا
پریاں کوں بی آ آ کے رنجانتا

عجب بد اصل شکل دھرتا اتھا
پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا

چلیا نیں کچ اس دیو او دہوت سوں — رکتا کر لڑیں گیاں پریاں بھوت سوں
پریاں نازک ہور دیو وو سخت تھا — پریاں نیک بختاں وو بدبخت تھا
توں جم جیو ہور کر توں جم راج شہ — توں جیو دان ہمنا دیا آج شہ
ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر — کہ تجھ ہات تل دیو ہوتے ہیں زیر
توں شہ ہوے گا ماہی و ماہ کا — کہ یو فتح پیشلا ہے تج شاہ کا
سدا جیو ہور دل تیرا شاد اچھو — پریاں کی یو یک بات تج یاد اچھو
شرط کر اُنے ہات دی ہات میں — کہ شک نیں ہے ہیں کی سو اس بات میں
شہنشاہ اسوقت بخشش میں آ — پری کوں دئے کوٹ اُس دیو کا
ہُوا دیو جیو دے وہاں تے جُدا — کہ ظالم تے راضی نہیں ہے خدا
پری وندی کے بند تے آزاد ہو — دُعا کی شہنشاہ کوں شاد ہو
کہی اُس سلکھن کوں دھن ماہتاب — صُراحی پیالا لیکر آفتاب
کہ ماندے ہو شہ باٹ تے آئے ہے — سو ٹھنڈ دھوپ ہور باولی کھائے ہے
جسے عشق کا زور اچھے سر بسر — اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر
صُراحی ہور پیالا لیکر نار وو — پلانے لگی شہ کوں اس ٹھار وو
پیالا نہ واں آپ بھاتے پیئے — ضرورت کوں شہ اِمناتے پیئے
پیتا شاہ دل دھن پہ دھرتے اَچھے — کہ ہر پیالے کوں یاد کرتے اَچھے
کہ صد حیف جو پیو اس ٹھار نیں — سو اس ٹھار وو جیو کا یار نیں
عجب کچ فرح بخش یو کیف ہے — ولے یار وو نیں سو صد حیف ہے
سو دھن ہٹ تے پیالا جو شہ لیتے تھے — سو کچ پی نہ پی وو وچہ سٹ دیتے تھے
کہ معشوق جاں نیں وہاں بھائے کیوں — پیالا پیا بِن پیا جائے کیوں
پیالا پینے کوں مزا واں اَسے — کہ معشوق من بھاوتا جاں اَسے

جہاں جیو کا پیو بھاتا اچھے — جُکچ واں رکیے سو خوش آتا اچھے
عجب اُس کی مجلس ہیں کچ بھید تھا — جُکچ جس کوں ہونا سو مستعبد تھا
اتھا سب وسلے واں نہ تھی ناروو — کہ خوش دل کرے شہ کوں اِس ٹھار وو
اتھیا سرتے غل بزم ہیں نوش کا — ہُوا مست اخِل سُد اُڑیا ہوش کا
پھلاں باغ ہیں ہنستے تھے شوق سوں — جناور جُو نغمے تھے سب ذوق سوں
ڈبیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن — کہ خوش بوی فروشی اپی واں پون
جو شہ یاد کرتے تھے دھن گال کوں — تو گُڑ دیتے تھے جاکے گُلّال کوں
سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے — کہ نین اس سرو قد کے اس دھات تھے
جو شہ کوں جو بن یاد آتے اتھے — تو نارنج پر ہات پاتے اتھے
سو دھن قد کوں شہ خیال ہیں لاکر — گلے لگتے تھے سرو کوں جاے کر
گماتے تھے شہ یوں وقت بن منے — سو دھن کا پرت ارک ابس من منے

رباعی

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں — پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں
کانٹیاں کے ضرب دِستے ہیں پھول سب — تجباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

عطارد کھیا شاہ توں جیو جم — سدا شاد اچ توں کہ نیں تج غم
توں وو جام پی جگ ہیں جیوں جم ہُوا — خوشی زیاست غم تھا سو سب کم ہُوا
مری بات سن اے چنچل قطب شہ — منجے دے رضا ہور توں یا پچ رہ
کہ ہیں جاکے واں کام کر آوں گا — سو تج تائیں اُس نار کوں لیاوں گا
کھیا شہ کہ منجکوں بی لے سات چل — منجے یاں تلک کے توں لیایا اول

عطارد کہیا شہ او ناول نہ کر　　توں عاقل اچھے اپسے باول نہ کر
نہ واں جاکے رہنے کوں کیں ٹھار ہے　　نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے
تجے کیوں لیکر جاوں واں ہیں سنگات　　کہ دور ہور دراز ہے اجوں شہ یو بات
توں عاشق اچھے ہور تجے فام نیں　　تجے ایسے کاماں سوں کچ کام نیں
ستم چھوڑ دے کر انند ہور سکھ　　جھوٹے کیا سبب دیکھتا درد دکھ
غضب ہیں نکو آ توں مکھ موڑ کر　　کہ دکھ نیں منگیا کوئی سکھ چھوڑ کر
توں نیں بات سننا کہوں ہیں کتے　　خوشی دیتی زحمت کیے سوا سے
تجے خوب ہے شہ رہنے کوں یو ٹھا　　کہ وو شہ پری ہوی ہے تج سیتی یا
بنگالا نگریاں تے نزدیک ہے　　نکو کر توں اے شاہ اب جھنجھلی
اندیشا اندیشہ ہور ٹک فام دیک　　کہ کیا کام کرنا ہوں توں کام دیک
عطارد کی سن بات شہ چپ رہیا　　کتک وقت کوں پھر اسے یوں کہیا
نپٹ جیو جانی مرا جاں اچھے　　جو عاشق ہوا اس کوں سکھ کاں اچھے
توں سکھ جانتا یو منجے دکھ اچھے　　میرا دکھ سو تیرے انگے سکھ اچھے
لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں　　بہشت دوزخ ہے واں اگر یار نیں
پتنا ہیں جو سو سیا سو اس دھن بدل　　نہ اس شہ پری نیں نہ اس دھن بدل
توں داناکوں جانیا ہے نادان کر　　کہ انجان ہو بولتا جان کر
پری یو پری تے وو ناری بھلی　　اس آسودگی تے وو خواری بھلی
میرا حال جو ہے سو کہتا ہوں ہیں　　توں اتنا کتا ہے تو رہتا ہوں ہیں
بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نیں　　کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نیں
رضا ہیں دیا ہوں تجے جیا اناں　　ولے باٹ ہیں توں اپس کوں سنبھال
کہیا شہ خدا ہے سنبھالنہار　　بھلے ہور برے تے سو ہر ایک ٹھار

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے　　اُس آسان ہووے جو مشکل اچھے
وقت کے بزرگاں دِئے ہے یو سیک　　کہ سو دیس جو رسے ہے پردیس نیک
مُنجے کام کر شاہ نوں کام سوں　　کہ باندیا ہوں سر ہیں ترے کام سوں
پیرت پنت لی کچ کرے گا یہاں　　سہوں گا جو مُنج پر پڑے گا یہاں
شہنشہ کی توفیق اُس سات کر　　جُکچ دل ہیں تھی بات وو بات کر
رکھیا شاہ کے پانوں پر سِر اُنے　　سراپا پتنگ ہو کے پھر پھر اُنے
بھوت نیہ سوں شہ اُس گلے لائیے　　جُکچ مستعیدی منگیا سو دِئیے

محبت صبر منگتا ہے جو توں روتا ولا ہوے گا
ارے ای دل سمجھ یک تل کِتا توں باولا ہوے گا

رباعی

میں آج بنگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل ہیں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کوں بُلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اُس دھن کوں لیکر آتا ہوں

رفتن عطارد سوے بنگالہ

رضا لے عطارد روانا ہُوا　　بنگالے میں بیگچ جانا ہُوا
سو وو دیس ساکن ہو واں ٹھیر کر　　تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

گھرے گھر انند سُکھ سنپور تھا — خلق شاد سب مُلک معمور تھا
دِسیا محل اُنچا سو اس دھات واں — انپڑتا نہ تھا عرش کا ہات واں
سو وو محل تھا اُس سُگھڑ نار کا — تماشا دِسے واں تے سینسار کا
چتر گُن بھرا وو عطارد چنچل — رہیا مشتری شاہ کے محل تل
دُکاں مانڈیا وو ہاں بھوت ساز سوں — لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں
چتارے وہاں کے خبر پاکے کر — ہُوے اُس کے شاگرد سب آکے کر
دِکھانے لگیا صورتاں دھات دھات — جوڑی اُس عطارد کے چوپھیر جمات
اُڑی یو خبر شہر میں پھوٹ کر — تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر
سو اُس دیس وو مشتری شاہ نار — لگی پھرنے آ محل میں ٹھار ٹھار
جو دھن پاک دامن وو بے عیب تھی — بکایک سوا سو وقت پر غیب تھی
دو کھڑکیاں کھُلیاں باو تے پھانک کر — چھجے پر تے دیکھی سو وو جھانک کر
چتارا کہی کاں تے آیا اہے — اسے کون اس ٹھار لیایا اہے
مہروان نزدیک جو دائی تھی — خبر اس عطارد کی وو پائی تھی
کہی وو کہ ای مشتری شہ سُجان — غلام ہوا اچھو منج گھر آسمان
دکھن تے یو آیا اہے اس ٹھار پر — امیدوار ہو کر تیرے پیار پر
جُکوی پادشاہاں کے نزدیک اہے — بھلا اہے جو ہر ایک خوبی کہے
جُکوی جو اصیل ہور ذاتی اہے — بڑائی[۵۱] نہیں اُس تے آتی اہے
بڑا یو ہُنر مند واں کا اہے — خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اہے
کہی مشتری شاہ اس دائی کوں — مہروان اپنی سگی مائی کوں
مگر آشنائی نوں دھرتی اہے — کہ اپنی صفت اُس کی کرتی اہے
جواب اُس سگی کوں سو یو دائی دی — نوں یوں بولتی ہے منجے چُپ کے کی

---

۵۱ اصل میں یہ لفظ "براہی" ہے، غالباً "بڑائی" ہوگا۔

نہ اُس سات دھرتی ہوں کچھ غرض ہیں — جو اُس کا کروں تجھ کنے عرض ہیں

سُنی چار لوگاں تے جیوں بات ہیں — کتی ہوں تیرے پاس اس دھات ہیں

چتارے جو ہیں اس بنگالے منے — سو و و شاد ہو سب رہے اُس کنے

پتیارا جو تیرا نہیں مُنج اُپر — تو آدمی کوں واں بھیج ہور لے خبر

تو میرے اگے کی کھنی ہو کے یوں — جھُٹاتی مری بات لوگاں میں یوں

تجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب — نہ تجمیں مُلا ذا نہ تج میں ادب

اصیل ہے توں یک باپ یک مائی کی — نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی

یو باتاں تجے کون سکھلائے ہیں — وو قصّا جو مسکے کوں دانت آئے ہیں

کہی، دائی ہیں تجسوں ہنستی اتھی — توں نیں جانتی کی خبر تج نہ تھی

نری بات نا سُن سُنوں کس کی بات — اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کجات

گُنہ گرا چھیگا تو مُنج بخش توں — نہ کر چُن جھُٹی یوں میرے بخش لوں

کہ دائی سو جیوں مائی کی ٹھار ہے — تجے کچ کُنا بھوت بزکار ہے

لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بن میں راون اچھے چھند سوں

بِنا اِتنے کوں جاننا خوب نیں — ہنسی میں بُرا ماننا خوب نیں

توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں — صورت غیب تے لکھن ہارے کوں یاں

کہ ڈھونڈتی تھی لی دِن سنی جاں تہاں — کہ پیدا ہوے نقاش کوئی خوب یاں

خُدا اُس کوں لیا لیا ہے اِس ٹھار اب — محل کا اُسے کام فرمائیں سب

دیکھیں بارے نقاش کیسا ہے یو — دِسے گا اتال آپی جیسا ہے وو

دیکھیں کام اُس ہور تج بات آج — کہ مثلا اچھے ایک پنت ہور دو کاج

سو یو بات سُن دائی انجان ہوئی — دو نادان دھن مُکھ پشیمان ہوئی

کہی دائی اپنی کوں یوں کی کہی
وے لاگلے دائی کوں بھی کہی

نکو سستی کر بیگی سوں جا اتال
محل کوں چیتر نے اُسے لیا اتال

کہ اِسں محل کا آج مہتر اچھے
عجب بھاگونت خوب یو گھر اچھے

تجکوی عقل ہور فہم دھرتے اہیں
ہر ایک کام مہتر سوں کرتے اہیں

سو سندھر بجنور چنچل مشتری
جو بھو تیج منگ لیکے منت کری

بڑاں اُسں کوں دائی بُلانے چلی
اُسے بیگ اسں ٹھار لیانے چلی

عطارد کے نزدیک وو نار کی
بُلاتی تجے مشتری شاہ کی

سُنتے بخت جاگے ترے سرتے آج
کہ تج آو کئی مشتری نار آج

× خوشی خرمی ہے تجے سخت آج
کہ یاری دیبے ہیں ترے بخت آج

× عطارد یو سُن بہت خوشحال ہو
چلیا شہ کن اس دھن کے دنیال ہو

دیکھیا دورتے مشتری شاہ کوں
سراپا بھوت دھات اسں ماہ کوں

ملا بینے کوں لی اوِلا لے رکیا
تماشے تماشے کے چالے رکیا

جو وو دائی اس شہ کوں خوشحال پائی
سو شہ کے حضور اُس چتارے کوں لیائی

عطارد کیا مشتری کوں سلام
کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام

ہنسی یو بچن سُن خوشی سوں سودھن
کہ ہنستا ہے جیوں باو تے پھول بن

دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار
کہ اِس محل کوں اِسں وضا نوں سنوار

کہ میں کی ہوں نیوں توں کریگا جو راس
بکھیروں گی سُنا ترے آس پاس

نوازوں گی تجکو بھوت دھات میں
جڑت کا تجے دیونگی ہات میں

عطارد کہیا شہ کوں سر بھوئیں دھر
کہ میں کیا سکوں گا ترا کام کر

کر بگا نمک شاہ تیرا یو کام
کہ میں کیا ہوں یو کام کرنے تمام

ترا قصد گر شاہ سارا اچھے
تو یو کام سب ہون ہارا اچھے

آراستن محل مشتری

×بچد ہو کے جد وو جو دھرنے لگیا ۔۔۔ سو اُس محل کوں نقش کرنے لگیا

جو زر بیچ جیوں چاند سُنّا سو سوہ ۔۔۔ سفیداب تارے ہیں سُرخی سو نور

عطارد چِتارے کوں نیں کچھ غم ۔۔۔ کہ دھرتا اچھے ہات جوزا قلم

جو خوشش ہوس لیاے ٹک ڈل منے ۔۔۔ تو لک محل چترے وہ یک تل منے

رنپٹ دھیان یک ڈل سوں دھرنے لگیا ۔۔۔ بچتر چتر وو چترنے لگیا

کہیں بن بیابان کہیں سمد بھار ۔۔۔ کہیں مرغ ماہی کہیں پھول جھاڑ

کہیں شیر شرزا کہیں گج تُرنگ ۔۔۔ کہیں باز بحری کہیں یک کلنگ

کہیں بت بتخانے ہور بُت پرست ۔۔۔ کہیں نار ہور پرُستش یک ٹھار مست

کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں ۔۔۔ کہیں چشمے امرت کے بہتے اہیں

کہیں ہیں مُلانے کہیں ہیں خمار ۔۔۔ کہیں ہیں دیوانے کہیں ہیں ہشیار

کہیں تخت پر کوی سُنتی مست ہو ۔۔۔ کہیں بیٹھے دو یار ہمدست ہو

کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں ۔۔۔ کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں

کہیں خسرو ہور شیریں یک ٹھار ہے ۔۔۔ کہیں لیلی ہور مجنوں دو یار ہے

کہیں گانی گاون خوش آواز سوں ۔۔۔ کہیں پاتراں ناچنیاں ساز سوں

کہیں دھترے مرغ سیمرغ سر ۔۔۔ کہیں چاند سور بیچ تارے انبر

چِتاریا چتر وو اپس ہات سوں ۔۔۔ سنواریا محل کوں بھوت دھات سوں

کیا چوک بیچ چوک اس چوک پر ۔۔۔ نزاکت سوں سنگار تازوک کر

سہے چوک اس نقش میدان میں ۔۔۔ کھلا چاند کا جیوں ہے اسمان میں

لکھیا شہ کی صورت وہاں آن جو آ ۔۔۔ ہلی کاند زر جیو سب جیو پا

اگر اسکوں باتاں ہیں کوی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا

اہیں سنگ جو اس کا ندرنگ لے تنگ ہیں
کہ تاثر مسیحا ہے ہر سنگ ہیں

پو تاثیر ہے شہ کی تاثیر تھے
کہ جیوں جھاڑ پڑتا اہے نیر تھے

لکھیا نقش سینسار کی نار کا
کیا شہ کوں مدنا پک اس ٹھار کا

جتے جھلکے یوں شہ کے مکھ بھان تے
کہ روشن زمیں جیوں ہے اسمان تے

دیکھایا محل کوں جو مستید کر
کہ ہر ایک انگلی کوں تھا سو ہنر

سراسر محل جیوں کیا بوستاں
کہ خوشحال ہویں دیک سب دوستاں

محل خوب اعلیٰ یو جیوں سرگ ہوا
دندی دشمناں کا سو جھل مرگ ہوا

اسی دائی کوں واں بلا بھیج کر
کھیا منتری شاہ کوں کر خبر

تمیں کام جو کئے تھے سو سب ہوا
اسے دیکھنے کا سو وقت اب ہوا

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ بیش لی مشقت کیا اس دنبال

دھرو منج اپر ٹک شفقت تمیں
کرو چنز میری مشقت تمیں

ہر ایک کام ہوتا جو اولاس تے
سو شاہاں کی امید ہور آس تے

اگر شہ کی اچھتی نہ امید اس
نہ ہوتا منجے یوں اس ہور الاس

بڑا شاہ وو ہے جو کچھ دان دے
نوازے ہنرمند کوں مان دے

ہنر زیاست ہوتا اہے دان تے
نہ اس کی فہم عقل ہور گیان تے

نکو کر توں تقصیر کچھ دان کوں
کہ ہوتا ہے بل دان تے گیان کوں

سند یوں ہنرپروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

ہنر ہے ہنرمند کوں کیا غم اہے
جو بخشیں ہنروند کوں سو کم اہے

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنروند خریدار پر

ہر ایک خوب جان ہور خریدار نیں
نہ بچارے ہنروند کوں واں بھار نیں

یو موقوف ہے سب خبردار پر
سرافراز کرنا سہج کار پر

ہنر خوب ہر بار ہوتا نہیں
رتن پاک ہر ٹھار ہوتا نہیں

اگر مانی اچھتا تو اس وقت پر
تو معلوم ہوتی مری کچھ قدر

چھچھ نازکی ہے مرے کام میں
سو مشہور ہے روم ہور شام میں

نہ کچھ آمنا کس پہ دھرتا ہوں میں
غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں

توں درمیانے آئی تو یو کام کر
مرے کام کا کچھ سرانجام کر

ادھرسٹ نہ دے کام توں کر تمام
کہ تیری بزرگی ہے میرا سو کام

جو سمجھے سو وو بول کس نا دھرے
بخت خوب نیں تو ہنر کیا کرے

ہنر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار
تو دولت غلام ہور خدا ہوے یار

ولے دو تو یک ٹھار آنا کدھاں
ہنروند مقصود پانا کدھاں

کہ پنکھی کے تیں زور پر کا اہے
ہنروند کوں تقوا ہنر کا اہے

بخت نیں ہنروند کوں تو غم نہیں
ہنر خوب کچھ بخت تے کم نہیں

ہنر خوب اُس پر جو بخت ہے بلند
یو دو نوبی ہو ویں سنا ہور سگند

توں خوشحال آچ ہور نکر کچھ غم
بخت خوب لی ہے ہنر خوب کم

وہی شاہ عالم میں عارف کوا ہے
ہنروند کا لاڑ سچے کوئی چلاے

کہ نازک ہے یوں دل ہنروند کا
جو نیں تاب معشوق کی جھند کا

ہنر خوب ہنروند جو دھرتے اہیں
سو شاہاں اُپر ناز کرتے اہیں

ہنر خوب جیوں خوب محبوب ہے
ہنروند محبوب تے خوب ہے

سراؤں اسے شاہ ورساز سوں
جو سؤسے ہنروند کے ناز سوں

ہر ایکسکوں دل فہم سوں جفت نیں
کہ عارف کھوانا یو کچھ مفت نیں

عطارد وہاں بیٹ بھوبان سوں
کھیا بات اس دائی ٹھروان سوں

ہُنر ہیں جو اُس دھن کوں کچھ فام ہُوے
تو جس خاطر آیا سو وو کام ہُوے

× عطارد یو بات اُس تے بولیا کھچا
کہ دیکھے دل اُس نار کا ٹک بچھا

دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد

کہی دائی جا مشتری شاہ کوں
سورج جس تے روشن ہے اس ماہ کوں

کہ شہ مستعد سب ہُوا ہے محل
توں اس محل کوں دیکھنے آج چل

× ترے حکم کوں شاہ جس لی اچھے
تجے اس محل کا ہوس لی اچھے

توں دھرتی تھی لی دیس سوں پوچ آس
کہ کو ہُوے گا یو مرا محل راس

خُدا آس تیری تجے اب دیا
کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا

محل دیکھ ہور مان شہ ساچ کر
مری بات توں ہور اُس کا ہُنر

کہ شاہاں کنے جھوٹ کہیا نہ جاے
جُکوی جھوٹ کے سو پتیار گنواے

بُلند مرتبا جھوٹ تے ہُوے پست
دنیا میں نہیں سچ تے کچھ خوب بست

اگر جھوٹ سچ کوی بُجھنہار ہُوے
ہُنر عیب جو ہے سو اظہار ہُوے

عیاں مشکل ہے دیکھنا غیب کوں
ہُنر ہے سمجنا ہُنر عیب کوں

بچن دائی کے سُن سو دھن کر بنج
درست ہے کہ گر اپنے دل میں سمج

چلی نار اُس ٹھار اُس کے سنگات
تماشا محل میں دیکھی دھات دھات

محل دیکھ دائی کوں گل لاے کر
انند شوق ہور ذوق خط پاے کر

جو بولی اتھی بات وو دھن سُجان
عُطارد کوں اُس تے بی دی زیبا دان

شہاں کا دل اس دھات اچھنا بھلا
دست اس وضا بات اچھنا بھلا

خُدا جب جسے کچھ دلاتا اچھے
توں شاہاں کے بی دل میں لیاتا اچھے

خُدا جب دلاوے تو کوی کچھ پاے
شہاں کاں تے دیں جو خدا نا دِلاے

خدا پاس تے توں امید آس منگ   اگر توں منگے تو خدا پاس منگ
جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں   غلط ہے انو یاں بسرتے اہیں
عطارد کا حاصل مقصود کر   مُنا دان دی دل کوں خوشنود کر
جو یک ٹھار ٹک ٹھہر چنچل کھڑی   نظر شاہ کی صورت اوپر پڑی
صورت شہ کی دیکھت بھُلی نار وو   پڑی بے سُد ہو کر اُسی ٹھار وو
کتک وقت لگ دھن وو بے ہوش تھی   سو شہ کی محبت کرے جوش تھی
کہ آہاں پر آہاں جو ماری اُنے   سٹی مست ہو ہوشیاری اُنے
سو وو دائی پکڑی دکھوں چھورنے   لگی ہات اپس ہیں اپے جوڑنے
کہ وا اس کھنی کوں یہاں کیا ہوا   مِری چندنی کوں یہاں کیا ہوا
کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں   اتال اس کوں اس ٹھار ہیں کیوں دھروں
مبادا پری کا اچھے اس نظر   کہ یو ہوئی یکایک یوں بے خبر
مُنجے آج دستا نہیں کچ کہیں   منتر کاری بھی کوئی حاضر نہیں
نوا محل ہے کیا ہوا یاں اسے   لیکر جاؤں یاں تے اتا کاں اسے
اُٹھاتی تو اُٹھتی نہیں نار یو   نہ جانے کہ کیا دیکھی اس ٹھار یو
سو ویسے ہیں وو نار ہشیار ہوئی   جو تھی بے خبر سو خبردار ہوئی
صورت شہ کی تل تل سجھانے لگی   کھڑے قد پہ بلہار جانے لگی
دیک اس نقش کوں نار حیران تھی   سو شد بد گنوا سب پریشان تھی
نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے   ہوئی تلخ سب زندگانی اُسے
پکڑ رہی تھی واں نار اس ٹھار کوں   کہ بھاتی وہی ٹھار اس نار کوں
وہی نقش تن تھا وہی نقش من   وہی نقش پانی وہی نقش ان
قطب جیوں قطب ٹھار پر ٹھہر ہے   وہاں منتری پھرتی چوپھیر ہے

محبت جو پکڑ یا ہے یوں داٹ کر | بچاری کہاں جاے دو نھاٹ کر
اگر کس کوں بل بل جو رستم اچھے | محبت کی تل تل سو بل کم اچھے

پیارے ہیں ہوں رانی بکیلی کیوں جیوں ماہی | ہوئی ایک ہاری ہوتی بوجھے کی جھار کھائی

غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی

لگی پوچھنے دائی اس نار کوں | کہ ای مائی کیا دیکھی اس ٹھار توں
ترا دل نہیں کی انند سکھ پر | کہ قربان گئی دائی تج مکھ پر
محل دیکھنے آئی تھی شوق سوں | سو اب بیٹھی کی یوں توں بے ذوق سوں
چھپاتی توں اس بات کوں کی ای نار | تجے کون ہے منج تے بھی دوستدار
تو بیگانی منج جانی اس دھات کی | نہیں بولتی کھول یو بات کی
کہ ما باپ ہور یک بڑے بھای سوں | چھپانے نہیں بات کوئی دای سوں
جو توں نا کہسی منج کن اپنا یو حال | تجے دود ہرگز نکر سوں حلال
اگر ٹک جو توں ناز سوں چھند کرے | تو پنکھیاں کوں بارے پہ پابند کرے
× ترے مکھ جل تل جگت لون ہے | توں جس نابیں یوں ہوی سو وو کون ہے
کہ یو بات توں منج ترے پر کسوں | اے بھی زباستی سوں مرے سر کسوں
فرشتا اگر ہوئے اسمان ہیں | تو ہیں لیا دیووں تیرے فرمان ہیں
کہی دائی کیا پوچھتی حال توں | نکو پڑ چھٹے میرے ڈنبال توں
بجد ہے توں اس بات کوں کھولنے | ولے منج طاقت نہیں بولنے
× زباں من مِنے لٹ پٹاتی اچھے | نہیں بات بکا یک آتی اچھے

فہم داری کی فام سوں فام توں   وکدپر وکد دیئے کیبا کام توں
ترے ہات تے کام آسی نہ یو   جو کوئی تجے بیش تو بھاسی نہ یو
کہی سچ ہے کیا ہوے گا منج تے کام   کرے گا حق اس کام کا اہتمام
جو بھو تیج پوچھی مہروان دائی   تو اس دائی کوں شہ کی صورت دکھای
بدی اس صورت کی دیوانی ہوں ہیں   چھپیا بھیدیاں کچھ جانی ہوں ہیں
یہی نقش بھودو بھلایا منجے   یہی نقش نیہہ اب لایا منجے
اسی نقش کا دھیان دھرتی ہوں ہیں   اسی نقش کے تائیں مرتی ہوں ہیں
اسی نقش کوں دیکھ پریشان ہوں   اسی نقش کوں دیک حیران ہوں
بدی نقش اہو دائی منعم کیوں کیا   بش عاقل اتھی دیک بیفم کیوں کیا
منجے میری صورت پہ لی تھا گماں   ولے یو تو منج تے بی ہے خوب جان
کہ جس جان کا نقش اس دھات ہے   سو شہ جان آپے وو کس دھات ہے
سو شہ کی صورت ٹک سمجھا دیکھی دای   سو وو دائی بھی سدّ اپنی گنوای
کہی ہنس ہے تیسرا گنہ کچّ دھن   کہ ایسیچ صورت ہے یو من ہرن
تس اوپر توں بی نار ہے باولی   اچھالیا مدن ہوی ہے اوتاولی
توں چنچل چتر نار اتنی سی ہے   بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے —
یو کیسا اہے عشق جو توں کری   بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری
پرت پنت میں توں نوی آئی ہے   اچھوں نیہہ کے چرکے نیں پائی ہے
عشقبازی دھن کچھ کھنا کام نیں   کٹھنی ہے توں اجنوں تجے فام نیں
کچی توں تجے بدپچی آئی ہے   کہ کانداں کے نقشاں سوں جیولائی ہے
خوشی آہے دشمنی توں پچھان   دوکھا کر جو بولے اسے دوست جان —
غرض وند کوں یو بات کاں فام ہے   دکھا بولنا دوست کا کام ہے

توں اس نقش سوں عشق سازی اچھے
یو نیہہ نیں ہے طفلاں کی بازی اچھے

عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں

ہوس ہے نکو جا ہوس کے دُنبال
بھلی وو جو اپسے رکھی یاں سنبھال

طرز عشق کا تھا سو تھی پائی دو
ولے پند کوں کہتی تھی دائی دو

تلیں تل ہٹکتی تھی اُس مائی کوں
کہ واجب اچھے پند دینا دائی کوں

تو ما باپ فرزند کوں نیچ گود دھر
بھروسا بہوت کرتی ہے دائی پر

وو دھن جانے ہور اُس کے من کا حبیب
کنا تھا سو کی وو پچھیں یا نصیب

(ن) تھوڑا بہونت جانی ہی بھی جان گے
مری بات توں ساچ کر مان گے

انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں
بڑی ہوئے گی تو پچھانے گی توں

توں کس باب کتوا کر ہوی ہے نکس
کہ آدھا اچھے عشق سارا ہوس

توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے
توں صورت منے معنی کیا پائی ہے

اگر معنی سوں جیو توں لاے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پایے گی

عشق صورتی کام نا آے کچ
لگا معنی سوں جیو جو توں پاسے کچ

عشق صورتی جائے گا جان توں
عشق صورتی خوب نیں مان توں

سو دھن دائی کوں کئی کہ نیں تج قام
ازل تے نچ تھا ہو نہارا یو کام

منجے معنی دستی ہے صورت بھتر
تو لیدی ہوں اس پاک صورت اُپر

نزک کس کے کہنے کوں نیں آئی ہے
اگر ما اگر باپ اگر بھائی ہے

جو معنی عیاں منج ہے صورت منے
بیاں نا کیا جاے وو کس کنے

اول تے ہوا ہے میرا حال یوں
پڑی کی توں بھی میرے دُنبال یوں

جو میں منگتی دارو سو دیسی نہ کوی
کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی

دنیا میں جتا دیکھتی ہوں جسے
اپس کا اپس کوں پڑیا ہر کسے

یو دلسوزی تیری خوش آتی نہیں ۔۔۔ دیوانی ہوں ہیں پند بھاتی نہیں
دیوانی دیوانے کی پند دے نکو ۔۔۔ رونگا کر بُرے بول توں کے نکو
چھپیں جو لگی اُس نہ جھنجولنا ۔۔۔ یو دُکھ پر سے دُنبل تیرا بولنا
کہ غصے سوں مُنج پرا پٹتی ہے توں ۔۔۔ کہ جلتے اُپر تیل سٹتی ہے توں
اگر ہیں تجے کچ کہی ای سُندھر ۔۔۔ دیوانی ہوں اس کا نکو عیب کر
نکو عیب کر دل ہیں کچ ریب تے ۔۔۔ دیوانا ہے کالی (؟) ہر ایک عیب تے
کیا عقل ہیں اچ کے لھو گھوٹنا ۔۔۔ بھلا ہے دیوانی ہو کر جھوٹنا
دیوانا جو کوی ہوے زمانا پچھان ۔۔۔ وو عاقل ہے اُس کوں دیوانا نہ جان
غرض ایسی باتاں سوں کیا ہے تجے ۔۔۔ نصیباں منے تھا سو اینپڑیا منجے
نہ کوی عشق کوں لیا نہارا اہے ۔۔۔ کہ یو عشق اپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب ۔۔۔ اکل ہور فہم سُدّ بُد گیان سب
نہ جاسی پرت منج تے اب چھوٹ کر ۔۔۔ کہ دل لے گیا ہے میرا لوٹ کر
یو فریاد ہیں کس کنے جا کروں ۔۔۔ نہ ہونا اتھا ہور ہوا کیا کروں

پرسیدن مشتری وخبر صورت محمد قلی از عطارد

عطارد کوں بھیجی بُلا نار وو ۔۔۔ دو تو بیٹھے مِلکر سو یک ٹھار وو
کہی توں سنوار یا محل ساز سوں ۔۔۔ لکھیا صورتاں اس ہیں بھو ناز سوں
صفت دور تے تیری سُنتی تھی جیوں ۔۔۔ سو نزدیک تجھے آج ہیں دیکھی تیوں
ہُنر وند توں سچ پچھانی تجے ۔۔۔ کہ مانی سنے تج زیاست مانی تجے
کہوں کیا تیری خوبی کی بات ہیں ۔۔۔ سراؤں تج ایسے کوں کس دھات ہیں
سو دھن بات بھو دھات اس سات کر ۔۔۔ کہ اس سات بھو دھات یو بات کر

کہ تج سات یک راز دھرتی ہوں ہیں | سو اُس راز کی بات کرتی ہوں ہیں
سکی شہ کی صورت اُپر کی نظر | کہی ای عطار د توں سُن کان دھر
(ن) کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں | چمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں
(ن) نہ جانو کہ یو نقش کیا سحر ہے | کہ ہر دل ہیں اس نقش کا بہر ہے
دنیا میں تو کیں صورت اس دھات ہیں | توں جیو تے لکھیا یا کہ دیکھیا ہے کہیں
میرا من بھلایا یو من ہر صورت | لیا دل دیا جیو یو دلبر صورت
عجب راز ہے یو چ پایا نہ جاے | جو پائے تو مقصود کہیا نہ جاے
ن رکتا ہیں رکھوں دل ہیں ناوں کر | کتی ہوں تیرے پاس اب کھول کر
ن کہ یو بھید کر توں تجے فام ہے | کہ تجسوں انگے لی منجے کام ہے
عطارد کھیا دل ہیں اس دھات کیا | کہ سنپڑی ہے اب یو(۱) تو جانے نہ پاے
بہت سج ستی آج یو کام ہوا | اناں انت اس کا منجے فام ہوا
جو مقصود کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں | سو الحمد للہ کہ پایا ہوں ہیں
سُنے گا اگر شاہ اس بات کوں | تو خوش ہوے گا منجہ بھو دھات سوں
حقہ چتارا چتر گنونتا خوش لکھن | کھیا کھول سب مشتری نار کن

تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب

براہیم قطب شاہ ہے شہ سجان | دکھن تخت گہ شہر اُس کا مکان
شہاں نعل بندی دیتے ڈرتے سب | جنگل پکڑے تھے(۲) وو نکل گھر تے سب
ظلم زیا ستی تھے ملک پاک اُس | کہ مشرق تے مغرب تلک دھاک اُس
سٹےلہ گا بنی گاب اس ہاک تے | چھپیا بھیں بھنر ستم اُس دھاک تے
جو اُس ڈر نہ اچنا سمد دل منے | تو جگ کوں ڈبا تا وو یک تل منے

لہ (ن) چھوٹے کا پنی سب کو اس ہاک تے

(۱) دھن یو (۲) ہیں

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون / اُڑا سٹ دنیا بھئیں کوں تنکے نمن

اُسی عدل تے گال کر سب سر پر / اگن کانپتی ہور لرزتا ہے نیر

محمد قلی فرزند اس راج کا / کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا

۹ تلاسیں(۱) پیشانی سوں پگ سندریاں / دیوانیاں ہیں اُس کیاں سو جو پریاں

چکچھ نور شہ مکھ چندر ہیں اچھے / نہ جن ناپری نا بشر ہیں اچھے

پریاں شاہ کے عشق کا پا اُمنگ / پڑیں شہ اُپر شمع پر جیوں پتنگ

جو انگلی چکل چکھ(۲) دھرتا اچھے / تو سوراخ شہ سنگ کوں کرتا اچھے

لگا عشق لاک استریاں لاک دھات / دیوانیاں ہوں پھرتیاں ہیں اُسکے سنگات

ہریک گوپنی شہ کی جیوں ماہ ہے / کہ اس دور میں کرشن او شاہ ہے

اگر سور جیسی اچھے کوئی سندر / بلادور ہوئے شہ کے پاواں اُپر ×

ہوا پرگٹ اس کا حسن یاں تلک / کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ

جہاں پانو دھر شاہ چلتا اچھے / وہاں آب زمزم اُبلتا اچھے

رہے جان جہاں(۳) جان شہ بھجہ بل / اچھے چھانو جیوں دولت اس پانو تل

وو ایسا ہے شہ جان سن اے سندر / سکی ما بھُلے گی اسے دیکھ کر

صورت اُس کی اس دھات اچھے خوب جب / جو توں دیک اُسے بھولی تو کیا عجب

جو شہ باغ میں ٹک تماشے کو جائیں / تو بن روت جھاڑاں پھلاں بار لیائیں

شہنشہ کے دیدار کے نور تھے / سُکے جھاڑ ہرے ہوئیں بھی سیر تھے

کھیا سب وسے اُن کھیا نیں یو بات / کہ عاشق ہے تیرا سگھڑ شہ سُجات

کہ مت سر چڑے بات یو سون کر / ہوا کام بھی رہتے ہوئی تل اُپر

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز / تو معشوق کرتا ہے تیہڑ تیچ ناز

کہ خوباں ہیں عادت سواس دھات ہے / چھپی نیں ہے مشہور یو بات ہے

(۱) یکس کتھیں سو یکس خوب ہیں سندریاں (۲) جس پہ (۳) مہاں جان ابتل شہ بھوج بل

سُلکھن چتر دھن چنچل گُنونتی — سو شہ عشق کے مدسوں ہُوی تھی متی

کہی کیا ہے تدبیر اس کی اتال — کہ مُنج بن تو اب رہیا نہیں کچ حال

دکھایا صورت جیوں توں تصویر کر — تو تو ہا پنچ کچ اس کی تدبیر کر

مرا حال کیا ہے سو جانے تُہیں — چھپیا راز دل کا پچھانے تُہیں

تُہیں میرے غم کا سو غم خوار ہو — کہ بن بیٹی توں باپ کے ٹھار ہو

کسے بات یو بولوں بن جاے کر — کہ تدبیر میری کرے آے کر

جو منّت لگی کرنے بہو دہات سوں — عطارد قبولیا و اس بات کوں

دیا[1] آس اس نار کوں پیو کا — کہ مرتے کوں تقوا دیتے جیو کا

غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا
تج بن مُنجے جیونا بھوت ہوتا ہے مشکل رے پیا

کھانا بِرہ کھیتی ہوں ہیں پانی انجھو پیتی ہوں ہیں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں ہیں کیا سخت ہے دل رے پیا

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
برہا یو سنتاتا منجے تج باج تل تل رے پیا

مُنج تن تپش جانے تُہیں مُنج ٹھار جیو لانے تُہیں
مُنج دل مندھر میانے تُہیں کیتا ہے منزل رے پیا

توں جیو میرا ہیں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مل
دن رات ہیں ہیں ایک تل نیں تج تے غافل رے پیا

---

[1] میرے نسخے میں اس شعر کی بجائے یہ ہے۔ ترا کام ہے سو کیا فام ہیں ÷ نکو ڈر کروں گا ترا کام ہیں

جس[1] یار کو ہیں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی وہ لے ٹھار کہاں ہے

دل ہات ہیں سے تھے چھین لیکر نھاٹ گیا ہے
وو یار دغا باز جھوٹے مار کہاں ہے

مشتاقی کے بازار ہیں ہیں بیچتی ہوں جیو
دلّال کدھر ہور خریدار کہاں ہے

عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور ہیں اس سار کہاں ہے

دیدے مرے نادیدے جو دیدار دیکھے تھے
مج صبر دیوںہار وہ دیدار کہاں ہے

یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ

لگیا ہے پیر اشہ سوں بھو تیج دل ‎ ‎ رہیا جاے نا مُنج تے اب ایک تِل
بِلادو مُنجے کوی پیرے شاہ سوں ‎ ‎ سورج پیرو قد سرنگ ماہ کوں
نا مُنج باغ خوش آئے نا بوستاں ‎ ‎ نہ مُنج خویشں بھاتے ہیں نا دوستاں

حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ

نہ سکھ سوں مُنجے نیند آتی اسے ‎ ‎ نہ پھُل سیجڑی مُنج بھاتی اسے
بِساے[2] ہوے کیس پورسیس تے ‎ ‎ نپاتی اسے رات مُنج ویس تے

---

[1] میرے نسخے میں اس غزل کے بعد ہی یہ غزل ہے۔ [2] بِسالی ہوں کیسا یہ دُکھ سیس تے۔

کہاں ہے وو شہ نرملا نوجوان — کہاں ہے وو شہ گنونتا گن نِدھان
کہاں ہے وو لالن مِٹھی چال کا — کہاں ہے وو ساجن لِنبے بال کا
کہاں وو چِتر چنچلا من ہرن — کہاں وو سُگھڑ اچپلا ہے سجن
نہ مُنج دیس ہے سُکھّ نہ منج رات — نجانو کہ گمتا ہے شہ کس سنگات
مُجکو ہی نا رُاس کن ہے اُس نار تھے — مُنجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے
ہُوے جل کجُل نین دیدار باج — بکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہُوے — کہ مُکھ چاند انجھو سو تارے ہُوے
ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے — سُنا تھا اول سو اناں آگ ہے
دو بادام تھے اُس چنچل نار کے — لگے دانے جھرنے سو انّار کے
کہی شاہ کے تیں سو دھن یاد کر — دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے — کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
میرا حال کیا ہے سو اے شاہ نیک — توں اس جیو میرے کوں ٹک پوچ دیک
چُھڑا منج بِرہے کے توں جنجال تھے — توں غافل نکو اچ میرے حال تھے
کیا ہے بِرہ زیاستی داد دے — پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج — عجب کام آکر پڑیا آج مُنج
رہی ہوں بھوت درتے تج آس کر — مُنجے رِگن توں اے شہ اپس داس کر
منج ایسیاں تجے لاک باندیاں اہیں — کہ تج[1] سات ملکر وو نا ندیاں اہیں
پریاں ہور حوراں رہے[2] تج سنگات — نہیں نا ندنگ شہ اہے دھات دھات
ہُوا کیا جو سیلیاں ہیں وو چھب سنتی — محبت میں ہیں زیاست ہوں سب ستی
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے — کہی بات ہیں راست ہور راست ہے
بِرہا سا بِرہ منج سنتاتا اہے — سو تپنی کوں پھر پھر تپاتا اہے

---

(۱) کہ خدمت میں تجہ نیت آتیاں اہیں (۲) اچھیں

خُدا اِس بِرہ کا کرے گھر خراب — کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب
جو سنپڑے بِرہ میرے داواں تلیں — رگڑ کر سٹوں دے[1] دے پاواں تلیں
اگر وصل ٹک آکے سنبالتا — تو بِرہا منجے کیا سبب جالتا
بڑا بے کٹر اِس میں خوبائی نیں — منجے مارنے عار اِسے آئی نیں
گرب کی نہیں گل پڑیا مائی کا — نفا کیا ہے جگ میں بِرہ آئی کا
کہ ما اِس کی ناجنتی باٹ کی (؟) — دکھوں چھاتی یو میری سب پھاٹ کی
میرے پاس میرا قطب شاہ نیں — میرے حال تے کوئی آگاہ نیں
کدھر دیکھوں شہ میں کدھر دیکھوں تج — نہیں منج توں دِستا جدھر دیکھوں تج
نہ وعدے کی منج آس نا دِرس ہے — ہر یک دیس تج باج سَو برس ہے

رباعی خواندن مشتری

تج یاد بِنا ہور منجے کام نہیں — نِس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
میں تو تجے منگتی ادکھ جیو وے لے — توں کیوں منجے منگتا سو[2] کچ فام نہیں

نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ

عطارد دبیر ہو کے تقریر سوں — لکھیا نامہ مضمون گنبھیر سوں
سو بھیجیا اُنے کاغذ اس شاہ پاس — کہ بر آئی ہے تجہ اُمّید و آس
اگر دھن اُپر ہے تیرا شاہ جی — تو واں کھان کھا ہور یاں پانی پی
کہ جیونا چ تج باج مشکل اسے — گذرتا ہے چِکھ ہو کے ہر تِل اسے
نکو بار لا بیگ توں بیگ آ — کہ وو نار ہوئی ہے تیری مبتلا
ترے تائیں ہوئی ہے یو بدنام یاں — کہ کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

---

(۱) دیدے (۲) اہی سو

ذکر لائی ہے دل ہیں تج دھیان دھر
قطب شاہ قطب شاہ قطب شاہ کر

ترے وصل کا ہیں جو دیتا نہ آس
تو یک تل ہیں مرتی سو دھن بھر اُساس

میرے پاس احوال سب کئی اچھے
اسی آس سوں چوپ کر رہی اچھے

پو دلسوز نامے کوں لکھتے براں
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھراں

نہ لک سک قلم دکھ تے گھٹتا اتھا
رُخے پر قلم کالی سٹتا اتھا

بھیں عشق بھید یا کہے اس ماہ ہیں
کہ سو سو خُسیر واسے اک آہ ہیں

نپٹ تجسوں لیدی اچھے نار وو
تیرا دیکھنے منگتی دیدار وو

نہیں ایک تل تج بن آرام اُسے
نہیں کام تج باو بن کام اُسے

شہا توں سو دھن کوں تو منگتا ہے زیاست
ولے وو تجے منگتی تج تے بی زیاست

نہ ہوے کام اس کام پر ہوے پن
کہ ما دؤ دیتی نہیں روے پن

توں اب .... مقصود ہوے بول تے
برگ پھل سٹے باو کے تول تے

برگ بار ہے ہور جھاں باد ہیں
تُرت پھل لینے کا وہاں داد نیں

جو پھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو بیگی نکو کر ہر یک کام پر

ملے گی تجے وو چنچل سُندری
نظر آکر اب شہ میری چاکری

دیوانی تیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی سنج ٹھار ہے

کیا کام پو ہیں یہاں ہیں سنچر
میرے بخت اب شاہ تیری نظر

تجے بات پوشہ کھیا جاے نا
ولے باج کئے بھی رہیا جاے نا

کہے تو نہ ہونا سو ہوے کام سب
کہے تو چھپیا بھید ہوے فام سب

بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب

پڑیا شاہ نانا ہو خوش چاوسوں
انکھیاں پر رکھیا لیکے بھو بھاوسوں

کھیا کام یکا ئیک یوں کیوں ہُوا
جو اوّل انھا وو سو اب یوں ہُوا

ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو
کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو

کیا شکر سجدے کوں کرتار کا
کہ توں دل بھلایا ہے اس نار کا

جو لیدی ہے وو ناریوں منج اُپر
سو ہیں کیا سکوں گا تیرا شکر کر

جو ثابت قدم عاشق ہے نار کا
خوشی ہوئے غم اس کوں سینسار کا

کہ جانباز عاشق جکوں ہی پاک ہے
مُراد اُس کے پاواں تلیں خاک ہے

بخت بختور آج غالب ہُوا
کہ مطلوب جو تھا سو طالب ہُوا

کھیا شاہ اُس نار مہتاب کوں
کہ جانے کوں دے اب رضا منج کوں

رہیا تجسوں لی دیس یک ٹھار مل
سو جیوں یار سینی اچھے یار مِل

جو اس نار کے تائیں آتا نہیں
تجے چھوڑ کر یاں تے جاتا نہیں

تیرا پیار منج پر اچھے ای پری
کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری

عجب تجنے دیکھیا ہوں خوبائی ہیں
نہ ہوسکسوں تیرا سو اُترائی ہیں

عطارد بلایا منجے بیگ اتال
کہ ہیت دیکھتی تجسو دھن ہست چال

بشارت توں ہی آج پایا ہوں ہیں
اسی کام کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں

رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے
کہ توں ہے پری ہے تیرا ڈر منجے

دکھن تے جو اس ٹھار انپڑیا ہوں ہیں
تیرے ہات ہیں آکے سنپڑیا ہوں ہیں

کہی شہ نکو بول یو بات توں
پُچا نیا ہے آخر منج اس ذہات توں

ہتی بے ادب کر نکو جان منج
کہ ہیں داس تیری ہوں توں مان منج

مری بات سچ جان شہ توں بتیاے
کہ خوباں تے ہرگز بُرائی نہ آئے

نہیں خوبی اُس جو بُرائی کرے
گُوا کھودے ہر کاج اپنے ڈب مرے

بھلے ہور بُرے ہیں فرق ہے شہا
بُرا خوب ہور خوب نا ہوئے بُرا

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا — اصیلاں تے ہر گز خطا نیں ہوتا
بُرائی کہ یا خوبی یو دو چ ہے — اصیل ہور کم ذات ہیں یوچ ہے
منا کرنے نیں تجکوں سکتی ہوں ہیں — جو رہیگا تو منّت سوں رکتی ہوں ہیں
اپی ہو تجے کیوں کہوں ہیں کہ جا — اگر جاے گا شہ تو تیرا رضا
کہے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور — جو تا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور
منجے ایک تِل اُس بِن آرام نیں — رہنے کا یہاں اب میرا کام نیں
سلکھن سکی چنچلی ماہتاب — سو دی شاہ کوں یوں پھرا کر جواب
سنگات آتی اپیڑاتی شہ توج گھر — جو اچھتا نہ ماباپ کا منجکوں ڈر
تری باندی ہوں ہیں منجے نا بسار — توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار
کھیا شہ کہ ہیں لی گیا توج سنگ — تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ
کہی خوش ہو ہنس کر وہ ہنس مک پری — ترے ہات کی شاہ انگشتری
انگوٹھی نشاں اُس دِیئے شاہ نے — رکھی جیو کہہ اُس کوں اُس ماہ نے
جو شہ کوں کہ دے توں بی کچ منج نشاں — کہ تج یاد کرتا اچھوں ای سجاں
جِتا خوش انھا آشنائی تے ہیں — وتانا خوش ہوں اس جدائی تے ہیں
کہاں تے کہ یو آشنائی ہوئی — کہ اس دھات آخر جُدائی ہوئی
رکھیا نیں ہے کس یک جنس آسماں — کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں
مثل جگ ہیں مشہور یو جم اہے — کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اہے
بچھوہا اچھے جاں اچھے مل دو یار — کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار
یکسکا یکسکوں جو لاگیا پران — تو اچھنا یکس کا یکس کن نشان
یکس کی نشانی کوں یک دیک کر — کرے یاد یکسکوں یک ای سندر
نشانی کی توکوچ حاجت نہیں — وے رسم ظاہر نہیں یوں کہیں

نہ بِسرے کدھیں یار کے تیں وو یار — محبت اچھے جس سکے یادگار
پِرت کا روِش تو اچھے اِس وضا — تو دیتی ہے یا نیں دیتی کیا رضا

جدائی از مہتاب

کہی شہ میرا جیو تیرا اچھے — کہ جیو تے پیارا توں میرا اچھے
سکی دی سکا آپنے ہات کا — کہ تا ثیر تھا اس میں لی دھات کا
جو سکّا رکھے وو اپس پاس جم — نہ دیکھے کدھیں دُکھ درد ہور غم
سدا ملک ہور مال سوں شاد اچھے — دُنیاں کے بلایاں تے آزاد اچھے
جو دیکھی کہ شہ ہے بہتر لشکری — ترنگ باد پا پیش کش کی پری
سورج جیوں جھمکتا اتھا سُم اُسے — کہ کرناں سے بالاں کے تھی دُم اسے
ہر یک نعل اُس کا سو جیوں پرس تھا — کہ آپی سُلکھن ترنگ سرس تھا
سو اُس اسپ رہوال خوش چال کوں — ستارے پروئے تھے ہر بال کوں
شہنشاہ کا دل بھوت جمع تھا — کہ وے باٹ میں رات کوں شمع تھا
ترنگ خوب خوش شکل وو اصل ہے — کہ حیدر کے دُلدُل کیرا نسل ہے
قصا یوں ہوا جو رضا شاہ منگ — وِدا اس پری سوں رکئے چھوڑ سنگ

رباعی

دنیا کے سو لوگاں میں وفا دِستا نیں
دھنڈ دیکھی جتا باج جفا دِستا نیں
بے مہر بنی آدم ہے اِس سوں سکی
دل باندنے میں کچ نفا دِستا نیں

روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری

ہوے لوگ پھر مستعد ٹھار ٹھار — سو یک ٹھار مِل آے سب باندبھار
کہ شہ جاتے اس مہ کی باری کے تئیں — تُرنگ بادپا لیا ہی ساری کے تئیں
ہُوا اُس تُرنگ کے اُپر شہ سوار — کہ شہ پھول ہور خنگ بادِ بہار
دِسے شاہ یوں بادپا کے اُپر — مگر ہنس چڑیا ہے ہُما کے اُپر
چلے شہ بنگالے کدھن چاو سوں — سو خوشحال ہنستے بھو بھاو سوں
لئے خان مریخ کوں شہ سنگات — کہ عاشق اتھے وو دونو ایک دھات
دونو عشق کی باٹ جاتے اتھے — یکسکا سو وقت یک گماتے اتھے
جو اُس شہر کے شاہ نزدیک آے — خبر اس عطارد کنے یوں بتاے
کہ آیا ہوں میں اپنے لوگاں سوں یاں — منجے توں کہیا تھا سو وو قول کاں
گیا سب فراق اب کہ آیا وصال — بلا بیگ اِس دھن کوں توں منجہ اتال
جو شاطر شہ کا دیا یوں خبر — عطارد سراسر سُنیا کان دھر
گیا دوڑتا مشتری شاہ کن — کہ آیا ہے یاں اب قطب شاہ سجن
تیرا مقصد ای نار حاصل ہُوا — پیارا پیا تجکوں واصل ہُوا
کہ مِنّت توں کرتی تھی جس کام کوں — ہُوا ہے وو سب کام اب جان توں
نکو بول رک منج اُپر ای سُندھر — کہیا ہوں تجے میں سبیں کھول کر
کہی نار اُس کوں کہ شہ کاں اچھے — نشانی منجے دے توں وو جاں اچھے
کہ میں سر سوں چل واں تلک جاوں گی — اپی میں یہاں شاہ کوں لیاوں گی

آوردنِ مشتری محمد قلی را بہ محل

سلکھن سُگھڑ چنچل او نار نار — سنواری محل آپنا ٹھار ٹھار
انم ذات پدمن پریاں جور ساں — چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں
صُراحی پیالے دے ہاتاں میں مست — کھڑیاں کی کرن چاکری دھن دو رست
سر اسر گھر اپنا سکی سُندری — بھوت دھات دے زیب جینت کری
سنواری سو دھن پینہ بھو دھات سوں — سو زر بفت اطلس و کم خواب سوں
چڑا وا سُرگ پر کیا وو محل — کہ حوراں سو واں موہنیاں ہیں چنچل
سو کوچیاں منے شہر کے دھن دو دھیر — بچھائی مشک زعفراں ہور عبیر
سنگاری نگر یوں سُندر گن بھری — کہ اسمان تے خوب ہُوی دھرتری
چھجے ہور محل انگن ہور سب نگر — ہر یک ٹھار وو نار سنگار کر
سنگات اپنے اپنیاں لے محرم سکیاں — کہ دم نمنے تھیاں سو وو ہمدم سکیاں
سہلیاں سوں سہنی اٹھی یوں سو دھن — کہ جیوں سر و لچھے ایک بچ پھول بن
سکھیاں سب سو دھن ساتہ مد مست تھیاں — بکن نے سو یک اُس وقت مست تھیاں
منگائی تُرنگ ناؤں شبرنگ اُس — کہ بھایا اتھا اُس کے تیں سنگ اُس
تُرنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاو سے — کہ ما آگ ہور باپ سو باو سے
ہُوی سار شبرنگ تُرنگ پر وو نار — دھوئیں میں اچھیں جیوں جھمکتا انار[1]
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر — کہ طاؤس بیٹھیا مگر کاگ پر
سو شبرنگ تُرنگ پر اچھے نار جیوں — کہ مشعل دیلے رات اندھاری میں جیوں
قطب سوں ملن مشتری دھن چلی — عطار و چتارے کوں سنگات لی
پیاشہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی — کہ خوشیاں سوں آپس میں ماتی نہ تھی

---

(۱) انگار

جو شہ کوں خبر ہوی کہ آتی ہے دھن
سا لکھن سکھی چھند بھری من ہرن

ایدھر تے شہنشہ ادودھر تے وو نار
دو نو سعد وقت آملے ایک ٹھار

گلے لائے شہ یوں سو دھن کوں چنچل
کہ کھاٹیا برہ جل ہو جگ پنت نکل

محمد قطب شاہ ہور وو سندر
ہوے خوش ایکسکوں یک دیکھ کر

سجن کے اُپر ایک من سوں وو نار
لعل ہیرے مانک موتی نثار

جو شہ پر رتن دھن لگی وارنے
سو قدسیاں لگے بہشت سنگارنے

ملا ہات میں ہات دھن کن گنبھیر
چلی شاہ کوں لیکر اپنے مندھیر

نول شاہ کوں اپنے گھر میں جو لیای
تماشا محل کا چنچل سب دکھای

غزل

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہو
برہ منج دل میں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو

برہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہوے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو

سکی نکھ شہ سمد میانے جو منکے ہیں تری تھے
الک گل ہات میں لیکر پڑتا تل اس میں چارا ہو

انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسی اثر شہ کا دہاں اچنا ہمارا ہو

سورج خوش رنگ سیں بی ہے کرن جیوں ہو قلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چنارا ہو

بھنواں دو جیوں رحال ہور الک کی کنڈلاں جز ماں

تِلک آیت ہے تل مطلق دسے جیند پیارا ہو

ستارا بخت کا میرا سورج کے برج میں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شہ چاند سارا ہو

ملاقات عاشق و معشوق

چنچل قطب شہ ہور اچپل سُندھر
دونو بیٹھے مل کر سو یک تخت پر

رُکن چار پائے ہیں تخت آسمان
کہ چند مشتری ہے قطب شہ سو بھان

بکسکا لگے پوچھنے ایک حال
بکسکوں دیے یک جواب ہور سوال

سو باتاں اول کہیاں سبھیں بول کر
کہے حال اپنا دونو کھول کر

پرت کاج کی کارسازی کئے
اپس ہیں اپے ہات بازی کئے

صُراحی نقل ہور پیالا منگائی
اپی ساقی ہو شہ کوں دھن مے پلائی

شراب اُس بھوت تند ہور تیز تھا
عجب آب وو آتش آمیز تھا

فرشتا اگر آئے آکاس تے
پڑے بھیں اُپر مست ہو باس تے

جو یک بُند پیوے کوئی تو سینے کوں لگ
اُٹھے آگ تلویاں تے تا رخ تلک

جو شہ تائیں دھن لائی مدلال کر
کہ پانی کری آگ کوں گال کر

جو قطرا سٹے آگ میں ایک کوے
تو سر پانوں لگ آگ جل راکھ ہوے

خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ
کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ

کہ میخوار پچتا ہے مشہ خام نیں
ہدا ایسا پینے دُسرے کا کام نیں

صفت یو جو شہ بے خبر نیں ہوتا
جتا پیتے بی کچ اثر نیں ہوتا

درُست اچ ہر یک بات گفتار میں
خطا کھائے ناکار ہور بار میں

پیاری وو ہو ایک پیو سوں
کہ جیوں دود ملکر اچھے گھیو سوں

یک آر وسس ہور ایک سو شوا ہے ۔۔۔ کہ دھن شیریں ہور شاہ خسرو اہے

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے ۔۔۔ کہ یوسف سوں مل جیوں زلیخا اچھے

دِسیں یوں ادھر بیچ دسن جھمکنے ۔۔۔ کہ گوہر ہے سُنّنے کے ڈبّے منے

سو دھن کے دسن سم جو ہونے کوں آے ۔۔۔ خجل ہو رتن پانی موں کا گنوا ے

انچل سیام تل یوں جھمکتے گہر ۔۔۔ کہ شبرات ہے آج دھن کے اُپر

دسیں تن رتن دھن کے مکھ نور انگے ۔۔۔ کہ روشن رکئے ہیں دیوے سوُر انگے

سو دھن کے دو کُچ پہ گہر چھاے ہیں ۔۔۔ کہ پہراں پہ تارے اپر آے ہیں

سو دھن ناک بل یوں ہے ٹکڑے کے سنگ ۔۔۔ کہ پکڑیا ہے موں ہیں بچھو کوں بھونگ

سو ٹکڑے پہ یاقوت جاگ دیک کے ۔۔۔ کہ عقرب کیرے برج مریخ ہے

دسیں مانگ موتیاں کی بیچ سیر ہیں ۔۔۔ کہ دِستے ہیں تارے مگر نیر ہیں

چنچل نین یو دھن کے نیں ٹھار تے ۔۔۔ کہ شاطر شہ کے تلنگ مارتے

ستارے مہیندی کے ہاتاں منے ۔۔۔ کہ گل لال رہے جھڑ کے پاتاں منے

پتا کچھ دھن نشک دھرتی سُندر ۔۔۔ کہ پاتاں نکلتیاں ہیں ٹکڑے ہوکر

بکھرے ہیں کُنتل پیشانی اُپر ۔۔۔ کہ بادل پڑے ٹوٹ پانی اُپر

دِسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں ۔۔۔ کہ سینپیاں اہیں جانو شنگرف کیاں

الک بل دھن گال مقبول سوں ۔۔۔ کہ پاناگ لُبدیا اہے پھول سوں

دھڑی سوں دسیں یوں دسن پانت ہیں ۔۔۔ کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات ہیں

سمد نے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں ۔۔۔ کنول مُکھ کی گردن سو ونڈل ہے جیوں

انکھیاں پر بھنواں چھند سوں چھاے ہیں ۔۔۔ کہ تُرکاں سراں پر طُرے لاے ہیں

ادھر ہار پھل پھانک کی بہار وو ۔۔۔ کہ نازک بھلی نھی اہے نار وو

انگوٹھی ہیں ماوے کمر نار کی ۔۔۔ نہیں کیں دِسے جگ ہیں اس سار کی

کہ جس کا جو رو ماولی نانوں ہے — سو دھن بسر کی چوٹی کی وو چھانوں ہے
رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھپ سوں آ — پٹی پر اچھے جیوں الف ثلث کا
جواہر جو پہنے تھی دھن تن منے — جو عکس اُس ستارے ہوئے گگن منے
محبت سوں شہ مست ہو دیدار کے — اُدھر جھلکتے(۱) تھے تلتل اُس نار کے
سنپٹر کر سکی شاہ کی بات میں — انپر(۲) دیتی تھی جو بناں ہات میں
نھواں لاتے تھے شہ اُسے ٹھار ٹھار — اُچھل پڑتی تھی ہنس وو ہنسمکھ نار
کدھیں گڑ لبوے شاہ وو ماہ کوں — کدھیں ماہ وو گڑ لبوے شاہ کوں
مٹھائی سوں لب چار یوں مل اٹھے — کہ ہرگز یکا ئیک چھٹتے نہ تھے
سو شہ دھن تے خوشحال اُس وقت تھے — کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے
اپس میں اپے بوسہ کاری کیئے — دونو سوں سپنت گھال یاری کیئے
کہ دو میں تے تیسرے کونا ٹھار ہوئے — جو تیسرا وہاں جائے تو خوار ہوئے
عجب کچھ خوشی ہور انند ہے واں — سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں
ہوئے شاہ جب مست اپی ہور دھن — کیئے من اسے کوچ کا کچھ کرن
دونو سر خوشی ہو کر ہوئے بے خبر — اُنو کی خبر اِس وضا سوں کر
عطارد منا آکیا شاہ کوں — بھوت دھات سوں پند دیا شاہ کوں
کہ شہ عشق بازی توں کر اس صول — کہ تجنے خدا خوش اچھے ہور رسول
تیرا مال ہے توں اُنا دل نہ کر — جھٹے(۳) اننے کوں اپسے باول نہ کر
لیجا اُس کوں پھسلا کے توں اپنے گھر — بلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر
جو ٹک خوش لگے گا تیرا گھر اسے — پچھیں کیا توں منگتا ہے سو کر اسے
کہے شہ عطارد کوں شاباش تج — کہ اس سمتی میں توں دیا(۴) پند مج
جو سمجھا کے شہ کوں کھپا دھات دھات — سنیا شاہ آخر عطارد کی بات

(۱) جھپتے (۲) انپڑ (۳) جھٹیں (۴) یاد

غزل

نج ملکھ کے درس کا یو سورج سو درسنی ہے
تج نور جھمکنے تے سب جگ میں روشنی ہے

زرتار زنار کے ررچ پر گال پر سہاتے
یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے

دل عاشقاں کے تل تل کی کی بعزرتی نیں
کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری ٹھنی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر
غمزا سو نین تیرا سو کا سو تس انی ہے

برہے کے دُکھ کٹک میں یوں نیٹ کر ہیا بیں
تو اپنے عاشقاں میں سو دھن منجے گنی ہے

گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی

شہنشہ کوں بولیا وو مریخ خان
کہ توں جیو جب لگ ہے چند چرخ بھان

تیرا یار پرسن ہوا شاہ تجھ
کہ توں سورہے ہور ملیا ماہ تجھ

سدا مل اچھ اس دھن سوں دن رات توں
سدا عیش کر شاہ اس دھات توں

تجھے سک آنند دایم اچھو
تیرا راج دنیا میں قایم اچھو

ولے کچھ میرے حال پر رحم کر
کہ تیرا ہوں میں توں نکو منج بسر

غلام ہو کے اچھتا ہوں میں تیرے پاس
رکیا ہوں بہوت تیری امید آس

جو لیایا ہے سات اپنے اس ٹھار منجھ
کرم کر ملا توں میرا یار منجھ

دو بچھڑے جو یاراں ملے ایک ٹھار
ملانہار کوں سثہ ثواب ہے اپار

رباعی

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اچھے ناچار منجے

طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبر یانیں
اب کو ملے گا کو میرا یار منجے

پڑیا یو رباعی بھوت سوز سوں ۔ کھیا رو سو شمع دل افروز سوں
کہ شاہاں ہیں سب توں شہنشاہ ہے ۔ میرے حال تے شہ توں آگاہ ہے
بھلالی نپٹ عشق کی بات سوں ۔ لگیا منتاں کرنے بھو دھات سوں
کہے شہ کہ نزدیک ہے کام اتال ۔ کہ تجھ سوں ملے دھن چندر جگ اجال
منجے ہے تیرا حال معلوم سب ۔ جو منت کرے توں تو نیں کچھ عجب
کہ جگ میں چلی ہے یو بات ہر کہیں ۔ غرض وندکوں عقل اچھنی نہیں
اُتاول توں کرتا ہے کیا سبب ۔ صبوری ستی کام ہوتا ہے سب
ہریک رنج پچھیں راحت ہے سچ توں جان ۔ ہریک دکھ پچھیں سکھ ہے مریخ خان
چمن میانے آ کر چُنبیا پھول کن ۔ سو کانٹے کیرا زخم ٹک کھاے بن
بہار آخر ہے ہور اول سو دکھ ۔ جو غم دیکھے شادی اُس البتہ ہے
صبوری تے خوبی ہے آخر نڈر ۔ کہ لوگاں کتے ہیں صبوری سفر

گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری

قطب مشتری کوں کھیا سربسر ۔ سو مریخ کا حال سب کھول کر
میں عاشق ہوں جیوں تجھ نادان کا ۔ اہے یتوں یو عاشق تری بہان کا
توں زہرا سوں کر را جوٹ میل کر ۔ مُرادا اس بچارے کی حاصل کر
کہ عشاق کا قدر جانے ہے توں ۔ درد عشق کا سب پچھانے ہے توں
سلطن سپوت ہے اسد خان کا ۔ یو مریخ گن ونت بھومان کا
جو زہرا کوں عاشق ہوا تھا اتھا ۔ سولی کو رچ دنبال لیا تا اتھا
قضا آن لگا کر اسے لچ کیا ۔ لچھ سقا اسے کورچ کا کچ کیا
پڑیا تھا پرت پشت کے گھات میں ۔ رہیا تھا سنپڑ دیو کے ہات میں

اسے باٹ میں آتے پایا ہوں میں وہاں تے چھڑایاں کوں لایا ہوں میں
مِرے سات یک دل سوں آیا ہے یو بھوت آس امید لایا ہے یو
کہی شاہ کوں ماہ سی دو سُندر کہ یو کام ہے سہل کچھ غم نہ کر
جو اوّل تے معلوم اچتا یو کام تو اب لگ یو سب کام ہوتا تمام
بِتی میری مہنّت کی کرتا ہے توں بدی دیتی ہوں بھیاو کر دونو کوں
جُکچ توں کہے گا سو کہہ مُنج کنے کہ حاجت نہیں کچھ اسے پوچھنے
اہے حکم اس کا میرے ہات میں کہ چلتی ہے زہرا میری بات میں
یو کام اس سبب شاہ کرتی جو ہوں کہ منگتا ہے مریخ کوں بھوت توں

مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

شہنشہ کہے ای سُلکھن سُندھر چل آجایں مِل کر دکھن کے ادھر
دکھن سا نہیں ٹھار سنسار میں پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں
دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ انگوٹھی کوں حُرمت نگینا ہے لگ
دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے
دکھن کوں جو دیکھے گی ای نار توں نہ کرسی کدھیں یاد بنگالے کوں
دکھن ملک بھو ہیچ خاصا اہے تلنگانہ اس کا خلاصا اہے
کتا ہوں ہور یک بات بھی میں تجے کہ واجب اہے بولنا وو منجے
نکو جان اسکوں ہنسا کھیل توں مِری بات سُن دھن نکو ٹھیل توں
کہ مریخ کوں اب بڑائی دیویں سو اِس شہر کی پادشاہی دیویں
پچھیں بھیا و زہرا سوں اس کا کریں دونوں کوں مِلایاں انند سوں بھریں
کہ مریخ ہمنا تے خوشحال اچھے نہ یوں نیوں کہ دل جاں بی خوشحال اچھے

اگر آنے منگتی ہے توں میرے سات — تو یو شہر سٹ ہور سن میری بات
یو کیا ہے ملک جو تجے بھاوتا — یو کیا ہے جو خاطر تیری آوتا
تجے[1] ہیں وہاں دیوں گاہاں ای نار — سواس دہات[2] کے شہر ہزاراں ہزار
دکھن ملک وو کچھ عجب ٹھانوں ہے — دکھن ہیں سو ایسا ہر یک گانوں ہے
کہی شاہ خوبی[3] تمہاری خوشی — تمہاری خوشی سو ہماری خوشی
توں تج سات اس دہات چالے نکر — ملک واروں لک تیری یک بات پر
کتا مال ہور ملک دکھلائے گا — ملک مال تے کیا منجے آئے گا
غرض ہے میرا تجسوں ای شہ فہیم — نکر ایسی باتاں سوں توں دل دونیم
نہیں منج ملک ہور نہیں مال ہے — نہیں منج لالن نہیں لال ہے
شہاں طبع نازوک دھرتے اہیں — کہ معشوق پر ناز کرتے اہیں
ہیں راضی ہوں اس کام کوں جیو سوں — جکچ کرتے منگتا سو کر شاہ توں
کہ فاضل تج ایسا کہیں کوی نہیں — بڑی بات تے نیں ہوں خیر بزیں

دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

خبر لے انبر پر کے اختر ستی — گھڑی سعد شہ دیک جہتر ستی
خدا کے کنے تے مدد منگ لیئے — وزیراں کوں سب واں کے حاضر کیئے
سو مریخ خاں کوں بلا بھیج کر — دیے شاہی بسلا سے تخت پر
بھتر بھار حشم لوگ راضی ہو آئے — ڈراہی بنگالے ہیں اس کی بھرائے
پڑیا پانو وو شاہ کے آئے کر — ہنسے خوش ہوا اس کوں گلے لائے کر
شہانی کیئے یو بڑا کام شاہ — دیے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
بنگالا سو رہنے اسے گھر ہوا — ممالک سب مقرر اسی پر ہوا

---

(۱) جگچہ توں منگے واں سو دیونگا اے نار (۲) دہات شہراں (۳) خوب ہے

بزاں زہرہ کے تائیں لک چاؤ کر ۔۔۔ دِئے شاہ مریخ سوں بھیاؤ کر
ہُوا زہرہ کوں دیک مریخ شاد ۔۔۔ خدانے دیا اس کوں اُس کا مُراد
سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا ۔۔۔ صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

قطب شاہ ہور مشتری شاہ مِل ۔۔۔ دکھن کوں سو جانے ہُوے ایک دل
منگے اُن دونو ان دونو کن وِدا ۔۔۔ کِئے اُن دونو اُن دونو کوں دُعا
کہ مریخ زہرا جو انپڑانے آئے ۔۔۔ منا شہ کِئے ہور اُنوں کوں منائے
تمیں دونوں یاں راج کرتے اچھو ۔۔۔ ہمیں جاتے ہیں پھر دھرتے اچھو
کہ مشتاق ہو کر اچھیں گے ہمیں ۔۔۔ خبر بھیجتے جاؤ اپنی تُمیں
جکچ کام مقصود اچھے ہور بات ۔۔۔ سو لکھ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات
کہے تج کِئے اب جو آدھار ہمیں ۔۔۔ ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہمیں
رضا دے کہ تج سات ہمیں آینگے ۔۔۔ بڑا مرتبا اِس تے بھی پاینگے
صبا[1] اوٹ شہ دیکھنا تجھ مُکھ ۔۔۔ نہیں کوچ ہمنا بھی اس تے بی سُکھ
دینا ہور دولت پو کیا کام آئے ۔۔۔ جو صاحب تج ایسا ہمن چھوڑ جائے
کھڑے رہو وو سب مِلکے یک ٹھار پر ۔۔۔ اپس میں اپے بات گفتار کر
دِلاسا اَنو دونو کوں لی دِیئے ۔۔۔ سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کِیئے
دِئے خیمے[(1)] صحرا میں شہ کوچ کر ۔۔۔ کہ پھاڑاں اچھیں تھیر جیوں دہر پر
زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دِئے ۔۔۔ کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دِئے
وہاں تے سو جیوں ہور دل شاد کر ۔۔۔ چلے بست ہور بھاو سب[(2)] لاد کر
ٹھنڈی ٹھار شہ دیک اُترتے اچھے ۔۔۔ انند عیش اس دھن سوں کرتے اچھے

---

[1] (ن) صبا اوٹھ شہ کا جو آ دیکھیں مُکھ

(1) ڈیرے (2) سواں

پکسکوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ — دونو عیش کرتے اتھے باٹ باٹ

رلیاں سوں دونوں کے رلتے تھے وُو — اسی دھات سب باٹ چلتے تھے وو

برہ کا گرہ سب گنوا وصل پاے — دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آے

جو ویسے میں ماباپ پائے خبر — کہ آتا ہے فرزند دلبند ادھر

بھوت دن پچھیں خوش ہو کر آج کوں — انگے ہو کے لیانے چلے راج کوں

کہ شہ بھی سلامت نے پھر آے ہیں — سنگات اپنے اُس نار کوں لاے ہیں

جو شہ دُور تے دیکھے ماباپ کوں — نزیک آیے مل مشتری نار سوں

پڑے پانوں ماباپ کے شہ نوں[1] — کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل

وو ماباپ کوں شہ گلے لا لیئے — جو نر جیو ہوے تھے سو پھر جیو دیے

کھلے پھول امید ہور آس کے — پڑی پانو بہو سسرے ہور ساس کے

ملے آج یک ٹھار بچھڑے سگے — اپس میں اپے پانو پڑنے لگے

گھر وارے چوندھیر تے شہ اُپر — کہ موتیاں کیر اتھوں پڑیا دھرت پر

تماشا دیکھن آے چوپھیر سب — غنی ہو رہیا آج کوں شہر سب

کہ سرحد بکرشاہ کے گھر تلک — سُنا گو دبھر بھر لیا دان جگ

بکھیرے گئی[2] آج چوندھیر گھر — کہ نکلے رتن بھبیں ہیں کے پھوٹ کر

دیئے دان یوں جگ کوں شہ سیم زر — کہ رکھنے کوں کہیں ٹھار نیں دھرت پر

بہتے کچھ گہر شاہ بخشش کرے — کہ بادل[3] اچھالے سمد ست بھرے

تیرا دان مشہور ہوا اس شہر یتا — کہ بڑوا[4] اسٹیا سمد سا سانت کا

نہ دیکھا کنے دان اس دھات کا — کہ جھڑ لای شنے کی برسانت کا

وو ماباپ دونو پکڑ برسنے — لیکر آئے اس شاہ کوں گھر منے

نگر میں جو آیا قطب شہ نول — لگے بجنے چوندھیر خوشیاں کے طبل

---

(۱) اول (۲) سویوں (۳) زند کہ ٹھار خشکی سمد جا بھرے (۴) کہ آدسے قلم میں نہ کہنے کتا

شہر میں سو عید آج لوگاں کیئے — گھرے گھر انند کاج لوگاں کیئے
لگے حال احوال سب پوچھنے — جو شہ دیکھے تھے سو کہے اُن کنے
سو ماباپ شہ دھن ہو کر ایکدل — یو چارو رہے سُکھ سوں یک ٹھار مِل

دادنِ ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ

براہیم قطب شاہ پر[1] دکھ بھنجن — کہ لیا یا جنے ضبط میں سب دکھن
کِیا شاہ وو پادشاہی عجب — مسلماں ہُوا یو تلنگانہ سب
سخاوت میں دھن دان حاتم سُجان — عدل میں سو ہے جیونکہ نوشیروان
سُرِیا پان ماوے رُمال ہور چھتر — تخت تاج سب ساج مستعد کر
تخت جیو گگن گُن سوں سنپور اہے — کہ جھلماں[2] سو کرتا چھتر سور ہے
دیکھیا فال مصحف کی آیات میں — پنایا سکا شاہ کے ہات میں
سنوار یا بھوت چھب سوں شہ سب شہر — نجومیاں کوں ساعت سعد پوچھ کر
دِیا پاشاہی اپنی قطب شاہ کوں — کہ ڈوسا[3] ہُوا میں کر اب راج توں
قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوی — کہ باپ ہور بیٹے میں نہیں کچھ دوئی
کِتے پادشاہی کیا نیں ہے یوں — کہ کرتا اہے اب قطب شاہ جیوں
بسیا شہ کے انصاف تے یوں دکھن — کہ بستا ہے پانی تے جیوں پھول بن
سو یوں عدل اب شاہ کرتا اہے — کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اہے
جو شاہاں اپس کوں کھولتے اہیں — کھڑے کھان سب ڈرتے کھاتے اہیں
شہی جیوں کیئے شاہِ عالی جناب — نہ دارا کیا ووں نہ افراسیاب
جو اچنے تو اچنے تیرے وار جم — سکندر فریدون ضحاک جم

---

(۱) دشمن (۲) جھلم یا جواہر جھمر سور ہے (۳) بوڑھا

شہنشاہ غازی قطب شاہ توں — شہاں سب ستارے کہ ہے ماہ توں
عجب تابش ہے تج مکھ نور کوں — کہ طاقت نہیں دیکھنے سور کوں
کھرک بیچ تجھ میان ماوے سحاب — تڑنگ آسمان ہور نیزا شہاب
بجھے آگ جلتی ترے ہاک تے — جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے
ترا عدل ایسا ہے ای جگ ادھار — کہ آگ ہور پانی اچھے ایک ٹھار
ترا عدل انصاف ہے جگ اپر — اگن نیر نت مل رہے مد بھتر
محمد قطب شاہ تج ناوں ہے — ہما سو ترے پانوں کا چھانو ہے
توں دانی توں گیانی توں دانا رہے — توں فاضل توں کامل توں اوتار ہے
توں[ا] ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے — دریا لیا ئے کف موں اپر شرم تے
توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اپر — کہ غالب ہے جیوں آگ آتش اپر
توں جیوں نوح پاتال جل کھار ہے — دھرت جہاز انبر سو اوزار(۱) ہے
پون ڈول(۲) امولک ہے لک ساز کا — بھوں(۳) لنگر اس بے بدل جہاز کا
جو جھمکائے شہ(۴) توں گھر تاج تے — عجب کیا جو سمدر سکے لاج تے
کہے ہدہداں جا سلیمان کوں — کہ شہ دار آوے منگن دان کوں
کہ شہ دار تے گر جکچھ دان پائے — جنم بیٹ اپنے حشم سات کھائے
درم سور کھوٹا چلے نا کہیں — کہ سکا قطب شاہ کا اس ہانہیں
جتر شاہ گنونت گیانی ہے توں — کہ حکمت ہیں لقمان ثانی ہے توں
انگوٹھی سلیماں کی تجھ ہات ہیں — کہ تاثیر عیسیٰ کی تجھ بات ہیں
ہر یک علم ہیں شہ توں ماہر ہے سب — چھپا راز تج آنگے ظاہر ہے سب

[ا] (ن) تج ایسا سخی کون ہے دھرم تے۔
(۱) اوزار (۲) ڈول (۳) ابیں (۴) جھمک

بُردن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

رتن لا سنوارے مُکلّل محل — سو مریخ یاقوت نیلم زحل

انگن آسماں ہور بادل سو فرش — کہ منڈوا سو کرسی چھجا جیوں ہے عرش

مرصّع جڑیا تخت واں لیاے کر — سو اُس تخت پر شہ کوں بسلاے کر

ملے دوستاں آج چوندھیر تے — انند عیش کرتے ہیں بھی سیبر تھے

سو جلوا لگے دینے سب شاہ کوں — سُلکھن سکی مشتری ماہ سوں

زر بنا کیئے سور کا قرص توڑ — پنائے رتن گھنگے[1] طبلے کوں پھوڑ

مشاطہ ہو حور آئے جنّت تے کھل[2] — کہ پردا ہے اسمان تارے سو پھل[3]

سو اسمان کیں[4] در سوں یوں جگمگے — کہ پھولاں کے منڈویاں کوں تارے لگے

ملے قطب ہور مشتری ایک ٹھار — ہُوا آج جگ میں انند بے شمار

سو جبریل قاضی ہو واں آے کر — فرشتیاں کوں مہمان سب لیاے کر

بندیا مہر اُس نار نادان کا — سو حاصل زمین ہور اسمان کا

زمیں تھی سو ہُوی آج جیوں آسماں — کہ ہے قطب ہور مشتری کا قراں

اپس دل کوں سب دوست شادی دیئے — سو شہ کوں مبارک بادی دیئے

سو نثر شور غلّ غال ہُوا سب تمام — کہ جلوے کیرا کام ہُوا اب تمام

گئے شاہ عاروس خلوت منے — لگے دو نو عیش ہور عشرت منے

سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے — بکس سوں سو پک لٹ پٹانے لگے

گھنگٹ کھول بوسے لئے ذوق سوں — سو چولی کے بند توڑ سٹ[5] شوق سوں

کدھیں ہات موں پر دھرے لاج تے — کدھیں کی نکر سوں عشق آج تے

کدھیں کی نکو آج چھوڑو صبا — کدھیں کی کہ یو کیا تُمارا وضا

---

(۱) گھن کے (۲) کھول (۳) پھول (۴) گر (۵) سٹے

لذت ایسے کاماں کی وو پائی نیں   کدھیں ایسے داواں میں وو آئی نیں

وو اس کام کوں بھوت پچواتی تھی   سہیلیاں منے کھاٹ کر جاتی تھی

جو رہتی لذت پچھ سکی پاوے گی   نوشہ کوں اُنے کھینچ کرلیاوے گی

پھراتے اسچھے ہات شہ ٹھار ٹھار   کہ تھی شوخ چنچل اُتم ذات نار

پتاں تن انھا پاک صاف ہور سنوار   کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار

کہ قر میزی ریشم تے انگ نرم تھا   وخت بے شرم خیال سو گرم تھا

کدھیں کرڈ[1] دیوے گود میں بیس کر   کدھیں لیٹ جاوے ستم بیس[2] کر

کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے   کدھیں شہ کو ستنیں پکڑلیں اپے

کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا   کدھیں کی اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا

کدھیں کی کہ سردی تے تن سرد ہے   کدھیں لیوے بھانا کہ سر درد ہے

کدھیں دل کے رازاں کہے کھول کر   کدھیں کیں کے قصے اٹھے بول کر

کدھیں شہ کوں ٹک لاوے باتاں منے   کدھیں ہات دے شہ کے ہاتاں منے

کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوستی   ہوی بے ادب شاہ سے پھوستی

غصا نار کاپوں ہے اس نار میں   کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں

لگی شہ کوں تل تل تپانے سکی   کہ نیں دیتی ٹک ہات لانے سکی

کہ اس کام کوں بھوت پچواے ہے   سہیلیاں منے کھاٹ کر آے ہے

سکی[3] کوں بھوت چھند سوں سنپڑاے کر   دوراناں کی بندشش منے اُس جکڑ

جو شہ کیلی دستے قفل لے تلاز   کھلے دھن کے طبلے سو لعل آے بھار

سنگھر شہ سوں سنگرام دھن کی اچھے   کہ یاقوت داون میں بھرلی اچھے

شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی   بسراتا جو تھا سو ہوا پاینتی

سُہاتے تھے شہ دھن سوں اس وقت یوں   کہ ہرنی کوں لے بیٹتا باگ جیوں

---

(۱) گرڈ   (۲) بیس   (۳) سود ھن

چلیا تنگ کوں نچے ہیں شہ کا ترنگ ہُوا سُست آخر کہ تھا ٹھار تنگ
لگی ٹھینس[1] اُس ہور ہُوا لنگ پا ے کیا تنگ کوچ منے آے جا ے
کھلیا پھول تن[2] کا مدن باو تے کہ خوش ہے و سُنبھوک کی چاو تے
چنچل چلبلا جو اُٹھی شور کر ہرانا چلیا پا ینتی کے ادھر
پریکا[3] جھٹنت شہ چھٹے اس سوں جب بچھانا ہُوا تھا نگرا گھول سب
کیئے رات بھو دھات دھن سات[4] پلنگ بجر کے وو پا ئے بجر کا پلنگ
سو دھن کوں ہلا کر پریم مد پلا ے بھوت دھات سمجا اسے ہات لا ے
رہی دوستن[5] یوں وو اس دوست سوں کہ جیوں مغز ملکر اچھے پوست سوں
سُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

دعا خواستن محمد قلی قطب شاہ

الٰہی مُنجے دے ترا دھیان توں سو دولت حیات ہور ایمان توں
الٰہی گُنہ تے جھٹک بار[6] دے ترا دھار ہوں مُنج آدھار دے
الٰہی توں جس دے ہر یک کام میں میرا ناؤں کر خاص ہور عام میں
الٰہی توں خوشحال رکھ مُنج جسم دفے کر بلا دُکھ درد ہور غم
الٰہی توں دشمن کوں تلپٹ کر بُریاں کوں دُنیا میں تے سب چٹ کر
الٰہی توں دایم مُنجے شاد رکھ بلایاں کے بنداں تے آزاد رکھ
الٰہی مرا مرتبا کر بُلند سدا دے مُنجے عیش عشرت انند
الٰہی مددگار توں ہے مُنجے مددگار ہر ٹھار توں ہے مُنجے

الٰہی قطب شہ تیرا داس ہے
قطب شاہ بندے کوں تج آس ہے

---

(۱) ٹھینچ (۲) دھن (۳) پیرت کا جھٹن (۴) سوں (۵) دوستی (۶) بار

خاتمہ

قطب مشتری ہیں جو بولیا کتاب سو ہوی جگ میں روشن کہ جیوں آفتاب
اول ہور آخر کے کاماں پچھان دنیا میں رکھیا ہوں میں اپنا نشان
نشانی رکھے باج چارا نہیں کہ دایم کوئی رہنہارا نہیں
سنار ہو کے سُنّے کے لفظاں گھڑیا تِن معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا
کتا ہوں کہ یو کھول مقصود سب بتا ہیں مشقت کیا اس سبب
کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب
جنے شعر بولیا اُسے کیا اچھے غم کہ جیتا اچھے ناؤں اس جگ میں ہم

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے
۱۰۱۸

ضمیمہ مثنوی قطب مشتری

رستن شاہزادہ از تہلکۂ دریا

خدا کے کرم سوں جو نکلیا بہار — خزاں تھے النگ جوں کہ چکلیا پہاڑ
... کوں چھوپ اگل ہوا ... — سو راحت سوں غم سب مبدّل ہوا
جو دیکھیا کہ یک جھاڑ ہی خوش ہوا — نہ دیکھا سو میوا دِسیا واں نوا

... ... — ... ...
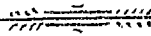
... تختے پہ بھوکوں سوں کھانے تیے — ولی اشتہا ساتھ کھایا اپے
کیا جوع کی ... ... — ... سب جفایاں فراموش تو
بھو تیک دن جو گذرے تنہو جاں کندمے — سو اس جھاڑ تل جا متا نند مے
... ... وہاں سوے کر — آسودہ دکھیا ہشیار ہوے کر
جہاز یک آتا ہی کڑکیاں کوں لگ — رہیا منتظر خش ہو آئے تلگ
لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام — کیا شاہزادہ انگے ہو سلام
انھا یک بڈا ان منے کی ستیں — جواب اُن دیا پھر علیکی ستیں
مہربان ہو بہیر پوچھا حوال — توں کون ہی تیرا کیوں گذرتا ہی حال
تجے کھانا پانی ملتا ہی کیوں — یکیلا اگے کیوں توں کہہ ہی سو تیوں
کھیا حال میرا اگر تم سنے — اسی تل ہیں مردود کر مج کنے
یہ واخا نہ سو سیا ہی کئیں انس و جن — مشقت سوں دریا ہیں ... آٹھ دن
مرا باپ تاجر انھا محتشم — ندیکھیا اچھے کوی دنیا میں کم
کہ مال ہور متاع اس کوں بے حد انھا — سو کی لکھ تو زربفت کا ... انھا

جواہر خزینے میں فاضل اچھے ... ... اچھے
جو کشتی میں آتے تھے کئی لوک ... نہ فہمے تھے یو زباں ... ...
یکایک قضا آسمانی ہوا بلا ییک کشتی طوفانی ہوا
کہ پھٹ جہاز سب لوک واں ڈپ گئے یکیلے ہمی ییک تختے پہ رہے
سو ماں باپ ہور مال سب جائے کو رہیا ہیں دگد سوں یہ دکھ پائے کو
الم بھوت کھینچیا دریا میں یو تن گیا غم نکل گرڑ جو دیکھیا تمن
کہیا حال اپنا جو اس پیر سوں سنیا پیر حیراں ہو دلگیر سوں
کہیا تج یکیلا یاں کر گئے اگر تو رہے تو رکھیں گے ہمے
کہیا عجز سوں پھر وو قدماں کو چُم کرو تج سرافراز ما باپ ہو تم
... وہ پیر اُس جان کو دک دکھیا شفقت سوں خدمت میں اپنے رکھیا
... ... سوں اس کے پکڑیا چرن لگیا خش ہو دن رات خدمت کرن
... ... مل اتھا ہر یک بات میں بھوت کامل اتھا
... ... دھر کوں چلیا پیرواں تھے اپس شہر کوں
... ... کہ اُس شہر آنگیں اتھا ردد بل
... ... جا ادب سوں تھا خدمت میں ہر یک جا
انگوٹھی تھی یک شاہزادے کنے کیا فکر یو کیا سبب ہج کنے
رلیا تو سو بیچیا انگوٹھی کے تئیں خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں
دو اس دہات سوں خوش دھر چاکری اپس کا اپے کھا کرے چاکری
کہ ہیں خوب میوا جو پاتا اچھے کہ عامل کے تئیں بلکہ لیاتا اچھے
تھا اس دہات دو سال ہو کر بندا کہ عامل تھا اس باب تھیں شرمندا
کچ یو مرد ہمارا تو کھاتا نہیں یو اُپکار اس کا میں توڑوں کہیں

اگر کچھ عامل جو دینے کوں جائے
شہزادہ تو پاواں اُپر ہات لائے

کہ بالفعل تو کچھ نہیں احتیاج
منگوں تج سکنے ... ...

یو بہانے ستیں کچ لیوے نہ وو
کہ یک دن ... ...

کہ اس وحات خدمت منے چت اچھے
... ...

سو تقدیر چند روز تو یوں رکھیا
قضا ... ...

منگے جس کوں انپڑاسے مقصود کوں
وہی ... ...

شہزادہ ہو دلگیر یک روز سخت
گیا رود کڑکے گمانے وخت

بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم
تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم

کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے
نگر جگ ہیں عمان ثانی اہے

یو چوڑان ڈونگاہی یکساں دکھائی
کہ اس شان عظمت سوں یو کاں تے آئی

بزرگی یو حق نے ہویدا کیا
ولے کس زمیں پر یو پیدا کیا

کہ توفیق حق سات مستید ہو
سو جا دیکھنا کاں تے نپجا ہے یو

یہ ... ... اگر راز ہیں
دو جگ ہیں اچھوں تو سرافراز ہیں

یو وسواس آیا جو اس دل اُپر
اُٹھیا واں تے رُخ دھرکے منزل اُپر

رضا لینے عامل کی آیا نزیک
کہیا میں منگوں تج تے کئے یک بھیک

گزرنا ہے مج دل پہ یہ فصل نقل
کہ دیکھوں کہ اس رود کا کاں ہے اصل

رضا پاؤں تو جاؤں ہے مدعا
ہر یک جا پہ کرتا اچھوں تج دُعا

سنیا جوں یو عامل سو حیراں ہُوا
بہت حیف کھاکر پشیماں ہُوا

کہیا تیرے دل پر یو کیا ہے خیال
نہ لے سر پہ مستی یو امر محال

کہ تج سینہ کو تہ درازی ہے راہ
کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ

توں کاں جا سے مغرب عقل تمام ہے
واں آدم توں جانے کا نئیں کام ہے

کھیا شاہزادہ کہ چارا نہیں　　یو دل کا طلب پھرن ہارا نہیں
کہ ناچار تم مج کوں دینا رضا　　نہ جانو کہ مج سر پہ کیا ہی قضا
قضا تو پھرن ہار نئیں ہی کدھیں　　بغیر از رضا بن چارا نہیں
اگر ہووے رضا تو یو دل شاد اچھے　　نہیں تو مرے دل پہ سو داغ اچھے
ہریک وضع کہتا یو جیو جاؤں نا　　بھلا ہی جو تیرا رضا پاؤں نا
سو عاقل کھیا ہی یو حکمت اللہ　　جدھر من منگے جاؤ تم بسم اللہ
دو حکمت خدا کا وو آپی بنجے　　کہ صحت سلامت سے جاوے تجے
کروں کیا میں اُپکار تیرے اُپر　　توں لی حق دھرتا ہی میرے اُپر
یوں کہہ کر منگایا صندوق آپنا　　سو حکمت ستیں کھول کر ڈھاپنا
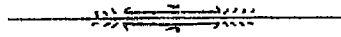
رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (ردو)

توکل کرا باند توشہ وزاد
رضا لے چلیا وو شاہزاد

ندی کے کنار پنچ جاتا اچھے
ملے پھل پھلالی سو کھاتا اچھے

اسی دھات سوں جوں چلیا چند روز
نہ گذریا سفر ... ...

سو اتنے میں جا ییک بر میں پڑیا
نہ دیکھیا ... پانی ...

ملے گھانس بھی کھانے منگتا اتھا
اِسی آس ... ...

جو ایسے میں جا ایک پڑیا دیگ میں
کھیا جیو جاوے گا یاں بیگ میں

نہ سکتا تھا بھوکوں انگے ڈگ دھرن
لگیا حق کے درگہ میں نالش کرن

مناجات کیتا ای پروردگار
اگر موت ہے مج تو بیگی سوں مار

جو چند روز باقی اگر ہے حیات
تو جاں کندنی تھے مجھے دے نجات

کہ جوں جوں عذاباں یو سہتا اچھے
ونے عجز ستیں سو کہتا اچھے

سو رحماں کوں یوں عجز جب فہم ہوا
اسی تل میں راحم کر ارحم ہوا

کھیا شاہزادہ اپس دل میں آن
بھر حال دیکھوں یو چڑ کر ٹھکان

چڑیا جوں وو ٹھیکان ات چاؤ سوں
مشقت بھوت پا کے بتواس موں

اُپر چڑ ہریک دِھر نظر جب کرے
لگے دُور دِستے درختاں ہرے

وو دیکھیا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا

رہیا تھا جو نر جیو جیو چھوڑ کر
وو دیکھیا سو جیو پا چلیا دوڑ کر

نزیک جا کے دیکھیا سو جوں بہشت تھا
جو کچ جگ میں ہونا سو سب کشت تھا

ہریک قسم کے واں تھے میوے لگے
بیتا چن کے کھایا جو جیو نا بھگے

وو بہوسے نفر کھاکے پانی پیا ۔۔۔ ٹُک آرام پاکر ہوا خوش جیا
کہ مقصود پاکر وو سنتوس کا ۔۔۔ لگیا سیر کرنے وو فردوس کا
کہ جوں سیر کرتا چلیا باغ سب ۔۔۔ امیانے کوں اپڑیا سو دیکھیا عجب
یک قطعہ زمیں میں جو کتیا نظر ۔۔۔ ہے سنّے کے جھاڑوں کو جوہر کا بر
درختاں دو سُنّے کے جوتی دِسے ۔۔۔ کہ خوشے اُسے لعل موتی دِسے
خریطیاں میں جوہر کیے تھے جتن ۔۔۔ بھتر تھے جھمکتے تھے سورج نمن
وو خوشہ جو ہر یک پر نور تھا ۔۔۔ نین دیکھنے اُس کوں معذور تھا
سو دیکھ دل سے بھوت اچنبا کیا ۔۔۔ بر توڑ دیکھوں کہ آنکھیں گیا
کہ جوں ہت پساریا وو یک توڑنے ۔۔۔ نزک تھا جو یو کانپ جیو چھوڑنے
بھوت زور سے آکے اس گرگدی ۔۔۔ بسو گھبری سوں بے تاب ہو کر تدی
پڑیا واں جو اس دھات بے سُدھ ہو ۔۔۔ پڑے جو ملول آپنا بُدّھ کھو
دہاں تھے ہشیار ہوکے اس تھر شتیں ۔۔۔ کنارے گیا تھا سو کر دُرستیں
کہ یا رب کھیا کیا ہے یو معجزا ۔۔۔ سو پایا تنہا ہیں ناگہانی سزا
کیا شکر بھوتیک باچیا کے جان ۔۔۔ بہر حال پھرنے لگیا گلستان
جو دیسے میں غوغا اٹھا یک ڈھیر ۔۔۔ کہ آتا تھا یک بادشاہ با وزیر
دیکھیا شاہزادہ جب وو دیدیا ۔۔۔ سو ہیا چھپ کے ماریا تھر پیں دبا
فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے ۔۔۔ ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے
دہاں شاہ اتریا اِدک ذوق سوں ۔۔۔ وزیراں واں مجلس کیے شوق سوں
لگے بات کرنے سو ہر یک دھات ۔۔۔ جو اتنے میں شاہ بولیا یو بات
کہ لِودن تھے تمناکوں میں پوچھتا ۔۔۔ کہ کیا حال ہے کرنا ہیں یو جتا
یو سُنّے کے جھاڑاں یہاں کی ہوے ۔۔۔ یو خوشے جواہر کے کاں تھے ہوے

که مجھ دل میں لیا دن تھے یو وہم ہے — نہ تمنا کسی کوں تو یو فہم ہے
که آیا اہے میرے دل میں سو آج — نچھوڑوں گا تمنا یو فہمائے باج
وگر نیں تو ماروں فرنگ ہات میں — که ہر سات گردن کوں یک سات میں
یو سن کر وزیراں گئے ہڑبڑا — تھا پختا یک ان میں ہوا وو کھڑا
که حرمت سوں دایم جیا تھا اُنے — بڑیاں کی جو خدمت کیا تھا اُنے
انگھیں ہو کیا شاہ تیں وو عرض — نہ تھا آج لگ یو فہمنے غرض
تھا تج باپ دادے کی خدمت میں جب — تدھاں تھے ہی جھاڑ ہے لو تج سب
ولے کوئی عاقل سو پوچھا نہیں — که یو پوچھنا کس کوں سوجیا نہیں
سمجنے یو تج دل پہ آیا ہے موز — رضا دیے جو ڈھونڈیں اُسے چند روز
یہاں تھے ہمیں سات مل جائیں گے — ہریک جا یو ڈھنڈ کر خبر پائیں گے
خبر پائیں گر یو زہے بھاگ ہمن — وگر نیں تو سنپڑے ہیں فرزند و زن
که یو بات سن شاہ دیتا جواب — خبر لیاؤ تم راستی سوں شتاب
اگر جائیں تم نہاٹنے کی سبیل — سٹوں سب کے نہنوا دکھانے میں پیل
اٹھیا سب کوں اس دھات دے کر نہیب — منگا کر ہوا سوار تیزی رکیب
غصے سوں چلیا شاہ وہیں اوٹھ کر — وزیراں رہے وانچ سب روٹھ کر
فکر وند ہو کر بچارے سو بل — کہے شہ برائی پہ رکھیا ہے دل
نہیں فہمتا بات یو خام ہے — پس اس سات جانے کا کیا کام ہے
یہ کہہ کر کھڑے رہے وو ساتو وزیر — چلے واں تھے راضی ہو سب بیک دگیر
جوں انگھیں ہوا ان کا وو ڈگ گزر — دیکھے چھپ کے بیٹھا یک آدم بشر
سو پوچھے که توں کون ہے اے جوان — رہے کیوں توں کیا کام کرتا ہے یاں

بازگشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

کہ ساتو وزیراں تو اس جان کوں　　دعا بھوت کرکر سو اسمان کوں
ہریک بات کا سب وو پاکر ندا　　کتے شاہزادے کوں ساتوں ودا
وزیراں پھرے پاکے مقصود تو　　چلیا شاہزادہ پکڑ رود تو
چلیا جائے یکیلا ندی کے کنار　　اچھے دشت ویراں اگر کوہ غار
کہ دسے رود کٹر کا اسی راہ تھا　　نگہدار ہریک ٹھار کرتار تھا
اگر کئیں ملے گاوں تو پالے آتش　　وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش
زمانے ستیں بھوت جھٹنے لگیا　　سو اس دھات سوں باٹ کٹنے لگیا
مشقت جفا باٹ میں بھوت کھینچ　　کیتک دن کوں یک شہر دیکھیا سو پہنچ
چلیا ذوق سوں دیکھ کر وو نگر　　جوں بھوکے کوں نعمت ملیا ہے مگر
ہوا خشں بھوت دن کے پردیس میں　　بیٹھا بسم اللہ کہ کے اس بیس میں
عجب اس شہر کا سو مروت وسیا　　کھڑا ایک جوان خوبصورت دسیا
دیکھیا مکھ اُپر نور جوں سیم اُس　　انکھیں ہو کیا آکے تسلیم اُس
مسافر یو ہے کر محبت سوں دیک　　سو خشں خلق ستیں کیا وو علیک
کھیا توں یاں چند روز مہمان ہو　　لیا مہر سوں ہات میں ہات وو
شہزادے منے دیک حیا ہور شرم　　لگیا ات محبت سوں یاری کرم
لجا جاؤ ستیں اُسے بیسلا　　سو محرم کیا گھر بھتر پیسلا
تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے گشت　　لگیا بولنے یو اپس سرگزشت
نکل باپ سوداگری تین سو مر　　آنو سب موے تو ہوا مج یہ قہر

سو بھی باٹ میں بھوت ولتے دیکھیا — سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا

مرادو کھ ہور کشت کھیا نہ جائے — کہ غیر از خدا کوئی مقصد نپائے

نجانوں فلک کا کتا روس تھا — جو اچھنوں جفایاں پھروں سو ستا

یوسن حال دیکھ تلملایا اُسے — برے کھان پانی کھلایا اُسے

کہ جوں کھانا کھاکر ہوا ساؤ چیت — دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریت

بندے تھے وو اس میں جناور دلیل — کہ تھا ییک گدڑا و دُسرا سو بیل

وو دونو، منے ہم زبانی ہوا — دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا

یوں گدڑا کتا تھا جو اُس بیل تیں — کہ دایم ملول ہو کے اچھتا ہوں میں

کھیا وو مرا حال نا پوچھ توں — مگر عقل دھرتا نہیں کوچ توں

کہ تیرے حضور تچ پاتے ہیں گھانس — نہ بھر پیٹ ادا یوں نکلیا ہے یانس

جو اُس حال سیتیں بھی نت لک جائیں — سو کھاندے یہ کھاندے بھانا گر لگائیں

خلاصی نہیں عمر میں ییک دن — سو مج حال پر غم گزرنا کٹھن

سنیا جوں کہ احوال یو سب وو خر — کھیا سیک میں سکلاؤں گا ییک ہنر

نکو کھا توں کچ گھانس کا جنس آج — تو فہمیگا تج درد کر لا علاج

کہ صاحب یوسن نہ لیجاوو کہے — سو دو چار دن توں آسودہ رہے

ہوا بیل خوشش جو ہنر ہت چڑیا — یوسن شاہزادہ سمج ہنس پڑیا

جو گھر کی یو عورت نے ہنسنا سنیا — کتی کیا جو توں مج پہ عیباں چنیا

کھیا شاہزادہ خدا کی تو سوں — جھوٹیں، کیا سبب ہیں تمن پر ہنسوں

ہنسیا گھر کی بات ییک یاد آکے مُج — تمے تو نوازے بلا لاکے مُج

یوسن چپ رہے مرد عورت ندی — صبا ہوی پہ بولیا خبر گا وو دی

لیا بیل نیں گھانس نس لکھ منے — مگر درد کچ آکے ہے دکھ منے

که صاحب پوسن کر ہوا ات چکور — کھیا پیرنا نیچ آج ہک ضرور
ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم — یو گدڑا لجا کر منگو گاؤ تم
کہو بیل بدلیں تو گدڑا اہے — سو ڈھونے کو وو برابر اہے
یو گدڑا لجا دیو لادے گا وو — سو وو بیل لاکر تجے ناگر کرو
که اس دن تھا نیچ پیرن فرض — جو صاحب کھیا تیوں چلائی عرض
دیا گاؤ جن نے که نفراں کوں ان — چُھکٹ کا ہے گدڑا سو لادو دوگن
سو بھیجے پھرا بیل کر لے وھندا — لیا گدڑے کوں پاگا ہیں اپنے بندا
دیکھیا بیل کو کٹھے ہیں آیا جو خر — سو پوچھا که تج تیں لے گئے تھے کدھر
وو گدڑا سو اس تھی مشقت پو تُس — که دھرتا اتھا بیل پر بھوت اُس
بچا رہا اپس دل منے فکر کر — کھیا اس دغا دیوں پو ذکر کر
کھیا منج لے گییاں تھے واں سبے گزند — نہ تھا کام تو تج که تھا خوش انند
لجا مج یوں چھوڑے ہریالی بھنز — که کھا کھا جوں لڑتا تھا نہالی اُپر
انوں کا سو جوں بیل لیا آنپڑائے — بڑاں اس ہریالی تھی مج بھار بھائے
سو تب بیل پوچھا که مج باب ہیں — دھنی کچ کھیا زیاں ہور لاب ہیں
سو گدڑا کھیا ہوئے ہیں پوسنیا — که تج باب ہیں عقل وو یوں بُلیا
دیا گا وو ہی کوں وو صاحب جواب — تو وو بلا طالت نخیں نا ہوئے بیاب
صبا گھانس کھا بیل خوب ہوئے بھلا — وگر نیں تو پرسوں جو کاٹے گلا
اگر کوئی قصاب مانگے تو دیو — وگر نیں تو بانتیاں سوں نیچ بیل لیو
پوسن کر ہو عاجز پڑیا اس کے پانوں — کھیا کچ سکا اب جو جینے کا ٹھانوں
سو گدڑا کھیا گر توں منگتا ہے خیر — صبا لگ نہ رکھ گھانس رہڑے بغیر
جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے — گیا درو کر کاٹنے تج ڈرے

یوسن شاہزادے کی بدسب اٹھی — سو حیران ہو ہنسنے لگیا مسکٹی

ہنسنا دیک ہوے مرد عورت تو زار — وسلے یو تو ہنستا تھا بے اختیار

غصے سوں ہوا رنگ دونو کا زرد — کہی کیا کام ہنستا ہمن پر یو مرد

کھیا شاہزادہ کھالا کھان سواں — نیں ہنستا تمن پر نہ ہو بدگماں

سو گھر کا دھنی یوں بھوت زٹ ہو — تمے کیا سبب پس ہنسنے کھول کو

کھیا شاہزادہ آسے ہو بجبید — کہ یو کھول کہنا نہیں کچ مفید

تو اس شرط سوں تج فہماؤں (ہیں) لک — نہ کر توں گر عورت جتا رے بلک

کیا شرط عورت سوں رکھنے مبھم — منگیا شاہزادہ دوات ہور قلم

نہ تھا اس کے گھر میں قلم ہور دوات — منگایا سو ہور کئیں تھے عورت کے ہات

وو لیانے کوں اُٹ کر جو منگنے چلیئیں — جو روٹی پڑی گود میں تھے تلیں

یو دوڑی جو ہمسایے کن جا منگیں — وو روٹی پڑی جاگتے کے اگیں

سو کتا جو بیٹھا انخا انک موچ — تو اتنے میں مرغا سٹیا آکے چونچ

کتا دیک ہشیار ہو کے اوٹھے تلک — مرغ لیکے روٹی گیا واں تھے تلک

... زٹ ہو کے کتا یوں کھیا — نہ دیکھیا ایسا مرغ میں بے حیا

یو کلکوت سوں کیوں سٹیا آکے موں — بشرمی دیکھو اس کی کس حد لگوں

دیا جاب پھر مرغ کے سگ نجس — ہے بے شرم توں ہور نمک کھاے جس

اول تھے کتے تج ناپاک سگ — وسلے تیرے صاحب میں نیری ہے رگ

توں کتا اہے کچ نہیں تو ج خام — ہے صاحب جو تیرا سو تج تھے ہے خام

پوچھیا سگ کہ صاحب مرا کیوں ہے خار — سو مرغا کھیا سن اپیں ہر زکار

کہ کم عقل پن کیں نمرداں بھلے — یوسن بات عورت کی پڑنے گلے

مسافر مرے گھر کنے کھول راز — تو اس خون ... ... ہوے دراز

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا — پھر اُس جان کے دل کوں دندا لگیا
ہنسیا کی توں سچ کہہ بہانے یو چھوڑ — سو عورت کوں یاں تھے دیا ہوں کی دوڑ
دکھیا شاہزادہ جوں اس کا تلاش — دیا اس کو سوگند نہ کرنا کے فاش
کھیا ییک دارو ہوا منج کوں دست — کہ تھی وہ سلیماں خزینے کی بست
وو دارو میں کھایا سو خوش تن ہوا — زباں سب جناور کا روشن ہوا
کھیا بیل گدڑا کیے یوں بچار — سو اس کے بدل میں ہنسیا تھا دوبار
وہاں تھے کو تے کوں اٹھیا مرغ بول — سو کیوں نا ہنسوں بات سن یو امول
کہ مرغا ہور کتا ہور بیل ہور خر — کھیا ان کے احوال سب سر بہ سر
... پشیماں ہوا مرد ات — سمج مج نہ تھا کر منگیا معذرت
خشحالی سوں بیٹھے سمج کر دو تن — سو اتنے منے لیای عورت لکھن
نہ تھا بات کا کچ اُسے یو سمج — مرد تین سو لکھ دیو کر لائی دھج
کھیا مرد ناپڑ گلے رہ توں چپ — بجد دیکھ اُٹھ دو لیا کھپ کھپ
جو دیکھیا کہ بیٹھی غوغا سمیت — سو شانیاں ہیں دس پانچ کھنچا جو بیت
کہی جب وو چرکے لگے خوب وس — بلاگی نہ بولیا تو اتناچ بس
دیکھیا شاہزادہ انپڑتی ہے لت — چھڑایا جو آ درمیاں کر منت
ہریک بات عورت کی نا سن عزیز — کہ اس عقل میں نیں ہے اکثر تمیز
چلے مرد عورت کے گھر کے منے — جو نقصان اچھے اس کے جم پے منے
نہ سن بات عورت کی بد ہے بڑی — اگر خوب اچھے بی شکر کی چھڑی
... تھا شاہزادہ وہاں — کیا خوب ہمانی پھر وو جواں
وہاں تھے گیا شاہزادہ تنا — کھیا اب موافق نہیں یاں رہنا
لیا چار ویں دن سو ان تھے رضا — دکھو کاں تھے کاں لگ ...

رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

چلیا شاہزادہ وہاں تھے جو اُٹ
ندی کے کنارے جو مارگ تھی ٹُٹ

کہ دن رات چلتا اچھے باٹ وو
ہریک جا اُلنگتا قلب گھاٹ وو

پڑیا جا کبل ییک جنگل منے
نہ تھا پان بن بھوک کوں بل ہنے

سو اس دھات مشکل اتھا چار ماہ
مشقت سوں ہر وضع چلتا تھا راہ

فلک تھے بھوت سوسا محنت جفا
دکھیا یک بیاباں کہ تھا باصفا

دسیا اس میں یک کوہ نادر نچھل
لگے جھاڑ میوے کے ہر جنسی پھل

اتھا کوہ پر ییک قدرت سوں طاق
کیا اس منے ییک عابد وثاق

سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من
دکھیا کے تمن تھا سو پکڑیا امن

بہت عجز سوں جاکے پکڑیا قدم
کھیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم

دکھیا شاہزادے کوں عابد اپیں
نوازش سوں پوچھا وو ناؤں اپیں

کہ توں کون ہور کاں تے آیا ہے کہ
سو مج آنکھ تل توں دسے نسل شہ

کھیا شاہزادہ ہوا اب فقیر
کہ مج باپ تھا سخت تاجر کبیر

اُنو سب کوں ماریا وو رب جلیل
و مج دل سے بابا دکھوں اصل نیل

سُنیا شاہزادے تھے عابد یو حرف
کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف

نکو جھوٹ کہہ تو میرا پند ہے
توں مشرق کیر سے شہ کا فرزند ہے

دیا مج ہریک بات کا حق شرف
بھی تج بن نہ جاوے گا کوئی اس طرف

دکھیا جو کرامات کا ہے دھنی
پکڑ پاؤں بولا اے منعم غنی

خدا تج کوں دیتا ہریک کشف راز
مجھے باٹ دکھلا کے کر سرفراز

سو عابد کہیا حق دیوے تیری داد ۔۔۔ ولے سن کہے تیوں توں پاوے مراد
یہاں لگ زمیں تھے سو آسان آئے ۔۔۔ ہے انگیں دریا کیونکہ جانے کوں پائے
اگر توں منگے جائے دریا النگ ۔۔۔ تو اس رود کڑکے پہ اچھنے کلنگ
سو ہر یک کا ہے اونٹ کے نادھڑ ۔۔۔ توں غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ
... پانوں پکڑے گا اس کے تو کھینچ ۔۔۔ چلے لیکے دریا اُپر تج کوں ونچ
وہاں ہووے یو دریا کا پانی کمیں ۔۔۔ سو پیلاڑ پولاد کی ہے زمیں
وہاں تجے محنت سوں جاوے ہزار ۔۔۔ دسے تج روپے کی زمیں ہور جھاڑ
وہاں تجے بھی نا چھوڑ انگیں ہونا ۔۔۔ کہ جاں لگ اچھے بھوئیں جھاڑاں سنا
وو جھاڑاں پہ دھرتے یو مرغ آشیاں ۔۔۔ اپس تیں واں یوں سٹ جو ہونا ہوے زیاں
جوں النگے توں اتنے ملالت ستیں ۔۔۔ شکر کر کے اپڑیا سلامت ستیں
دسے ییک نادرواں میداں تجے ۔۔۔ خُشی ہووے حاصل بے پایاں تجے
وو میداں میں ہے ییک گنبد بے نظیر ۔۔۔ کہ جس میں تجے بہتا ہے قدرت سوں نیر
نرت جانو یک جوں کہ گنبد دسے ۔۔۔ جیسے آرسی سقف دیواں اُسے
کہ ہے اس منے ییک ستے ضرب ۔۔۔ یو چارو ندیاں جس تجے کاڑیا ہے رب
جو یک رود نیل ہور دُسرا فرات ۔۔۔ سیوم دجل چارُم سو جیحوں نبات
نظر جو پڑے واکے یو بھید تج ۔۔۔ سو حاصل ہوا جان امید تج

... ... ——————— ... ...

.... ——————— ... ...

.... ——————— ... ...

... ... ۔۔۔ ... سوں کر جج کفن ہور دفن
... ذوق سوں آپ راہ ۔۔۔ جدھر من منگے جا خدا کی پناہ

اگر لیائے یو سب وصیت بجا
تزا ہوئے حاصل نیت بجا

سو عابد کھیا سب اُسے کھول یو
لگیا شاہزادے کوں معقول یو

ہُنر باٹ جانے کا پایا وُنے
سو عابد کنے خش سراپا وُنے

کہ جس وضع سوں پند عابد کیا
اسی پند سینتیں وہاں لگ گیا

عجب ییک گنبذ دسیا انک تل
جسوں چار تقسیم ہو بہتا ہے جل

دسیا اس منے ییک قبہ نفیس
کیا فکر بھنزال جانے کوں پیس

جو اس کے بھتر جب سٹیا ییک ڈگ
سو ہاتف کھیا یاں تے گردان پگ

یہاں لگ توں آیا سو دل نہیں بھکیا
جو فتنے کنے جاؤں کرکے لگیا

یو آسمان کے چرخ کا یاں ہے کل
توں جانے تھے البت ہوئے گا خلل

... خوشہ لیا ہور ہوا ...
... ...

کیا پاک اس ٹھار کپڑے وو آنگ
دو رکعت کیا ... ...

کیا داکھ نا کھاؤں خوشے مے اس
تو عابد شریک ہوئے توشے ہیں اِس

اسی قصد سوں آ گیا واں مقام
جے جھاڑاں پہ رہیں تُو وو جناور مدام

دکھیا ییک جناور کوں محکم قوی
وقت فہم جانے کا پکڑیا توی

اِدھر مرغ چارے کے تیں جو اُڑیا
کہ اس پاؤں کا نک ہو کر چڑیا

سلامت سوں آیا کرا نشا گذر
مگر تھا یو عابد زباں کا اثر

جوں انگیں ہوا بانچ یو آسیب تھیں
ملیا ییک بوڑھا شیخ واں غیب تھیں

کھیا یو سو (چم) شاہ کے ہات کوں
بھیجیا تُج کن عابد ملاقات کوں

دیا ہے بدی سیب تج دیو کر
سو کھا بیگدی رکھ نکو لیو کر

سٹیا مکھ مے وو سیب نا فہم کید
بغل تھے وو خوشہ ہوا تب ناپدید

کھیا ہنس کے قہقہہ میں ابلیس ہوں
سو جنت تھے آدم کوں کاڑیا دکوں

کہ تج ہات انگور تھا بھشت کا　　یوں دینا دغا کام ہی مجھ زشت کا
دغا اس تھے دیتا ہوں معلوم اچھو　　تمے کھائیں ہور ہیں سو محروم اچھو
کیا شاہزادہ سو لعنت ہزاں　　چلیا واں تھے عابد کا منزل تھا جاں
دکھیا بات سب سچ ہی اس موت کا　　تو لیایا وصیت بجا فوت کا
سو اس قبر کا واں عمارت کیا　　کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

دیا تھا جو توفیق اُسے داد گر　　پھریا شاہزادہ تو اتنا سفر
کھیا اب کناریں بیابان سے　　ہریک حال جانا اباداں سے
اسی قصد دریا بند ھارے چلیا　　سنے کان ناچرڑ تلارے چلیا
سو نس کھانا پانی کی شادی نہ تھی　　کدھیں اس پہ منزل کی وادی نہ تھی
دہاں کی سو پھرتے تھے ... ناگ　　تھے بکریاں کے کلباں نمن رنپچ باگ
ہنڈیں بور بچے تو واں بے حساب　　ہرن دوج تیں مارتے تھے ...
دکھیا شاہزادہ ہراں (؟) گداز　　مناجات کیتا کہ اے بے نیاز
بلایاں کبل مے پڑیا ہوں سنبھال　　مجے اس بڑے شہر تھے بیگی نکال
سو کر قصد اس ڈرتے باہر ہوا　　ولے جا یک ایسا واں ظاہر ہوا
واں کھانے نہ تھا کچ ہریالی بغیر　　کدھیں جھاڑ کے پات سوں ہوے سیر
کدھیں سعی کرنے پہ مچھلی ملے　　سو خش ہوے نعمت جو سچلی ملے
کدھیں بھوک سوں جیو ہوتا خفا　　سو اس دھات یک ماہ سو سیا جفا
جب اس حال پر رحم کیتا کریم　　بھیا لطف کا اُس اُپر تو نسیم

سو مشکل جنگل تھا سو واں تے سریا   کنارا آ لگیا دیکھنے کوں دریا
جب اس کا ٹھنڈا باو آنے لگیا   سو کرڑکے پہ بیٹھا بُجھانے لگیا
کہ تھا خوش تماشا وہاں موج کوں   ہریک جاکے گویا لگیں اوج کوں
بچایک دو موجاں میں کشتی دسیا   کھیا خش ہواب میں بھشتی دسیا
وہے بیک حکمت سوں کرنا ہی فن   تا ہر کیوں خبردار ہوویں انن
بُشم بو بیک پیدا واں سارا کیا   سو چادر اُسے بند پھرارا کیا
جو دیکھا کہ جاتا جھز زور سوں   اُچایو ہلانے لگیا شور سوں
جھز میں تھے یک شخص دیکھیا یو ڈھال   سو بعضیاں سو بولیا یو کیا ہی مجال
کہ ایسے جنگل سے دیکھو کون اچھے   یاں کیوں لیا سٹیا اس کوں گردوں اُسی
بہت گھابرے ہو کے دیکھو سبھیں   نجے کون ہی دیکھو سنبک ہتیں
سنبک دوڑ آیا جوں کرڑکے اُپر   نزیک آکیے رحم لڑکے اُپر
کہے کون ہی توں جو اس سین مے   یکیلا ہی ایسے جنگل بیچ مے (؟)
کھیا شاہزادہ الٰہی مجُے   پھراتا یوں خاہی نخاہی مجے
وو قادر بغیر کون قدرت سکے   کہ مشرق تھے مج لیا کے مغرب رکھے
چھپاکر اپن پادشاہی نسب   کھیا کھول کم کاج گزریا سو سب
مشقت دریا کا جے تھا باٹ میں   جوں سو سیا جفایاں جنگل گھاٹ میں
وو یاراں سنے جونکہ چین حال اُسے   چلے لے کے سنبک میں تو گھال اُسے
ہوے مہرباں دیک سن و ساز پر   عزت سے چڑھائے اسے جہاز پر
سب اس میں تھے سوداگراں محتشم   اُتو جب سنے اس کا محنت الم
کہے یو خدا کا ہی حکمت سگل   کہ اس سین میں یوں پھرے کوئی نکل
مہر آ کے سب دستگیری کرے   سو بخشش کے خاطر نفیری کرے

اپس میں اپے کیے ہر یک کا منا — دسنے چھ حصا اُس جتا ہوئے وِتا
کہ جس قسم کا جنس تھا جس کنے — چھے تقسیم گن ییک دیوے وُنے
کیا شاہ وو سب اپس سلک مے — تو ساریاں تھے فاضل ہوے ملک مے
یتا مال ہوا نا سکے کوئی گنے — سو گھوڑے عراقی دیا ہر کنے
کہ وو مال گھوڑے سب اپنے کریا — دو تجرے دیے تھے سو اس میں دھریا
سو حاصل ہوا کر اپس مدعا — تھا دن رات ان سب کوں کرتا دعا
کہ چند روز مل یوں ان میں گمیا — جوں خیش انوں کا انوں میں جمیا
خوشیاں سات یک ماہ کرتے انند — جو تھے شاہزادے سوں مل سودمند
قضا آواں کرنے منگیا آپ بل — ہوا چرخ گردش سو سب پر کبل
کہ یک روز تھے جہاز مے سب بیپار — جو دو پہر کے وقت ہوا اندکار
جھوں باؤسوں مل کے جو پھیر رعد — سو طوفان اول موت تھا اس کے بعد
بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑی — چلی باؤ پر جوں کہ اڑتی گڑی
اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب — پھٹا آٹھویں دن جوں کشتی حباب
دریا پہ اُڑیا تھا مو شیشے کے ناو — پھٹا پھر کوں لگ شیشے کے ناو (؟)
اجل کا جو کشتی کوں تیر الگیا — تو یک تل میں کئی لاکھ عالم ڈبیا
سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل — ولے شاہزادے کی نیں تھی اجل
جہز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر — کہ دو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر
نزک تھا جو دم داٹ کرتا پھریں — جو اتنے میں دکھیا یو گھوڑے تریں
بہت ہات پگ مار کیتا جہت — سٹیا آکے تو بیگ گھوڑے پہ ہت
اُسی سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک — سو گھوڑا چلیا رُخ جزیرے پہ رک
لے آیا پہاڑ پر خدا کے حکوم — دو گھوڑے اپیں آئے بیعضے ہو گوم

کہ دھرتا ہے قدرت وہی ذوالجلال   جو ہریک بلا تھے رکھے بے زوال
سکے تل منے پادشاہی بخش   رکھے خشش یکس کوں کہ ماہی بخش
کبھی آدمی نیں دسے ماہی خوراک   کبھیں ہوئے ماہی سوں آدم ہلاک
قضا کوں پھر آنے سکت نیں کسے   کہ مچھلیاں کو وسے سب کوں کاڑیا اِسے
پہڑ پر چڑیا شاہزادہ خوش ہو   کھیا جی اون لگ اب یہ کشتی نکو
کم قل اچھے سار ہوسے جو کوی   ملک موت کی اس کہیا جاسے ڈبی
نہ جاگا ہے کہیں ٹھاٹے دو قدم   کدھیں اب نہ بیٹھوں کہ کھایا قسم

سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

شفقت سوں جوں اسکوں دیکھیا الا   بلا سب گذر وقت آیا بھلا
نزک جاکے دیکھیا ہے جوں کوہ قاف   ہے اس پر جناور کو چڑنا معاف
چلیا قصد کر جوں کمرگاہ لگ   کہ دِسں جا پہ بیٹھا ہر سو ماندا ہو یک
واں جاگا دِسیا یک صفادار خوش   تھے ہر جنس کے جھاڑ پر بار خوش
وو جھاڑاں کا میوا سو کھا پیٹ بھر   کھیا ہیں یاں چند روز ہوں ذوق کر
بہر حال اس ٹھار گمنا اچھے   نہ کوئی یار تھا اُس جو ہیتا اچھے
پہڑ کے کنارے تو دن رات وو   چلاتا تھا میوے پہ اوقات وو
کہ جو رات ہوئے تو بھو تیج ڈرے   مبادا جناور کوئی ضایع کرے
نماشم چہڑے دیک اونچا درخت   بندے ڈال سوں آپس کھول سخت
کہ چند روز اس دھات سوں واں ٹکیا   سو میوے کھانے تھے جیو اس کا بھگیا
کہاں لگ یو میوا سو کھانا تجھے   سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا سختے

پکڑ یک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ   کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ
کہ پھتریاں اُپر سب وو بھونیا کباب   سو جو جیو منگے تو وو کھاوے شتاب
کدھیں پھل پھلالی کدھیں کھاہڑا   رہے پھاڑ پر اس وضا سوں پڑا
کھیا اے زمانے اجوں کیا ہے ہٹ   ہوں تنہائی سے ہو مکدر نپٹ
اپس ہیں اپیں کل کلایوں اٹھیا   کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا
یو بلکیا جفا اپنے کاری اُپر   کیا رحم حق اس کی زاری اُپر
یو ناہو کہ مدت کوں تھوڑا چ تھا   یو مغرب کی بیٹی کا جو راج تھا
تو اس دل ہیں آیا جو اوپر چڑوں   ہر یک دھر نظر کر عقل کچ کروں
اُپر کے پہ جیج نہیں پڑے گا نظر   بھوت دور سوں جھاڑ جاوے جدھر
چڑیا دل سنے رک یو امید و آس   چلیا مشتری راس زہرے کے پاس
مشقت ستیں جا کے اپرال اپ   کھیا کیا ہے دیکھوں پرے یاں ہیں چھپ
روشن دیک یاں کا ججے آئے بیم   یو جا گے پہ البت ہے کچھ تو عظیم
یو کہہ کر برے جھاڑ کے پیڑ کن   سو حیران ہو بیٹھا کہ کیوں رہے جون
کہ مغرب کی بیٹی کوں   رکھیا سیمرغ تھا ....
وو جیواں جناور قضا سوں چھٹے   ستم لا کے تقدیر اسے یاں سٹے
اندیشے ہیں تھا یو کہ کیوں ہوسے نصیب   سو اننے ہیں اوپر تے سٹ دی وو سیب
کہ جوں سیب آکر پڑیا گود مے   سو یو کھا ہرا ہو لگیا سودنے
کھیا جھاڑ یو تو نہیں سیب کا   پڑیا کیوں یو خوشا عجب غیب کا
لگیا دیکھنے جھاڑ اُپر رخ باند   کہ ڈالیاں میں یوں تھی ابر میں (جوں) چاند
سو اس ماہ رخ پر نظر جب کیا   کہ نرجیو تھا جیو آنت جیا
تو وو سیب لے کر اُٹھیا عیش سوں   لگیا بات کرنے اپن خویش سوں

سو پوچھیا کہ سچ بول اے سندھری — ہے حور بہشت یا اِرم کی پری
کہہ توں کون ہوریاں رہے کیوں سدا — مگر تج سٹیا گھن آپ تھے خدا
نکو تو چھپا (مج) ستیں بات کچھ — مرادین و دل لے کری منج پچھ
سنی بات یو سب اپیں حورزاد — کہی کون ہے توں پوچھی کیا مراد
کہ سیمرغ کی ہیں ہوں بیٹی اول — کہ توں کون ہوریاں کی آیا ہے بول
کہ سیمرغ آکر دو کھاوے تجے — چھپے نا اگر یاں تو کھاوے تجے
خبر سیمرغ کا سنیا جوں یو جان — کہیا بول کیا اے نادان وان
دیوانی ہو توں آپ کوں اسکی گنے — کہ سیمرغ کئیں آدمی تیوں جنے
توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل — ہے مج نا د توں آدمی کا نسل
سو اندیش کر دیکھ وضا آپ کا — تجے کچ نہ نسبت ہے اس باپ کا
سنی شاہزادی جوں اس کے بچن — کہی توں کہے سو نہ فام ہوے ہمن
نہیں جانتی ہوں ہیں ادمی سو کیا — کہ نیں فام ہوتا مجے توں دکھا
مرا عقل اس بن سو بوجا نہیں — کہ سیمرغ تھیں جگ میں دوجا نہیں
جو کچ توں کتا سو دِسے جھوٹ وو — نہوے بات جے فہم ہے پھوٹ وو
نہ نپجی توں سیمرغ کے پیٹ تھیں — نہ نکلے کنچن کئیں لوہے کینٹ تھیں
توسن شہزادہ کھیا یوں پھرا — تجے خوب سمجیاؤتا ہوں دھرا
مرے سار کی جان صورت ہے توج — بیگانے کے تمنے اپس تیں نہ پوج
کھیا یک بھی سکلاؤں گا توج پند — کہ تا خوب معلوم ہوئے اس کا چھند
جو سیمرغ آوے تو دلگیر اچھ — نزک آ جو بیٹھے تو تقدیر اچھ
سو کہہ توں اچھی لگ رہی جیو خشحال — تمے گے پہ یو جیو پاتا ملال
کہ تنہائی سوں جیو مرا نا رسی — رحم سوں مجے لیاوے ایک آرسی

تا صورت اپس کا بجھاتی اچھوں   وقت آپ ہر کیوں گماتی اچھوں
یو بھانے سنتیں تو منگا آئینا   کہ تو بات دکھ کیوں یو سچ آپنا
وو لیا وے گا جو آرسی تج پاس   یو ہم جنس کا تو توں پاوے گی باس
کہی آرسی کیا سو جانوں نہ ہیں   منگوں کیوں کہ جس تئیں پچھانوں نہیں
کہیا شاہزادہ کہ توں چوپ منگ   تجے لیا کے دیئے نہ کرسی درنگ
بھی پوچھا کہ سیمرغ آتا ہے کو   کہ واجب ہے چھپنا وو آنے کے تو
کہی آوتا ہے وو پہلی گھڑی   اچھے یک پہر مار تو لگ دڑی
کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا   توں خش پھرتا دوسری صبا آئے گا
سنیا شاہزادہ جوں یو سب بچار   وقت فہم کر واں ستے اتریا تلار
رھیا آکے اول جاں جاگا انھا   وے عشق اس دھن کا ...
دہاں شاہزادی ہیں تھا اضطراب   کہ کو آئے مج مرغ پانوں جواب
تھی اسس فکر سیمرغ آیا جو دوڑ   سلیمان کی چاکری تھیں بہوڑ
دیا میوہ ہر جنسی لیا پیش سٹ   وے یو کہی تیوں تھی دلگیر زٹ
جو دیکھیا کہ بیٹھی ہے مخمول یو   لگیا پوچھنے سدا اپس بھول وو
کہ کس بات تھے تو یو غمگین ہے   توں الحق مج ایمان ہور دین ہے
اگر کچ ترے دل پہ گزریا ہے کہہ   مجے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ
کہی شاہزادی مجے یاں سو تم   یکیلی سیتے تو کرے غم ہجم
تمے گئے پہ تنہای سوں ہیں مروں   اسی تھے یک ارداس تم سوں کروں
مجے لیا کے یک آرسی دیو بس   گے وقت تا دیکتی رہوں اپس
کھیا اگر توں منگتی ہے البتہ سچ   اسی تل ہیں لیا دیوں خشحال اچھ
یو کہہ کر گیا واں تھے پرواز تو   سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ گو

فرہنگ
مثنوی قطب مشتری

الفاظ	معنے
آپیچ	آپ ہی
آدھار	سہارا
آروس	عروس
آرھیاں	آرہیاں ، آرہیں
آلے	اعلیٰ
آمنا	امنّا
آنب	آم
آنپڑے (اپڑنا =	پہنچنا ، ملنا)
آنک	آنکھ
آنگے	آگے
آہنار	آنے والا
آدار	بادبان
ابلوج	مصری
ابھالاں	(جمع ابھال کی) بادل
اپار	ان گنت ، بے شمار
اپاڑنا	نکالنا
اپٹنا	بگڑنا ، غضبناک ہونا
آپیچ	آپ ہی
اپرال	اوپر کی طرف ، اوپر

الفاظ	معنے
اپس سوں اپچ	آپ ہی آپ
اُپرانا	اوپر آنا ، نکل آنا
اپروپ	بے مثل ، نایاب
اپی (آپ ہی)	خود ہی ، خود
اپے	آپ
اتا	اب
اتارو	اتارنے والا، پار لنگھانے والا
اتال = اتا	اب
اُتاول (اتاولی)	جلد
اُترائی	احسان کا بدلہ
اتم	بڑھیا ، اعلیٰ
اِتنیاں	جمع اتنے (یا اتنی کی)
اتھا	تھا
اُٹ (اٹنا)	(اُٹھنا) ، اُٹھ
اجوں	ابھی تک ، ابھی
اجھوں	ابھی
اچ	ہو (اچنا = ہونا)
اُچاے	اٹھاے (اچانا = اٹھانا)
اچتا ، اچھتا =	ہوتا ، رہتا (اچھنا = ہونا)

الفاظ	معنے
اچسی	ہوگا
اُچل	اُچھل
اچھ = اچ	ہو، رہ
اچھراں	اکشر، حروف
اچھریاں	اپسراں، پریاں
اچھنا	ہونا
اخل	عقل
ادِک، ادِکھ	بہت، زیادہ
ادمیں	آدمی
ادھان	جوار؛ طغیانی
ادھر	ہونٹ
ارڑاونا	چیختا، چلاتا، گرجتا
اڑباٹ	وہ رستہ جو شارع عام اور آبادی سے الگ ہو
اڑنانوں	عرف، پیار کا نام
اُس	اس کو، اُس کے پاس
اُساساں (بھرنا)	آہیں بھرنا
اکھنڈ	مکر، فریب، (گھات، چھل)
اگلا	بڑھ کر، افضل
اگن	آگ

الفاظ	معنے
اُلالے، (جمع)	جوشش، ولولے
الک	زلف
امریت	امرت
امس	ہمت حوصلہ، شوق
اموک	بے بہا، بیش قیمت
اناھم	انھام
انبر	آسمان
انپڑانا	پہنچانا (انپڑاونا)
انپڑ دینا	پہنچا دینا، پہنچانا
انپڑنا	پہنچنا
انجھو	آنسو
انچل	آنچل
اندکار	اندھیرا
اندیشا، اندیش	(اندیش = فکر، سوچ؛ اندیش امر، مصدر اندیشنا کا یعنی سوچ، فکر
انگ	جسم،
انگن	آنگن
انمنانا	کوئی کام بے دلی سے کرنا
اننت	بے حد

الفاظ	معنے
اُنو	اُن
انند	آنند ، خوشی
اوتاولے (جمع)	جلدی کرنے والے ، جلد باز
اودھوت	بہادر
اولاس	شوق
اوکل	بیکل
اہے	ہَے
اہیں	ہیں
آئے جائے کرنا	آنا جانا ، آمد و رفت کرنا
بات چلنا	بات مشہور ہونا ، مثل ہونا
باٹ	رستہ
باٹ پاڑو	بٹ مار ، ڈاکو
باٹ سار	مسافر
باو ، باؤ	ہوا
بار (کار ہو ر بار)	کار و بار
بار لانا	پھل لانا
بارے ، بارا	ہوا
باگ	باگھ ، شیر
باند (نا)	باندھ (نا)

الفاظ	معنے
باول	باولا
باوناو	ہوا کی طرح
بائیں	باؤلی
بتھر	بہتر ، برتر ، بڑا
بجر	پتھر ، سِل
بُجھے	بُجھّے
بجید	بہ ضد
بچھو	بچھّو
بچھانا	بچھونا
بخت وار	بختور ، خوش نصیب
بُدھ	عقل
بدل	بدلے
بدل	بادل
بڈا	بڑا
بڈنا	بڑھنا
بر	بغل
براں	باری ، بار ، وقت
برت	برتنا کا امر
برسانت	برسات
بڑیاں	بڑے لوگ

الفاظ	معنے
بڑیا	بڑھا، پھیلا
بزاں	بعد ازاں،
بزکار	عیب
بس	زہر
بسارنا	بھلانا
بست ہور بھاو	(بست = چیز، بھاؤ غالباً لفظ بھار بمعنے بوجھ ہوگا]
بسلانا	بیٹھانا
بغر	بغیر، سوا
بکٹ	سخت، کٹھن
بلا دور ہونا	صدقے ہونا
بلاند	بلونت، زوردار
بلہار جانا	واری یا قربان جانا
بم بو = (بنبو)	بانس
بنا	بغیر
بنّد	بوند
بنہڑا	چٹان، پہاڑ
بوسہ کاری کرنا	بوسہ بازی کرنا
بھاگونت	بھاگوان
بھان	سورج

الفاظ	معنے
بھان	بہن
بھانا	بہانا
بھانا لینا	بہانہ کرنا
بھاؤ	عزت
بھتر	بھیتر
بھترال	بھیتروال، بھیتر، اندر، اندر کی طرف
بھج بل	شہ زور (بھج = بازو، بل = زور]
بھرکانا	پھینکنا
بھل	بھولے سے، بھول کر
بھلالی =	(بھلا = منہمک ہو کر، لی = بہت]
بھلا	بھلا آدمی
بھلنا	بھولنا
بھنور	بھنورا
بھو، بھوت	بہت
بھونیک	بہت، ایک، بہت سا سی، سے
بھودو	دلکش
بھودھات	بہت طرح سے، طرح طرح سے

الفاظ	معنے
بھوڑنا	واپس ہونا
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان کا	بہت عزت والا
بھوندو	شوہر
بھونک، بھونگ	بھجنگ، سانپ
بھوئیں	زمین
بھیاو	بیاہ
بھیں	زمین
بیٹ	بیٹھ (بٹھنا = بیٹھنا)
بیٹنا	بیٹھنا
بیفہم	بے فہم، بے وقوف
بے کٹر	سنگدل، کٹّر
بیگ، بیگی	جلدی - (جلد باز)
بیگیچ	جلدی ہی
پاپ	گناہ
پاتال	پتال
پاتراں	طوائف
پاچ	بلّور
پارکی	پرکھنے والا

الفاظ	معنے
پارنا	کھونا
پاگا (= پائیگاہ)	اصطبل
پاواں اُپر ہات لانا	پانو پر ہاتھ رکھنا، حد درجہ ادب کرنا
پائینتھی	پائینتی
پتیارا	اعتبار
پتیارے	اعتبار کے، قابل اعتبار
پتیانا	اعتبار کرنا
پٹی	تختی
پچانیا	پہچانا
پچھانتا	پہچانتا
پچھیں	پیچھے، بعد ازاں
پُختا	پختہ،
پدم	کنول کا پھول
پرکاج	دوسرے کے لیے، غیر کے لیے
پریت	پریت، محبت
پُرنا	پورا پڑنا، میل ہونا۔
پریت پنت	راہ محبت
پردھان	سردار
پرُدکھ	غیر کا دکھ

الفاظ	معنے
پرو بھنجن	غیر کا دکھ توڑنے والا یعنے دکھ دور کرنے والا
پرش	مرد
پرگٹ	ظاہر
پرم	محبت
پرمیس	پرمیشور
پرِت	محبت
(سرحد) پکڑ	(سرحد) سے لے کر
پکھوا، پکھوے	بازو، گود
پگ	قدم، پانو
پن	ثواب
پنانا	پہنانا
پنت	رستہ، راہ
پنکھی	پنچھی، پرندہ
پوچنا	پوچھنا
پولاد	فولاد
پون	ہوا
پھاسے	پھانسا، پھانسنے کی چیز
پھانسے	پاسے
پھانک کر	دھکے سے (زور سے)
پھوکٹ	مفت (پھوکٹ)
پھیرنا	ہونا

الفاظ	معنے
پھر پھر	بار بار
پہاڑ	پہاڑ
پھُل	پھول
پھُل سیجر(ا)	پھولوں کی سیج
پھند	پھندا
پیریٹ	پیٹ
پیریتا	محبت
پیسنا	داخل ہونا، گھسنا
پیک	فصل، کھیتی
پیلا، پیلے	پیلا، پیلے
پیلاڑ	[illegible]
پیو	پیارا، پی
تائیں	تئیں، خاطر، تک، نزدیک، لیے۔
تپانا	جلانا، بیقرار کرنا
تپنا	بیقرار ہونا
تج تائیں	تیرے پاس
تدی	تبھی، تب

الفاظ	معنے
ترُت	فوراً
ترگن	تین گنا، سہ گنا، تگنا
ترلوک	تینوں عالم
ترنگ	گھوڑا
تسرا	تیسرا (تسرے = تیسرے)
تقوا	سہارا، بھروسا، ہمت
تل	لمحہ، لحظہ، ذراسی دیر
تَل	تلے، نیچے
تلپت کرنا	برباد کرنا۔ تلپٹ کرنا
تلتل	لمحہ بہ لمحہ
تماری	تمھاری
تماشے تماشے کے چالے کرنا۔	طرح طرح کی چالیں چلنا
تو	وقت
توج	تیرے
تول	جھونکا
تھانبنا	تھامنا (تھانب کر = روک کر)
ٹھنڈی	ٹھنڈی
تھے، (تے)	سے

الفاظ	معنے
تھیر	قایم
تھہیں (تھئیں)	تو ہی
تیج	شان و شوکت
تھیرنا	قایم کرنا
تیڑ پیچ	ٹیڑھی ہی
ٹٹ	کنارا
ٹٹنا	ٹوٹنا
ٹک	ذرا
ٹھار	جگہ
ٹھانوں	جگہ
ٹھینس	ٹھیس
ثلث	خط ثلث
جاب	جواب
جاں	جہاں
جالنا	جلانا (جالیا = جلایا)
جپنا	یاد کرنا، تسبیح پڑھنا
جتنا	جتنا (جتنے = جتنے)
جڑت	جڑاؤ، مرصع

الفاظ	معنے
جزماں	جمع جزم کی
جس	شہوت، قوت
جکوئی	جو کوئی
جگ	مدت دراز، زمانہ
جگ اُجال	دنیا کو روشن کرنے والا
جگ ادھار	دنیا کا سہارا، دنیا کو سہارا دینے والا۔
جگت	جگ، دنیا
جگمگنا	جگمگانا
جگنے	جگنو
جُلّاب	پاخانہ، دست
جل تل	جل تھل، خشکی و تری
جُلوہ	شادی کی ایک رسم، جلوہ
جم	سدا، ہمیشہ
جمات	جماعت، اجتماع
جناور	جانور
جوتا	ڈھونڈنا (جونا = ڈھونڈنا)
جھالنا	جھیلنا
جھُٹنا	جٹنا
جھُٹانا	جھٹلانا

الفاظ	معنے
جھُٹنٹ	چٹنا، چمٹنا
جھری	سوت
جھڑ	جھڑی
جھل	غصہ، حسد
جھلمان	جِھلمل
جھنجھ	غصہ، جھانجھ
جھوٹے مار	فریبی، تڑی باز
جھونڈ	جھُنڈ
جبّد	بہت بڑا
جیو دینا	جان ڈالنا

الفاظ	معنے
چاک	چکھو (چاکنا = چکھنا)
چالا	ناز و غمزہ، چال
چالے کرنا	چالیں چلنا، حرکتیں کرنا
چاو	شوق
چتارا	مصور
چتر	ہوشیار، فہیم
چچونڈا	چچینڈا (ایک ترکاری)
چترنا	نقش و نگار کرنا
چٹکا (لگانا)	چرکا (لگانا)

الفاظ	معنے
چڑنا	چڑھنا (چڑے = چڑھے)
چک	ذرا
چکنا	بھینچنا
چکہ، چکھ	ذرا
چکمک	چقماق
چمک	کہربا
چندپُنم	ماہ کامل، پورا چاند
چنکنا	چومنا
چنگیاں	چنگاریاں
چوپ کر رہنا	چپ ہو رہنا
چوپھر چوپھیر	چاروں طرف (چوپھیر، چوندھیر)
چوڑ	ریزہ ریزہ
چوسار	ہشیار، ہوشیار
چوندھیر	چاروں طرف
چونڑیاں	چنڑیاں
چوننا	چُننا - چنّا
چھجا	چھجّا
چھل	مکر، فریب
چھند	ترکیب، فریب

الفاظ	معنے
چیلا	چیلہ
حشم	فوج
حیفی کھانا	افسوس کرنا
خار	خوار
خاہی نخاہی	خواہ مخواہ، خواہی نخواہی
خصالت	خصلت
خمار	شرابی
خوش لکھن	نیک چلن
خوے	پسینہ
داتار	داتا
داٹ	تیزی سے، زور سے، شدت سے
دار	گھر
داس	غلام
داسی	باندی، لونڈی
دانی	فیاض
داوں	دامن، آنچل
دبٹنا	دبانا

الفاظ	معنے
دِپانا	روشن کرنا
ڈُراہی	آقائی
درس	درشن
درونے	سینہ، دل
دِس	یس یعنے دِن
دسن	دانت
دِسنا	دکھنا، نظر آنا
دِشت	نظر
دفے	دفعے
دک	بہت
دکھوں جھورنے	دکھ سے ملول ہونے لگی
دگد	ڈُگدا
دِل باندنا	دل لگانا
دند	دشمن
دندی	دشمنی، دشمن
دنڈل	ڈنٹھل
دِوا	دیا، چراغ
دوتن	رقیب
دوچ	دوہی
دو دِھر	دوطرف

الفاظ	معنے
دوستن	دوستی
دوکن	دونوں طرف، ہرطرف،
دوکھ	دُکھ
دوگُن	دوگنا، دوچند
دھات	قسم، طرح
دھانا	دوڑنا، تیز تیز چلنا
دھانوں	طریقہ ڈھنگ
دِھر	طرف
دھرت	زمین، دنیا،
دھرتری	" "
دھرتی	" "
دھرم	فرض
دھرنہار	دھرنے والا
دُھلارا	دھول، گرد وغبار
دھن	محبوب، معشوق
دھنی	آقا
دِھیر	طرف
دِھیر	صبر و استقلال
دکر	ماہ دکر (جو بہار کا مہینہ ہے)

الفاظ	معنے
دیا دِشٹ	مہربانی کی نظر
دیس	دن، (دیس بارا: بارہ دن)
دیسی	دے گا
دیک	دے کر
دیک	عار
دیک کر	دیکھ کر
دیہہ	جسم
دیوا (دیوے)	چراغ
ڈُب مرنا	ڈوب مرنا
ڈرالو	ڈرانے والا
ڈوسا	بوڑھا
ڈونگر	پہاڑ
ڈھال	چال، کیفیت (چال ڈھال)
ڈیک	ڈگ، قدم
راجوٹ	حکومت ۔ ضد
راک	راکھ
راکس	راکشس

الفاظ	معنے
رب چھانو	خدا کا سایہ، ظل اللہ
رتن	موتی، جواہر
رتن پاک	اعلیٰ جواہر
رچ	چمک، زینت
رُچ	ذوق، خواہش
رحال	رحل
رُخے	رُقعے
رُس	غصہ، روٹھنا
رست	قطار
رسٹرنا	ٹھورنا، نکل جانا
رک	رکھ
رکسی	رکھیگا
رگت	خون
رلیاں رلنا	شوق سے ملنا
رنا	رہنا
رنجانتے	رنجیدہ کرتے (رنجانا = رنجیدہ کرنا)
رُت	رُت، فصل
روماولی	بالوں کا خط جو چھاتی سے ناف تک جاتا ہے۔

الفاظ	معنے
روانگانا	طعنہ دینا
رہنہارے	رہنے والے، باشندے
رے	رہے (رے ہے = رہتا ہے)
ریپ	شک
رین	رات

الفاظ	معنے
زٹ (ہونا)	زچ (ہونا)
زرینا	زیور
زیارت	فاتحہ، فاتحہ سیوم
زیاست	زیادہ

الفاظ	معنے
سات	ساتھ
سات	ساعت
سار	سوار
سار	تنکا، لوہا
سارا	کُل، پورا، کامل
سانت	بارش
ساؤچیت	مطمئن، خاطر جمع
سچلی	سچ مچ کا، (کی)
سپٹ	تمام

الفاظ	معنے
سُتنا	سوتا
ستم	غضب
ستہیں	ظلمی، ستمی
سٹنا	ڈالنا
سرک	جال، پھندا
سٹ (کر)	پھینک کر
سُبج	سوجھ
سُجات	نیک ذات، نیک دل
سُجان	دانا
سُد	عقل و ہوش
سدا کال	ہمیشہ ہمیشہ
سرس	اعلیٰ، عمدہ
سُرگ	بہشت
سُرنگ	خوش رنگ
سرپاپان	چھتری
سُکھ	سُکھ
سکا، سکّا	انگوٹھی
سکت	قوت
سُکنا	سوکھنا
سکی	سکھی، محبوب

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
سُکیا	سُکھی	سنگ	ساتھ، صحبت
سکٹ	کل	سنگات	ساتھ
سُگھڑ	سُگھڑ، باسلیقہ، سلیقہ مند	سنگاتی	ساتھی
سلکھن	نیک چلن، خوش نصیب	سنگرام	آسائش، ہم صحبتی
سلے (جمع سلاکی)	اسلحہ	سنمک، سنمکھ	سامنے، مقابل
سم	مثل، مقابل	سودھرنا	سُدھرنا
سمجنا	سمجھنا	سور	سورج
سمد	سمندر	سوراں	جمع سُر کی (موسیقی)
سُنا	سونا (سنے، سنئے = سونا)	سورج	سورج
سنبالنا	سنبھالنا	سوسنا	سہنا، برداشت کرنا،
سنبک	کشتی		جھیلنا۔
سنبھالنہار	سنبھالنے والا	سوسنے	سہنے
سنبھوگ	صحبت، معاشرت	سہانا یا سہنا	اچھا معلوم ہونا، زیب دینا
سنپڑنا	پھنسنا، گرفتار ہونا	سیام	سیاہ
سنپارے	سپیرے	سیرتے	از سر نو
سنپور	بھرپور	سیر	سر
ستانا	ستانا، پریشان کرنا	سیس	سر
سنتوس	صبر، شانتی، سکون	سیک	نصیحت
سنچر	آکر، پہنچ کر	سینسار	دنیا، جہاں
سنچرنا	پہنچنا، داخل ہونا	سیوک	خدمت گزار

الفاظ	معنے
شانیاں	شانے
شاطیر	شاطر
شرزا	شیر بچہ، شیر کا بچہ
شگن	شگون
شو	شوہر
شہانی	شاہانہ
صبا	صبح
صبوری	صبر
صرّیاں	صراحیاں
ضبے	ذبح
ضربے	مثل، ضرب المثل
عاروس	عروس
غصا	غصہ
غلبلا	گڑبڑ
غل غال	گڑبڑ

الفاظ	معنے
غوغا سمیت	غوغا کرنے والی، غوغا بھری
فام	فہم، سمجھ
فامنا	فہم کرنا، سمجھنا
فرنگ	تلوار
فکروند	فکرمند
قرمیزی	قرمزی
قصا	قصہ، قضیہ، بات
قراں	قِران
کاچ	کانچ
کارنے	کارن
کاڑنا	نکالنا
کاگ	کوّا
کال	وقت
کالوے	نالے (ندی نالے)
کالی	روشنائی
کاماں	جمع کام کی
کاں	کہاں

الفاظ	معنے
کانٹیاں	کانٹے
کاند	دیوار (کانداں = دیواریں)
کِتا	کتنا
کِتا کر	کتنا کچھ
کتا ہوں	کہتا ہوں
کتے کیئے	کتنوں نے کہا
کُجات	بد ذات، بد اصل
کُجل	بے کاجل، بے نور
کُچ	کچھ
کُچ	پستان
کچھوانا	کچھیانا، پہلوتہی کرنا۔
کدر	کدھر
کدھاں تگ	کب تک، کہاں تک
کدھن	طرف
کدھیں	کبھی
کر	یہ لفظ طرح طرح سے استعمال ہوتا ہے جیسے "ہمنا ہادی ہے کر پہچانے گا" "بدایوں کر ایک شہر تھا" (یعنے نام سے یا سمجھ کر وغیرہ)

الفاظ	معنے
کرتار	کرنے والا؛ باری تعالیٰ
کرسکسی	کرسکے گا
کرسے	کے
کڑکا۔ کڑکیاں	کنارا
کسی	کسنا کا ماضی مطلق
کشٹ	تکلیف
کگر	کہ کر، سمجھ کر
کل	ترکیب
کلا	مکر و فریب، غمزہ
گل واڑی	پھول باڑی
کلول	حظ (کلیل کا بگاڑ)
کم قل	کم عقل
کمل	کنول
کمیں	کم
کن	سے، نزدیک، کنے
کنا	کہنا
کنتل	لٹ
کنچلی	کینچلی
کنڈلیاں	لٹیں

الفاظ	معنے
کنگوی	کنگھی
کِنے	کس نے
کو	کب
کو	کوس
کوُا	کنواں
کوانا	کھوانا، کہلانا
کوٹ	قلعہ
کوچ (کچ)	کچھ
کولا	گیدڑ
کوں	کہوں
کونچہ	کوچہ
کونچیاں	کوچے
کوؤ	کہو
کھالا	خالہ
کھان	کھانا
کھجا	کھسیانا ہوکر
کھڑگ	تلوار
کہکشں	کہکشاں
کھم	ستون
کھن	آسمان

الفاظ	معنے
کھن	حصہ، ٹکڑا، دنیا
کھوانا	کہلانا
کئی	کبھی
کی	کبھی
کی	کیوں
کیا	کہا
کیاں	کی کی جمع (نعمتاں غیب کیاں = غیب کی نعمتیں)
کیرا	کا
کیرے	کے
کیس	بال
کیلی	کنجی، (کیلیاں = کنجیاں)
کیں	کہیں
کے	کیوں
کے	کر
گانڈے	گنّے
گادن	گائن - گانے والی
گج	ہاتھی
گدگلی	گدگدی

الفاظ	معنے
گرب	حمل
گرہ	مصیبت
گرڑ	گڑھ ، قلعہ
گرڑ دینا	بوسہ دینا (گرڑ لینا = بوسہ لینا چومنا)
گرڑگیاں	(جمع) گھٹنے ، پاجامے
گرڑی	چیتھڑا
گگن	آسمان
گلالا	پھول کا زیرہ
گل پڑنا	گر پڑنا ، پگھلنا
گلنا	گر پڑنا ، پگھلنا ، (گل کرا پگھل کر)
گلہار کرنا	گلے میں ہار ڈالنا
گمانا	رچھانا
گمنا	ریچھنا
گمنا	بسر ہونا (گمے = بسر ہوئے)
گمنا	خوش ہونا (گمیا = خوش ہوا)
گُن	ہنر
گُن بھری	ہنر مند ، با سلیقہ

الفاظ	معنے
گنبھیر	سنجیدگی ، سنجیدہ یا گہرا
گُن ندھاں	گنوں کا ذخیرہ ، ہنر مند
گنونت	ہنر والا یا ہنر والی ، گن والا
گنونتا ، گنواں	ہنر مند ، گن والا
گُنی	گنوان ، ہنر والا ، گن والا
گوندنا	سوچنا (گوند کر = سوچ کر)
گھات کرنا	دھوکا دینا ، داؤ (کرنا)
گھالنا	ڈالنا (گھال = ڈال)
گھانگرا گھول	لہولہان (تتر بتر ، الٹ پلٹ گڑ بڑ سر بڑ)
گھانی میں پیلنا	کولھو میں پیلنا
گھرے گھر	گھر گھر
گھڑی کرنا	لپیٹنا ، تہہ کرنا
گھن	آسمان)
گھنگھٹ یا گھنگٹ	گھونگٹ
گھنگچی	گھنچی
گھمنا	گھومنا ، (گھمنے = گھومتے)
گھیو	گھی
گے	ارے یا اری ، دکن میں عورتوں کی بول چال

الفاظ	معنے
	مخاطب کرنے کے لیے بولتی ہیں)
گیانی	گیان والا، صاحب عرفان
لاڑ	لاڈ
لاک	لاکھ
لالن	محبوب
لبدانا	فریفتہ کرنا (لبدائیا = فریفتہ کیا)
لت	لات
لٹنا	کمزور کر دینا
لٹ پٹانا	لپٹنا، لپٹانا
لڑنا	لڑھکنا
لِڑنا	لوٹنا
لطیفا	لطیفہ
لفظاں	لفظ کی جمع
لِکنا	لِکھنا، (لِک = لِکھ)
لگ	تاک، تلک
لون	رنگ، رونق
لہو	لہو
لہوے	تلواریں

الفاظ	معنے
لئی یا لو	بہت
لیانہار	لانے والا
لیسی	لے گا
ماتا	مست
مارگ	رستہ، نشان
مانا	سمانا (ماوے = سماوے)
ماندا ہونا	بیمار ہونا
مانڈنا	جمانا
مانک موتی	(مانک کے معنے بھی موتی ہیں، دونوں مترادف ہیں)
ماس	مہینہ
متوال	متوالا
مِٹھی	میٹھی
مثلاً	مثل، کہاوت
مچلیاں	مچھلیاں
مد	شراب
مدن	مست
مدنایک	سردار
مرتبا	مرتبہ

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
مستید	مستعد، تیار	منتاں	منتیں
مستجید	مستعد، تیار	منترکاری	کارباری ؛ وزیر
مسکے کوں دانت آنا	یہ مثل ہے، یعنے مسکے کے بھی دانت نکل آئے۔ جیسے مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔	مندھیر	مندر، محل
		منڈوا	پنڈال
		منگنا	مانگنا
مسلا	ضرب المثل	من ہر	من موہن، دل چھین لینے والا
مشارے	مشورہ		
مطلق	قرآن شریف میں آیت کے ختم پر ٹھیراو کا گول نشان ۞	من ہرن	دلکش، دل لے لینے والا
		منے	میں، درمیاں
معزڑا	معجزہ	مو	منہ
مغم	مغموم	موٹاں	جمع موٹ کی بمعنی چرسا
مُکڑا	مکھڑا	مھوں	میٹھ
مُکی	مُکّا (مکیاں = مکّے)	مہہندی	مہندی
ملاذا	ملاحظہ	مھینوں	مینہ
ملانہار	ملانے والا	مے	میں
مُلانے	ملّا	میا	محبت
مُلمّا	مُلمع	میاونت	محبت والا
ملنہار	ملنے والا	نازوک	نازک
من	منہ	ناکھسی	نہ کہے گا
منا	منع	ناما	نامہ

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
ناندیاں	(ناندنا بمعنی جوڑنا، ملانا)	نماشم	سرِشام
نپج	تخلیق	نوا	نیا
نپجانا	پیدا کرنا	نوازنا	نوازش کرنا
نت	ہمیشہ	نوانا	جھکانا (نوائے = جھکائے)
نجانا یا نجھانا	غور سے دیکھنا	نوکھن	نوطبق
نخشش چننا	نقش چننا۔ عیب گیری	نول	بے مثل
	کرنا، حرف رکھنا	نوی	نئی
نراودھار	بے بس، بے سہارا	نویاں	جمع نوی کی۔ بمعنی نئی
نراسا	ناامید	نہہ	محبت
نرجیو	بے جان	نھاٹنا	بھاگنا، دوڑنا، (نھاٹ کر
نرمول	انمول		دوڑ کر)
نزیک	نزدیک	نھاٹیا	بھاگا، دوڑا
نِس	رات	نھاری کرنا	ناشتہ کرنا
نِس دن	شب و روز، ہمیشہ	نھاس جائے	بھاگ جائے
نظر	نذر	نھالی	نہالی
نعل بندی دینا	خراج دینا	نھنی	ننھی
نفا	نفع	نھنواد	ننھے بچے
نقشش چننا	عیب چینی کرنا	نھواں	جمع نھو کی بمعنی ناخن
نکرسوں	نہ کروں گا	نھواں لانا	ناخن لگانا یا چبھونا
نکو	نہیں	نہوسی	نہ ہوگا

معنے	الفاظ	معنے
ناخن	ہاک مارنا	چلّانا
صاف سیدھا	ہیبے	اب
پانی	ہت	ہاتھ
محبت	ہتیا	مہربان
نہیں	ہٹکنا	ٹوکنا
	ہیچ ہونا	ہچکنا، قاصر رہنا
قربان کرنا	ہدرنا	ہلنا
بیزار	ہست	ہاتھی
واقعہ (واسطے یا واقعے	ہم	مقابلہ
واقع)	ہم تم ہونا	مقابل ہونا، مقابلہ کرنا
وقت	ہمنا	ہم
وداع	ہنڈنا	پھرنا
افضل، قوی	ہنروند	ہنرمند
قوی، زبردست	ہنوار	ہموار
اُستاد	ہور	اور
اصول	ہولے	اولا، اولے
وضع	ہون ہار	ہونے والا، ہونہار
تاکید	ہیڑا	گوشت
	ہینان	کم تر، نادار
دست درازی کرنا		

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
یتیا	اتنا	یکسکا	ایک کا
یتیاں	جمع یتی بمعنی اتنی	یکین	ایک
یدی	گر	یکنگ	ایک ساتھ، ہم صحبت
یکدھات	ایک قسم، یکساں	یو	یہ
یکستی	ایک سے	لے	بہت، کثرت

غلط نامہ

مثنوی "قطب مشتری"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵	۳	در	ڈر
۵	۴	در	ڈر
۵	۹	ساج	ساچ
۷	۱۰	دو	وو
۹	۲	پتیاں	بتیاں
۹	۴	نا	ناچ
۱۰	۱۳	سنگار	سنگات
۱۱	۱	ترنک	ترنگ
۱۱	۱۱	مسلماں	مسلمان
۱۸	۱۰	؟	×
۱۹	۱۳	دو	وو
۲۲	۱۴	تویاں	نویاں
۲۲	۱۹	اچالی	اچالے
۲۴	۵	دو	وو
۲۵	۱۸	؟	×
۲۶	۱۱	شسر	سر
۲۶	۱۷	پری	پڑی
۲۷	۱۱	جوتسی	جوتسی
۳۲	آخر	وہاں	جہاں
۳۳	۴	دۆر	دۆڑ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۶	۴	بڑا	برا
۳۹	۵	سٹے	سنے
۴۵	۵	چپکچ	چپکیچ
۴۸	۱۸	انپڑاوتے	انپڑاوسنے
۵۷	۱۸	سپیر	سپہر
۵۸	۶	باک	باگ
۵۸	۱۰	کھرگ	کھڑگ
"	"	تول	توں
۵۹	۳	جناور	جناور
۵۹	۱۵	مت	مست
۶۱	۱۵	پک	پگ
۶۳	۷	دو	وو
۶۴	۱۲	تھی	تھے
۶۹	۸	روتا ولا	اوتا ولا
۷۱	۱۱	لوں	توں
۷۳	۴	مس	امس
۷۴	۱۴	ہور	اُپر
۷۶	۱۵	خط	حظ
۷۶	۱۷	وست	درست
۷۹	۹	مغم	مغمم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۷۹	۹	کیوں	×
"	"	"	×
۸۶	۴	نچانو	نچانوں
۸۷	۱۵	چکھ	جگ
۹۴	۱۳	دھن	دہن
"	"	شک	تنگ
۹۷	۱۴	اُلو	آلو
۹۸	۳	نھتی	کھتی
۱۰۱	۵	نو	جو
۱۰۵	۳	کھرک	کھڑانگ
۱۰۵	۱۰	آگ	آپ
۱۰۸	۳۷	سنبھوک	سنبھوگ

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah
(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,
Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),
NEW DELHI.

1939.

[Anj]uman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.